بسم اللہ الرحمن الرحیم

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

[ابن ماجہ : ۲۲۴ عن انس رضی اللہ عنہ]

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دینیات

DEENIYAT

سال پنجم

تیسرا ایڈیشن

ماہ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ مطابق ماہ فروری ۲۰۱۲ء

Compiler	مرتب
AHEM Charitable Trust	اہم چیریٹیبل ٹرسٹ

Contact : Idara-e-**DEENIYAT**, Opp. Maharashtra College, Bellasis Road, Mumbai Central, Mumbai - 4000 08

Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144

Website : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com

دینیات

DEENIYAT

دینیات
DEENIYAT

طالب علم کا نام: ---

گھر کا مکمل پتہ اور رابطہ نمبر: ---

مدرسہ کا مکمل پتہ: ---

مقررہ وقت: ---

پیش لفظ

اسلام دینِ فطرت ہے اور زندگی گزارنے کا مکمل ضابطہ ہے، یہ انسان کی زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے، خواہ انسان کی اجتماعی زندگی ہو یا انفرادی زندگی، عبادت و بندگی میں انہماک کا وقت ہو یا خرید و فروخت میں مصروفیت، خوشی و مسرت کا موقع ہو یا رنج و غم کا لمحہ؛ غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں اسلام اس کی مکمل رہنمائی نہ کرتا ہو اور یہ حقیقت ہے کہ ہر انسان اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اسلام کے مطابق گزارے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد پر بہ قدر ضرورت علم دین سیکھنا فرض قرار دیا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)۔ [ابن ماجہ: ۲۲۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

نیز آپ ﷺ نے علم دین کے اساتذہ و طلبہ کو امت کا سب سے بہتر طبقہ قرار دیا ہے؛ ارشاد ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے)۔ [بخاری: ۵۰۲۷، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ]

اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اہل علم پر نہ جاننے والوں کو علم دین سکھانے کی ذمہ داری بھی ڈالی ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ (علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ)۔ [شعب الایمان: ۱۶۴۲، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے ہی ہر دور میں علمائے کرام اور مصلحینِ امت نے لوگوں کو علم دین سکھانے کی بھرپور کوششیں کیں اور اس کی ترویج و اشاعت میں بے مثال قربانیاں دیں، انہیں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج دین صحیح شکل و صورت میں ہمارے پاس موجود ہے اور ہماری زبانوں پر اللہ اور اس کے رسول کا نام جاری ہے، فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ (اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے انھیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین)

مگر ہمارے لیے یہ بات بڑی قابل غور ہے کہ ہماری نسل اس دین پر کس طرح ثابت قدم رہے؟ اللہ اور رسول کے احکام پر کیسے عمل پیرا ہو؟ ظاہر ہے کہ اللہ کے عام ضابطے کے مطابق دین، محنت اور جدوجہد سے زندہ اور باقی رہتا ہے۔ اگر ہم محنت اور جدوجہد کریں گے تو ہماری نسلوں میں دین باقی رہے گا، لہٰذا اپنے اور اپنی نسل کے دین و ایمان کی فکر کرنا اور اسلام کی تعلیمات اور ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنا ہمارا دینی و ملی فریضہ ہے۔

آج کے اس دور میں اس اہم فریضے کی تکمیل کے لیے ایک آسان اور مؤثر ذریعہ وہ ہے جس کو ہمارے اکابر اور امت کے فکر مند حضرات نے مکاتب و مدارس کی شکل میں جاری کیا ہے، یہ مکاتب و مدارس دین کی حفاظت کے قلعے اور دین کی اشاعت کے لیے مراکز کی حیثیت رکھتے ہیں، اگر جگہ جگہ مکاتب قائم کر دیے جائیں اور ان کو مرتب نظام اور بہتر نصاب کے ساتھ چلایا جائے تو امت میں دینی بیداری اور معاشرے میں علمی و دینی فضا قائم ہو سکتی ہے اور ہماری نسل کا دین و ایمان محفوظ رہ سکتا ہے۔

ادارۂ دینیات نے اس سلسلے میں مکاتب کو مرتب نظام کے ساتھ چلانے کا آغاز کیا ہے، ''دینیات'' کے نام سے بچوں، مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ نصاب بھی ترتیب دیا ہے، چنانچہ بچوں کا نصاب تین حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے: ① ابتدائی (پرائمری) ② ثانوی (سیکنڈری) ③ اضافی (ایڈوانس)۔

ابتدائی نصاب زیرو کورس کے علاوہ پانچ سال پر مشتمل ہے، جس میں قرآن کریم مکمل کرانے کے ساتھ ساتھ دین کی اہم باتوں کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، آپ کے ہاتھ میں یہ پانچویں سال کی کتاب ہے، اس سال بھی عناوین اور مضامین کی ترتیب بعینہٖ گذشتہ سالوں کی طرح ہے۔ نصاب کا تعارف اور اس کی خصوصیات پہلے سال کی کتاب میں تفصیل کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں بوقتِ ضرورت وہیں مراجعت کر لیں۔

اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ اس چھوٹی سی کوشش کو قبول فرمائے اور کام کرنے والوں میں جوڑ، استقامت اور اخلاص پیدا فرمائے۔ (آمین)

اس سال کے لیے خصوصی ہدایات

- اس سال ناظرۂ قرآن میں بارہویں پارے سے انتیسویں پارے تک کل ۱۸/ پارے شامل نصاب ہیں۔ چونکہ قرآن کریم کو تجوید کی رعایت کے ساتھ پڑھنا لازم ہے اور طلبہ تجوید کے ضروری قواعد گذشتہ سالوں میں یاد بھی کر چکے ہیں، اس لیے اب ناظرۂ قرآن کو تجوید کی پوری رعایت کے ساتھ پڑھائیں اور کبھی کبھی گذشتہ سالوں میں پڑھے ہوئے قواعد سے سوالات بھی کر لیا کریں تا کہ طلبہ کے ذہنوں میں قواعد مستحضر رہیں۔
- دور کے دنوں میں ناظرۂ قرآن کا دور نہیں ہوگا، اس لیے ان دنوں میں ناظرۂ قرآن کے اسباق کو بند نہ کریں بلکہ پہلے ناظرۂ قرآن کا سبق پڑھائیں پھر دوسرے مضامین کا دور کرائیں۔

- اس سال نماز کے تحت ذکر کی گئی تمام باتوں کا دور دیا گیا ہے اور حضور ﷺ کی سیرت کا دور بھی مختصر مضمون میں دیا گیا ہے۔ دور کا مقصد صرف یہ ہے کہ گذشتہ سالوں میں طلباء جو باتیں پڑھ چکے ہیں، وہ اچھی طرح یاد رہیں، اس لیے نئے اسباق یاد کرانے کے ساتھ ساتھ دور پر بھی خصوصی توجہ دیں۔
- اس سال مسائل کے مضمون میں ارکان اسلام میں سے روزہ، زکوٰۃ اور حج کا مختصر تعارف دیا گیا ہے تاکہ ان ارکان کا اجمالی تعارف طلبا کے ذہن میں رہے اور آئندہ ثانوی درجے میں ان کی تفصیلات پڑھنے میں آسانی ہو۔
- سیرت کے عنوان کے تحت "خلفائے راشدین کی سیرت" دی گئی ہے، اس طرح اس ابتدائی نصاب میں طلبا آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے چاروں خلفائے راشدین کی مقدس زندگی کے حالات سے بھی واقف ہو جائیں گے۔
- ناظرۂ قرآن اور اردو کے مضامین کا جائزہ لینے کے لیے براہ راست قرآن کریم اور اردو کے مضمون سے ہی سوالات کریں۔

اس نصاب کے پڑھانے کا طریقہ

اس نصاب کو نظام کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے جس کے بغیر نصاب کا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو سکتا، لہٰذا نصاب کو پڑھانے میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت ضروری ہے:

- اس نصاب کو پڑھانے کے لیے روزانہ ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔
- سال کے شروع میں دو چار دن طلبہ کے حلقے لگانے میں، ان کو کتاب پڑھنے کی ترتیب سمجھانے میں صرف کرنا ہے، ساتھ ہی ہر مضمون کی تعریف اور مضامین کی ترغیب اور فضائل بتا کر طلبہ میں پڑھنے کا شوق پیدا کرنا ہے۔

- اس پورے نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھانا بہت ضروری ہے۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ استاذ طلبہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پڑھائے، مثلاً خود پڑھے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" پھر طلبہ پڑھیں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" پھر پڑھائے "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" پھر طلبہ پڑھیں "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اس طرح جتنا سبق ہو پڑھاتا رہے۔ چند مرتبہ کے تکرار سے ان شاء اللہ بآسانی یہ چیزیں طلبہ کو یاد ہو جائیں گی۔

- ہر مہینے میں ۲۰/ دن سبق پڑھانے کے، ۴/ ۵ دن دور اور آموختہ کے اور ۴/ ۵ دن چھٹی کے ہوں گے، مہینے کے آخر میں ۴/ ۵ دن پورے مہینے کا دور کرائیں، نیز گذشتہ مہینوں کے اسباق کا دور بھی ان ہی ایام میں کراتے رہیں۔

- ہر سبق کے لیے مہینے اور دنوں کو ایک خانے میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ ان دنوں کی رعایت کرتے ہوئے سبق کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ جس سبق پر مہینہ ختم ہو رہا ہو وہاں تاریخ لکھیں اور دستخط کے خانے میں مختصر دستخط کریں اور بچوں سے اپنے اپنے والدین سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

- ایک مہینے کا نصاب کسی مضمون میں اگر جلد ختم ہو جائے تو اس کا بقیہ وقت دوسرے مضامین کے لیے استعمال کریں تا کہ ہر مہینے کا نصاب تمام مضامین میں ایک ساتھ رہے اور کتاب بھی ایک ساتھ ختم ہو۔

- دوسرے پانچ مہینوں والے مضامین پڑھاتے وقت دور کے دنوں میں پہلے پانچ مہینوں والے مضامین کا بھی دور کراتے رہیں۔ مثلاً دُعا و سنت کا دور حفظ حدیث کے ساتھ، عقائد کا دور اسمائے حسنیٰ کے ساتھ اور نماز کا دور مسائل کے ساتھ۔

- کتاب میں ہر مضمون کے شروع میں جو تعریف دی گئی ہے، وہ لغوی یا اصطلاحی تعریف نہیں بلکہ مفہومی تعریف ہے تا کہ طلبہ کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے، لہٰذا روزانہ ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف منتقل ہوتے ہوئے اس مضمون کی تعریف ضرور پڑھائیں، یا بچوں سے سن لیں۔

- دور کے دنوں میں ترغیبی بات کے ذریعے بچوں میں تمام مضامین کی اہمیت ورغبت پیدا کریں۔ترغیبی بات کے تحت آیات اور حدیثیں مختصراور عام فہم دی گئی ہیں اور دو چار جملوں میں ان کی تشریح بھی کردی گئی ہے، اسے طلبہ کو پڑھ کر سنا دیں، الگ سے مزید تشریح میں وقت بالکل نہ لگائیں، ترغیبی بات سنانے کے بعد طلبہ سے ایک دوسوال پوچھ لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ طلبہ اسے سمجھ چکے ہیں۔ مثلاً ناظرۂ قرآن میں ترغیبی بات سنانے کے بعد پوچھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص لوگ کون ہیں؟

- کتاب کے اخیر میں ہر مہینے کے سوالات ترتیب وار دیے گئے ہیں، لہٰذا جب ایک مہینے کا نصاب مکمل ہو جائے تو دور کرانے کے بعد اُسی مہینے کے سوالات طلبہ سے پوچھ لیں۔

- کتاب کے آخر میں نماز کی نگرانی کے لیے نقشہ دیا گیا ہے، بتائے گئے طریقے کے مطابق دیے گئے خانوں میں نشانات لگانا ہے، اور طلبہ کی ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس کے لیے بھی ایک نقشہ دیا گیا ہے، ہر مہینے کے ختم پر ایامِ تعلیم، ایام حاضری وغیر حاضری اور فیس کی تفصیلات لکھ دیں، اور مہینہ مکمل ہو جانے کے بعد خود بھی دستخط کریں اور طلبہ کے والدین سے بھی دستخط کروا کرلانے کو کہیں۔

- غیر حاضر طلبہ کے اسباق کی کمزوری اس طرح دور کی جاسکتی ہے کہ جس سبق میں طالب علم غیر حاضر رہا ہے اگر وہ سبق آگے آرہا ہے تو ٹھیک ہے، اور اگر آگے نہیں آرہا ہے اور وہ سبق ایسا ہے کہ اس کے بغیر آگے کا سبق سمجھ میں نہیں آسکتا تو اس کو انفرادی طور پر پڑھالیں یا کسی ذہین طالب علم کے سپرد کردیں جیسے نورانی قاعدے کا سبق یا اُردو کا سبق اور اگر ایسا سبق ہے کہ اس کے بغیر بھی آگے کا سبق سمجھ میں آجائے گا تو اس کو چھوڑ دیں تاکہ اجتماعیت باقی رہے اور اس چھوڑے ہوئے سبق کو دَور کے دنوں میں یاد کرانے کی کوشش کریں۔

- طلبہ ۲ر گھنٹے کے لیے آرہے ہیں، تو پیچھے بیٹھ کر استاذ کی نگرانی میں نورانی قاعدے کے اسباق کی مشق یا نصاب کے علاوہ دوسری سورتوں کو یاد کرنے میں مشغول ہوجائیں۔ اس طرح وہ ان شاء اللہ اسکول کی تعلیم کے ساتھ قرآن کریم کا کچھ حصہ حفظ بھی کرلیں گے۔

- اگر ایک ہی وقت (ایک گھنٹے) میں مختلف جماعتیں ہوں تو پہلے ایک جماعت کو پڑھائیں، پھر ان ہی میں سے کسی طالب علم کو پابند کریں، وہ اسی طرح اپنے ساتھیوں کو پڑھاتا رہے اور خود دوسری جماعت کو پڑھانے میں مشغول ہوجائیں۔ اسی طرح باری باری ہر جماعت کو اس کا سبق پڑھائیں۔

- ان مختلف جماعتوں کا سبق سننے میں بھی حلقہ بندی کا لحاظ رکھیں، ہر حلقے کا سبق الگ الگ سنیں۔ اس کی شکل یہ ہوگی کہ ہر حلقے میں طلبہ روزانہ تھوڑا تھوڑا سبق اس طرح سنائیں کہ اس حلقے کے تمام بچے بھی سنیں۔ نیز دورانِ سبق غلطیوں کی اصلاح بھی اس طرح کرائیں کہ تمام طلبہ کے سامنے غلطی واضح ہوجائے۔

- اگر کسی درجے میں قرآن کا سبق آگے پیچھے ہو، تو جس طالب علم کا سبق سب سے زیادہ ہو اس کو سب سے کم پڑھائیں، اور جس کا سبق اس سے کم ہو تو اس کو کچھ زیادہ پڑھائیں، اور جس کا سبق اس سے بھی کم ہو تو اس کو اور زیادہ سبق دیں اور جب ایک طالب علم کو پڑھائیں تو سارے طلبہ وہی سبق کھولیں۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم کا سبق تیسرے پارہ میں ہے اور ایک کا سبق ساتویں پارے میں اور ایک کا سبق گیارہویں پارے میں ہے۔ تو گیارہویں پارے والے کو ۳ر لائن پڑھائیں، اس وقت دوسرے طلبہ بھی گیارہواں پارہ ہی کھولیں۔ پھر ساتویں پارے والے کو ۵ر لائن پڑھائیں اور اس وقت دوسرے طلبہ بھی ساتواں پارہ کھولیں اور تیسرے پارے والے کو ۷ر لائن پڑھائیں اور اس وقت دوسرے طلبہ تیسرا پارہ ہی کھولیں، اس طرح کچھ طلبہ کا دور بھی ہوتا رہے گا اور آگے چل کر اجتماعیت بھی پیدا ہوجائے گی۔

نظام الاوقات

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین

ابتدائیہ	[حمد] [نعت]	
۱- قرآن	[ناظرۂ قرآن] [حفظِ سورۃ]	۴۰/منٹ
۲- حدیث	[دُعاوسنت]	۵/منٹ
۳- عقائد و مسائل	[عقائد] [نماز]	۵/منٹ
۴- اسلامی تربیت	[اسلامی معلومات] [بیان ودُعا]	۵/منٹ
۵- زبان	[عربی] [اُردو]	۵/منٹ

دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین

ابتدائیہ	[حمد] [نعت]	
۱- قرآن	[ناظرۂ قرآن] [حفظِ سورۃ]	۴۰/منٹ
۲- حدیث	[حفظِ حدیث]	۵/منٹ
۳- عقائد و مسائل	[اسمائے حسنیٰ] [مسائل]	۵/منٹ
۴- اسلامی تربیت	[سیرت] [آسان دین]	۵/منٹ
۵- زبان	[اُردو]	۵/منٹ

نوٹ: مضامین کے لیے جو اوقات دیے گئے ہیں ان میں کمی زیادتی کی گنجائش ہے۔

DEENIYAT

پانچ سالہ ابتدائی نصاب کا اجمالی نقشہ

ابتدائیہ	حمد ونعت	۵ر حمد اور ۵ر نعت۔
قرآن	ناظرۂ قرآن	الف، با، تا سے لے کر پورا ناظرۂ قرآن ختم ہوگا۔
	حفظ سورۃ	تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ، ۲۱ر سورتیں (سورۂ ضحیٰ سے سورۂ ناس تک) اور آیۃ الکرسی۔
حدیث	دُعا وسنت	۳۸ر اعمال کی دعائیں اور ۱۳ر اعمال کی سنتیں (جیسے کھانا، پینا، سونا، گھر، مسجد اور بیت الخلا وغیرہ)۔
	حفظ حدیث	۴۰ر حدیثیں ترجمے کے ساتھ، اسلام کے پانچ مشہور شعبے: ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر۔
عقائد ومسائل	عقائد	۵ر کلمے، ایمان مجمل ومفصل اور دین کی بنیادی باتیں جن پر ایک مسلمان کو یقین رکھنا ضروری ہے، جیسے اللہ، رسول، کتاب، فرشتے، آخرت وغیرہ۔
	نماز	مکمل نماز اور اس کی دُعائیں، مزید ۶ر نمازوں کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ جیسے: وتر، بیمار کی نماز، نماز جمعہ، مسافر کی نماز اور ان کی عملی مشق کے ساتھ ساتھ طلبہ کی نماز کی نگرانی۔
	اسمائے حسنیٰ	اللہ تعالیٰ کے ۹۹ر صفاتی نام۔
	مسائل	نماز اور طہارت کے ضروری مسائل جیسے غسل، وضو، نماز کے فرائض اور واجبات وغیرہ کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ، روزہ اور حج کا مختصر تعارف۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	۱۱۰ر سوالات وجوابات؛ اسلام، اسلامی شخصیات اور تاریخی مقامات سے متعلق اہم معلومات۔
	بیان ودُعا	۵ر بیانات اور ۵ر قرآنی دُعائیں۔
	سیرت	ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اور خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی زندگی کے مختصر حالات۔
	آسان دین	۴۰ر اسباق، بچوں کی دینی تربیت کے لیے اسلام کے مشہور پانچ شعبے: ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر۔
زبان	عربی	گنتی، روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نام، اسلامی مہینوں، دنوں اور جسم کے اعضا کے نام۔
	اُردو	الف، با، تا سے لکھنا پڑھنا سیکھ جائے گا۔

مہینہ وار مضامین

پہلے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر۱۲، پارہ نمبر۱۳ ؍نصف۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ فاتحہ، سورۂ ضحیٰ اور سورۂ انشراح۔
حدیث	دُعا و سنت	: گذشتہ سالوں کا دور۔
عقائد و مسائل	عقائد	: گذشتہ سالوں کا دور۔
	نماز	: گذشتہ سالوں کا دور۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۳؍سوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک دُعا۔
زبان	عربی	: مختلف پھلوں، رنگوں اور پیشوں کے نام۔

دوسرے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر۱۳ ؍نصف، پارہ نمبر۱۴۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ تین، سورۂ قدر۔
حدیث	دُعا و سنت	: گذشتہ سالوں کا دور۔
عقائد و مسائل	عقائد	: گذشتہ سالوں کا دور اور رسول کے بارے میں عقائد۔
	نماز	: گذشتہ سالوں کا دور۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۳؍سوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک دُعا۔
زبان	اُردو	: خدا کی تعریف پر ایک نظم۔

مہینہ وار مضامین

تیسرے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۱۵، پارہ نمبر ۱۶ / نصف۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ زلزال، سورۂ عادیات۔
حدیث	دُعا وسنت	: تلاوت کے آداب، اذان کے بعد کی دعا۔
عقائد و مسائل	عقائد	: رسول اور یوم آخرت کے بارے میں عقائد۔
	نماز	: بیمار کی نماز۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۳ / سوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک دُعا۔
زبان	اُردو	: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بشارت، حضرت یوسف علیہ السلام، ایک عجیب خواب۔

چوتھے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۱۶ / نصف، پارہ نمبر ۱۷۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ قارعہ، سورۂ تکاثر۔
حدیث	دُعا وسنت	: سلام کے آداب، مصافحہ کے آداب۔
عقائد و مسائل	عقائد	: تقدیر کے بارے میں عقائد۔
	نماز	: بیمار کی نماز، مسافر کی نماز۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۳ / سوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک دُعا۔
زبان	اُردو	: بھائیوں کی سازش، حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں، حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں۔

DEENIYAT

مہینہ وار مضامین

پانچویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۱۸، پارہ نمبر ۱۹۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ عصر، سورۂ ہمزہ۔
حدیث	دُعا و سنت	: سواری پر سوار ہونے کی دُعا، لباس کی سنتیں، آئینہ دیکھنے کی دُعا۔
عقائد و مسائل	عقائد	: بعث بعد الموت کے بارے میں عقائد۔
	نماز	: مسافر کی نماز۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق ۳ سوالات کے جوابات۔
	بیان و دُعا	: ایک بیان اور ایک دُعا۔
زبان	اُردو	: حضرت یوسف علیہ السلام کی رہائی کا غیب سے سامان، قحط سالی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی حسن تدبیر۔

چھٹے مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۲۰، پارہ نمبر ۲۱۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ فیل، سورۂ قریش۔
حدیث	حفظ حدیث	: گذشتہ سالوں کا دور۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: اسمائے حسنیٰ ۷۶ ر سے ۸۰۔
	مسائل	: گذشتہ سالوں کا دور۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی کا دور، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات۔
	آسان دین	: ایمانیات اور عبادات پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: خواب کا پورا ہونا، بنی اسرائیل۔

DEENIYAT

مہینہ وار مضامین

ساتویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۲۲، پارہ نمبر ۲۳۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ ماعون، سورۂ کوثر۔
حدیث	حفظ حدیث	: گذشتہ سالوں کا دور۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: اسمائے حسنیٰ ۸۱ر سے ۸۵۔
	مسائل	: گذشتہ سالوں کا دور، تیمّم۔
اسلامی تربیت	سیرت	: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات۔
	آسان دین	: معاملات اور معاشرت پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بچپن اور پرورش۔

آٹھویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۲۴، پارہ نمبر ۲۵۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ لہب اور سورۂ اخلاص۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۳۱/۳۲/۳۳۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: اسمائے حسنیٰ ۸۶ر سے ۹۰۔
	مسائل	: نماز کے واجبات۔
اسلامی تربیت	سیرت	: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات۔
	آسان دین	: اخلاقیات اور ایمانیات پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: مصر سے مدین، نبوت اور تبلیغ۔

مہینہ وار مضامین

نویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۲۶، پارہ نمبر ۲۷۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ فلق، سورۂ ناس۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۳۴/۳۵/۳۶/۳۷۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: اسمائے حسنیٰ ۹۱ / سے ۹۵۔
	مسائل	: زکوٰۃ اور روزہ کا تعارف۔
اسلامی تربیت	سیرت	: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات۔
	آسان دین	: عبادات اور معاملات پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: جادوگروں سے مقابلہ۔

دسویں مہینے کے اسباق

قرآن	ناظرۂ قرآن	: پارہ نمبر ۲۸، پارہ نمبر ۲۹۔
	حفظ سورۃ	: آیۃ الکرسی۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۳۸/۳۹/۴۰۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: اسمائے حسنیٰ ۹۵ / سے ۹۹۔
	مسائل	: روزہ اور حج کا تعارف۔
اسلامی تربیت	سیرت	: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات۔
	آسان دین	: معاشرت اور اخلاقیات پر ایک ایک سبق۔
زبان	اُردو	: فرعون کا انجام، ''علم'' کے عنوان پر ایک نظم۔

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
ابتدائیہ	
حمد ونعت — تعریف، ترغیبی بات	۱۸
حمد ونعت – ہدایت برائے استاذ	۱۸
حمد	۱۹
نعت	۲۰
۱- قرآن	
ناظرۂ قرآن — تعریف، ترغیبی بات	۲۱
ناظرۂ قرآن – ہدایت برائے استاذ	۲۱
ناظرۂ قرآن کا نصاب	۲۲
حفظ سورۃ — تعریف، ترغیبی بات	۲۴
حفظ سورۃ – ہدایت برائے استاذ	۲۴
گذشتہ سالوں کا دور	۲۵
آیۃ الکرسی	۳۲
۲- حدیث	
دُعا وسنت — تعریف، ترغیبی بات	۳۳
دُعا وسنت – ہدایت برائے استاذ	۳۳
گذشتہ سالوں کا دور	۳۴
تلاوت کے آداب	۴۷
اذان کے بعد کی دعا	۴۸
سلام کے آداب	۴۸
مصافحہ کے آداب	۴۹

مضامین	صفحہ نمبر
سواری پر سوار ہونے کی دعا	۴۹
لباس کی سنتیں	۵۰
آئینہ دیکھنے کی دعا	۵۰
حفظ حدیث — تعریف، ترغیبی بات	۵۱
حفظ حدیث – ہدایت برائے استاذ	۵۱
گذشتہ سالوں کا دور	۵۲
حدیث (۳۱) ایمانیات پر	۵۸
حدیث (۳۲) عبادات پر	۵۸
حدیث (۳۳) معاملات پر	۵۸
حدیث (۳۴) معاشرت پر	۵۸
حدیث (۳۵) اخلاقیات پر	۵۹
حدیث (۳۶) ایمانیات پر	۵۹
حدیث (۳۷) عبادات پر	۵۹
حدیث (۳۸) معاملات پر	۶۰
حدیث (۳۹) معاشرت پر	۶۰
حدیث (۴۰) اخلاقیات پر	۶۰
۳- عقائد ومسائل	
عقائد — تعریف، ترغیبی بات	۶۱
عقائد – ہدایت برائے استاذ	۶۱
گذشتہ سالوں کا دور	۶۲
رسول	۶۹

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
یوم آخرت	۷۱
تقدیر	۷۲
بعث بعد الموت	۷۳
نماز — تعریف، ترغیبی بات	۷۵
نماز – ہدایت برائے استاذ	۷۵
گزشتہ سالوں کا دور	۷۶
بیمار کی نماز	۹۱
مسافر کی نماز	۹۲
اسمائے حسنیٰ — تعریف، ترغیبی بات	۹۴
اسمائے حسنیٰ – ہدایت برائے استاذ	۹۴
اسمائے حسنیٰ (۷۶/ سے ۹۹/ تک)	۹۵
مسائل — تعریف، ترغیبی بات	۱۰۰
مسائل – ہدایت برائے استاذ	۱۰۰
گزشتہ سالوں کا دور	۱۰۱
تیمّم	۱۰۷
نماز کے واجبات	۱۰۸
زکوٰۃ	۱۰۹
روزہ	۱۱۱
حج	۱۱۳
۴- اسلامی تربیت	
اسلامی معلومات — تعریف، ترغیبی بات	۱۱۴
اسلامی معلومات – ہدایت برائے استاذ	۱۱۴
سوالات وجوابات	۱۱۵
بیان ودعا — تعریف، ترغیبی بات	۱۱۸
بیان ودعا – ہدایت برائے استاذ	۱۱۸
ذکر کی فضیلت	۱۱۹
دعا	۱۱۹
سیرت — تعریف، ترغیبی بات	۱۲۰
سیرت – ہدایت برائے استاذ	۱۲۰
ہمارے نبی ﷺ کی مکی ومدنی زندگی کا دور	۱۲۱
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۱۲۵
رسول اللہ ﷺ سے محبت	۱۲۶
ہجرت	۱۲۷
خلافت	۱۲۷
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی	۱۲۸
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۱۲۸
مسلمان ہونا	۱۲۹
ہجرت	۱۲۹
بُرائی سے نفرت	۱۳۰
خلافت	۱۳۰
انتظام	۱۳۱
پاکیزہ زندگی	۱۳۲

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
شہادت	۱۳۲
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۱۳۳
لقب	۱۳۳
ہجرت	۱۳۴
خلافت	۱۳۴
مسجد نبوی کی تعمیر	۱۳۴
قرآن کی اشاعت	۱۳۵
سادہ زندگی	۱۳۵
شہادت	۱۳۶
حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ	۱۳۷
ہجرت	۱۳۸
نکاح اور لڑائیوں میں شرکت	۱۳۸
خلافت اور مفلسانہ زندگی	۱۳۹
شہادت	۱۴۰
آسان دین — تعریف، ترغیبی بات	۱۴۱
آسان دین — ہدایت برائے استاذ	۱۴۱
حدیث ㉛ ایمانیات پر ایک سبق	۱۴۳
حدیث ㉜ عبادات پر ایک سبق	۱۴۳
حدیث ㉝ معاملات پر ایک سبق	۱۴۴
حدیث ㉞ معاشرت پر ایک سبق	۱۴۴
حدیث ㉟ اخلاقیات پر ایک سبق	۱۴۵

مضامین	صفحہ نمبر
حدیث ㊱ ایمانیات پر ایک سبق	۱۴۵
حدیث ㊲ عبادات پر ایک سبق	۱۴۶
حدیث ㊳ معاملات پر ایک سبق	۱۴۶
حدیث ㊴ معاشرت پر ایک سبق	۱۴۷
حدیث ㊵ اخلاقیات پر ایک سبق	۱۴۷
۵-زبان	
عربی — تعریف، ترغیبی بات	۱۴۸
عربی — ہدایت برائے استاذ	۱۴۸
اَلْفَوَاكِهُ	۱۴۹
اَلْأَلْوَانُ	۱۵۱
اَلْمِهَنُ	۱۵۲
اُردو — تعریف، ترغیبی بات	۱۵۴
اُردو — ہدایت برائے استاذ	۱۵۴
خدا کی تعریف	۱۵۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحٰق علیہ السلام...	۱۵۶
حضرت یوسف علیہ السلام	۱۵۶
ایک عجیب خواب	۱۵۶
بھائیوں کی سازش	۱۵۷
حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں	۱۵۸
حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں	۱۵۹
حضرت یوسف علیہ السلام کی رہائی	۱۶۰

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
قحط سالی اور یوسف علیہ السلام کی حسن تدبیر	۱۶۱
خواب کا پورا ہونا	۱۶۲
بنی اسرائیل	۱۶۳
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش	۱۶۴
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بچپن اور پرورش	۱۶۵
مصر سے مَدیَن	۱۶۷
نبوت اور تبلیغ	۱۶۸
جادوگروں سے مقابلہ	۱۷۰
فرعون کا انجام	۱۷۱
علم	۱۷۳
پہلے مہینے کے سوالات	۱۷۴
دوسرے مہینے کے سوالات	۱۷۴
تیسرے مہینے کے سوالات	۱۷۵
چوتھے مہینے کے سوالات	۱۷۵
پانچویں مہینے کے سوالات	۱۷۶
چھٹے مہینے کے سوالات	۱۷۶
ساتویں مہینے کے سوالات	۱۷۷
آٹھویں مہینے کے سوالات	۱۷۷
نویں مہینے کے سوالات	۱۷۸
دسویں مہینے کے سوالات	۱۷۸
نماز چارٹ کی ترتیب	۱۷۹
ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ	۱۸۴

DEENIYAT

ابتدائیہ

[حمد] [نعت]

تعریف

حمد : نظم کے انداز میں اللہ کی تعریف کرنے کو "حمد" کہتے ہیں۔

نعت : جن اشعار میں حضور ﷺ کی تعریف ہو ان کو "نعت" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

جن اشعار میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، ہمارے نبی ﷺ کی صفات اور پیاری باتیں ہوں تو وہ اشعار پسندیدہ ہیں۔

ہدایت برائے استاذ

اس عنوان کے تحت ایک حمد اور ایک نعت دی گئی ہے، جو طلبہ کو درس گاہ میں آنے کے وقت اجتماعی طور پر پڑھا دی جائیں۔ ایک دن حمد پڑھائیں اور دوسرے دن نعت۔

ابتدا میں طلبہ کو خود پڑھائیں پھر یاد ہو جانے کے بعد باری باری ہر طالبِ علم سے پڑھوائیں، اسے باقاعدہ یاد کرانے کی ضرورت نہیں، بس روزانہ پابندی سے پڑھاتے رہیں گے، تو ان شاء اللہ چند روز میں خود بخود طلبہ کے ذہن نشیں ہو جائیں گی۔

حمد و ثنا ہو تیری کون و مکان والے

حمد و ثنا ہو تیری کون و مکان والے
اے رب ہر دو عالم دونوں جہان والے

ہم سب کا تُو خدا ہے رحمٰن نام تیرا
بے شک رحیم ہے تُو رحمت کی شان والے

روزِ جزا کا مالک خالق ہمارا تُو ہے
سجدے ہیں کرتے تجھ کو تیری ہی جُستجو ہے

امداد تجھ سے چاہیں سب کا سہارا تُو ہے
رستہ دکھا دے سیدھا رستہ دکھانے والے

وہ راستہ دکھا تو پروردگارِ عالم
جس پر چلا کیے ہیں پرہیز گار عالم

معتوب ہیں جو تیرے اے خالق یگانہ
گمراہ ہوئے جو تجھ سے اے صاحبِ زمانہ

ہم سب کو تُو خدایا ان کی نہ رہ چلانا
کر رحم اب تُو اتنا اے قادر و توانا

جلّ جلالہٗ

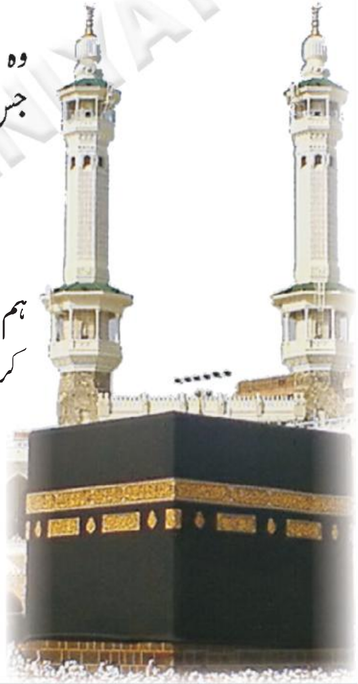

DEENIYAT

- کون و مکان: دنیا۔
- روز جزا: بدلے کا دن۔
- جستجو: تلاش۔
- امداد: مدد۔
- معتوب: جو اللہ کے غصے کا مستحق ہو۔
- یگانہ: اکیلا۔
- توانا: طاقت ور۔

ابتدائیہ

[نعت]

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مُرادیں غریبوں کی بَر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پَرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ — یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

خطا کار سے درگزر کرنے والا — بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا

مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا — قبائل کو شِیر و شکر کرنے والا

اُتر کر حِرا سے سوئے قوم آیا — اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

مِسِ خام کو جس نے کُندن بنایا — کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا — اِدھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

صلی اللہ علیہ وسلم

DEENIYAT

- مراد برلانا: مقصد پورا کرنا۔
- ملجا و ماویٰ: پناہ ملنے کی جگہ۔
- والی: مددگار، سرپرست۔
- خطا کار: مجرم۔
- بداندیش: دشمن۔
- مفاسد: فتنے، جھگڑے۔
- گھر کرنا: اثر کرنا، دل میں بس جانا۔
- شیر وشکر کرنا: خوب اتفاق پیدا کرنا۔
- مس خام: کچا تانبا۔
- کندن بنانا: خالص سونا بنانا، نہایت چمکیلا بنانا۔

۱- قرآن
[ناظرۂ قرآن]

تعریف

ناظرۂ قرآن: قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کو "ناظرۂ قرآن" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن والے کہ وہ اللہ والے ہیں اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ [مسند احمد: ۱۲۲۹۲، عن انس رضی اللہ عنہ]

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اُس کو پڑھنا اللہ تعالیٰ کو راضی وخوش کرنے کا ذریعہ ہے، قرآن کی تلاوت سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے، اللہ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے، دلوں سے گناہوں کا اثر دور ہوتا ہے، جو لوگ قرآن میں مشغول رہتے ہیں، اس کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور اس کو سیکھنے سکھانے میں لگے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنا خاص اور محبوب بندہ بنا لیتے ہیں اور ان پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور بے پناہ اجر وثواب سے نوازتے ہیں۔

ہدایت برائے استاذ

گذشتہ سالوں میں طلبہ پارۂ عم اور گیارہ پارے پڑھ چکے ہیں۔ اس سال ناظرۂ قرآن کے نصاب میں بارہویں پارے سے انتیسویں پارے تک کل ۱۸ر پارے دیے گئے ہیں۔ ناظرۂ قرآن کے دوران قواعد بھی پوچھتے رہیں۔

مہینے کے آخر میں ناظرۂ قرآن کا دور نہیں ہوگا، لہٰذا دور کے دنوں میں ناظرہ کا سبق پڑھاتے رہیں۔

کتاب کے آخر میں ناظرۂ قرآن کے سوالات نہیں دیے گئے ہیں، اس لیے ناظرۂ قرآن کا جائزہ لینے کے لیے براہ راست قرآن ہی سے سوالات کرلیں۔

۱- قرآن

[ناظرۂ قرآن]

سبق ۱

پارہ نمبر۱۲، پارہ نمبر۱۳ نصف

۱ پہلے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲

پارہ نمبر۱۳ نصف، پارہ نمبر۱۴

۲ دوسرے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳

پارہ نمبر۱۵، پارہ نمبر۱۶ نصف

۳ تیسرے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴

پارہ نمبر۱۶ نصف، پارہ نمبر۱۷

۴ چوتھے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵

پارہ نمبر۱۸، پارہ نمبر۱۹

۵ پانچویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

DEENIYAT

۱- قرآن
[ناظرۂ قرآن]

سبق ٦

پارہ نمبر ۲۰، پارہ نمبر ۲۱

٦ چھٹے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷

پارہ نمبر ۲۲، پارہ نمبر ۲۳

۷ ساتویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸

پارہ نمبر ۲۴، پارہ نمبر ۲۵

۸ آٹھویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹

پارہ نمبر ۲٦، پارہ نمبر ۲۷

۹ نویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۰

پارہ نمبر ۲۸، پارہ نمبر ۲۹

۱۰ دسویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

حفظ سورۃ: قرآن کریم کی کسی سورۃ کے یاد کرنے کو ''حفظ سورۃ'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) صاحب قرآن (حافظ) سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ [ابوداوٗد: ۱۴۶۴، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

قرآن کریم یاد کرنے والوں کے لیے یہ کتنی بڑی بشارت ہے کہ قرآن کریم کی وجہ سے ان کے درجات بلند ہوں گے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن کریم کو یاد کریں اور زیادہ سے زیادہ اس کی تلاوت کریں اور صاف صاف تجوید کی رعایت کے ساتھ پڑھیں تاکہ قیامت کے دن ہمیں اسی طرح پڑھنا نصیب ہو۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال کے نصاب میں گذشتہ سالوں کی تمام سورتوں کا دور دیا گیا ہے، ان سورتوں کو اجتماعی طور پر تجوید کی مکمل رعایت کے ساتھ بالترتیب سننے کا اہتمام کریں۔ نیز آیۃ الکرسی کو بھی اس کی اہمیت کے پیش نظر شامل نصاب کیا گیا ہے، اس کو اچھی طرح یاد کرائیں اور فرض نمازوں کے بعد اور سوتے وقت پڑھنے کی ترغیب دیتے رہیں۔

۱- قرآن

[حفظ سورۃ]

گذشتہ سالوں کا دور ①

تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

سُوْرَةُ الضُّحٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝٣ وَلَلْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝٥
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧ وَوَجَدَكَ
عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ

ا- قرآن

[حفظ سورۃ]

ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۗ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۗ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ع

۱	پہلے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۲

سُوْرَةُ التِّيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۗ﴿۶﴾
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۗ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸﴾ ع

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۗ﴿۲﴾ لَيْلَةُ
الْقَدْرِ ۙ ۵ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۗ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾ ع

۲	دوسرے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۳

سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ
الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى
لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ۝۶ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۷ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

۳ تیسرے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

④

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ
النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ
مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ۧ﴿۱۱﴾

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۧ﴿۸﴾

۴ چوتھے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

⑤

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ﴿۳﴾

سُوْرَۃُ الْهُمَزَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ۝۱ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ ۝۲ یَحْسَبُ
اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ ۝۳ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۝۴ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ
مَا الْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ ۝۶ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷
اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ ۝۸ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

۵	پانچویں مہینے میں	۲۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

(۶)

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝۱ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ
فِیْ تَضْلِیْلٍ ۙ ۝۲ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۙ ۝۳ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ
مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵

سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ ۝۲ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ
هٰذَا الْبَیْتِ ۙ ۝۳ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴

۶	چھٹے مہینے میں	۲۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۷

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

۷ ساتویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۸

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵
لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

سُوْرَةُ النَّصْرِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
اَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝٣

سُوْرَةُ اللَّهَبِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٢
سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤
فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

٨	آٹھویں مہینے میں ٢٠ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

٩

سُوْرَةُ الْفَلَقِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا
وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥

DEENIYAT

سُوْرَۃُ النَّاسِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ
الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾
مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ٪﴿۶﴾

۹	نویں مہینے میں	۲۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اس سال کا سبق

اٰیَۃُ الۡکُرۡسِیۡ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ
وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ
یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ
وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ
وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ۝

۱۰	دسویں مہینے میں	۲۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]

تعریف

دُعا وسنت: اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو''دُعا'' اور ہمارے نبی ﷺ کے طریقے کو''سنت'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری سنت زندہ کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ [ترمذی: ۲۶۷۸، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ کے یہاں وہی عمل مقبول ہے جو حضور ﷺ کے طریقوں کے مطابق ہو۔ لہٰذا حضور ﷺ کے طریقوں کو جاننا اور آپ ﷺ کی بتلائی ہوئی دعاؤں، سنتوں اور آداب کو سیکھنا اور ان پر عمل کرنا امت کے ہر فرد کے لیے ضروری ہے۔

ان دعاؤں اور سنتوں پر عمل کرنے سے آخرت کا ثواب اور کامیابی ملنا تو یقینی ہے ہی، ساتھ ہی دنیا میں بھی عزت ملتی ہے اور مصیبتوں اور آفتوں سے حفاظت ہوتی ہے، سکھ اور چین نصیب ہوتا ہے۔

ہدایت برائے استاذ

دعا وسنت کے نصاب میں اذان کے بعد، سواری پر سوار ہونے اور آئینہ دیکھنے کی دعائیں، سلام، مصافحہ، تلاوت کے آداب اور لباس کی سنتیں دی گئی ہیں۔ ان تمام دعاؤں اور آداب وسنن کو اجتماعی طور پر یاد کرائیں اور دعاؤں کے ترجمے اگر آسانی سے یاد کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ ان کے یاد کرانے پر زیادہ زور نہ دیں۔ ہر ماہ دور کے ایام میں گذشتہ سالوں کی دُعاؤں اور سنتوں کا دور بھی کراتے رہیں اور ساتھ ہی اس بات کی کوشش کریں کہ طلبہ اپنی عملی زندگی میں ان تمام دعاؤں، سنتوں اور آداب کا اہتمام بھی کریں، اس لیے وقتاً فوقتاً پیار محبت سے عمل کی ترغیب بھی دیتے رہیں اور اس کی نگرانی بھی کرتے رہیں اور اپنے بھائی بہن اور والدین کو سکھانے کی ہدایت بھی دیتے رہیں۔

سبق ۱ گذشتہ سالوں کا دور

کھانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ [ترمذی: ۱۸۵۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتا ہوں۔

شروع میں دُعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دُعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ [ابوداوٗد: ۳۷۶۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں۔

کھانے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

[ترمذی: ۳۴۵۷، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

کسی کے یہاں دعوت کھانے کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ

[مسلم: ۵۴۸۳، عن مقداد رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اس کو پلا۔

کھانے کی سنتیں

(۱) دسترخوان بچھانا۔ [بخاری: ۵۴۱۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

(۲) دونوں ہاتھ (گٹّوں تک) دھونا۔ [ترمذی: ۱۸۴۶، عن سلمان رضی اللہ عنہ]

③ کھانے سے پہلے کی دُعا پڑھنا۔	[ترمذی:۱۸۵۸،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]
④ ایک زانو یا دوزانو بیٹھنا۔	[ابن ماجہ:۳۲۶۳،عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما؛ فتح الباری:۹/۵۴۲]
⑤ دائیں ہاتھ سے کھانا۔	[بخاری:۵۳۷۶،عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]
⑥ اپنے سامنے سے کھانا۔	[بخاری:۵۳۷۶،عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]
⑦ تین انگلیوں سے کھانا۔	[مسلم:۵۴۱۷،عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ]
⑧ اگر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر کھالینا۔	[مسلم:۵۴۲۱،عن جابر رضی اللہ عنہ]
⑨ برتن اور انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنا۔	[مسلم:۵۴۲۰،عن جابر رضی اللہ عنہ]
⑩ ٹیک لگا کر نہ کھانا۔	[ترمذی:۱۸۳۰،عن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ]
⑪ کھانے میں عیب نہ نکالنا۔	[بخاری:۵۴۰۹،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
⑫ بہت زیادہ گرم نہ کھانا۔	[مستدرک:۷۱۲۵،عن جابر رضی اللہ عنہ]
⑬ کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا۔	[ترمذی:۳۴۵۷،عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]
⑭ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔	[ترمذی:۱۸۴۶،عن سلمان رضی اللہ عنہ، بخاری:۵۴۵۴،عن سوید رضی اللہ عنہ]

پانی پینے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ

مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا [کنزالعمال:۱۸۲۲۶،عن ابی جعفر رحمۃ اللہ علیہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور کڑوا نہیں بنایا۔

پانی پینے کی سنتیں

① دائیں ہاتھ سے پینا۔ [مسلم:۵۳۸۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

② بیٹھ کر پینا۔ [ترمذی:۱۸۷۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

③ دیکھ کر پینا۔ [ابوداوٗد:۳۷۱۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ بذل المجہود:۱۱/۵۰۴م]

④ ''بِسْمِ اللہِ'' پڑھ کر پینا۔ [ترمذی:۱۸۸۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑤ تین سانس میں پینا۔ [مسلم:۵۴۰۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

⑥ پینے کے بعد ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنا۔ [ترمذی:۱۸۸۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

دودھ پینے کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ [ترمذی:۳۴۵۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور ہمیں زیادہ عطا فرما۔

سونے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْیَا [بخاری:۶۳۱۴، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

سونے کی سنتیں

① عشا کے بعد جلدی سونے کی فکر کرنا، دُنیا کی بات نہ کرنا۔ [بخاری:۵۹۹، عن ابی برزہ رضی اللہ عنہ]

② سونے سے پہلے کپڑے تبدیل کرنا۔ [سبل الہدیٰ والرشاد:۷/۳۵۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

③ باوضوسونا۔ [بخاری:۶۳۱۱، عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ]

④ تین مرتبہ بستر جھاڑ کر سونا۔ [بخاری:۷۳۹۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑤ تین تین سلائی سرمہ لگانا۔ [ترمذی:۲۰۴۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑥ تین مرتبہ استغفار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ" پڑھنا۔ [ترمذی:۳۳۹۷، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

⑦ تسبیح فاطمی "سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ رمرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ رمرتبہ، اَللهُ أَكْبَرُ ۳۴ رمرتبہ" پڑھنا۔
[بخاری:۵۳۶۱، عن علی رضی اللہ عنہ]

⑧ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھنا۔ [بخاری:۵۰۱۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑨ داہنی کروٹ قبلہ رُخ لیٹ کر ہاتھ رُخسار (گال) کے نیچے رکھنا۔
[بخاری:۶۳۱۵، عن البراء رضی اللہ عنہ؛ مسند ابی یعلی:۴۷۷۴، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑩ پیٹ کے بَل اوندھا نہ لیٹنا۔ [ترمذی:۲۷۶۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑪ سونے کی دُعا "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا" پڑھنا۔ [بخاری:۶۳۱۴، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

سوکر اٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ

[بخاری:۶۳۱۴، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اُسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

سوکر اُٹھنے کی سنتیں

① نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا۔ [بخاری:۱۸۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

② سوکر اٹھنے کی دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ" پڑھنا۔ [بخاری:۶۳۱۴،عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

③ مسواک کرنا۔ [بخاری:۲۴۵،عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

بیت الخلا جانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

[معجم اوسط:۲۸۰۳،عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اے اللہ! میں ناپاک جنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مرد ہوں یا عورت۔

بیت الخلا سے باہر نکلنے کے بعد کی دُعا

غُفْرَانَكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ

[ابن ماجہ:۳۰۰،عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ۳۰۱،عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔

بیت الخلا کی سنتیں

① سر ڈھانک کر جانا۔ [سنن کبری بیہقی:۴۶۵،عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ]

② جوتا چپل پہن کر جانا۔ [سنن کبری بیہقی:۴۶۵،عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ]

③ دعا پڑھ کر اندر جانا۔ [بخاری:۶۳۲۲،عن انس رضی اللہ عنہ]

④ پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا۔ [بخاری:۴۲۶،عن عائشہ رضی اللہ عنہا، فتح الباری:۱۶/۴۲۵]

⑤ قبلے کی طرف نہ منہ کرنا اور نہ پیٹھ کرنا۔ [ابوداؤد:۸،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑥ بالکل بات نہ کرنا۔ [ابوداؤد:۱۵،عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ]

⑦ کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرنا۔	[ابن ماجہ:۳۰۹،عن جابر رضی اللہ عنہ]
⑧ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔	[بخاری:۱۵۴،عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]
⑨ استنجا کے بعد مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح ہاتھ دھولینا۔	[ابوداؤد:۴۵،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
⑩ دائیں پاؤں سے باہر آنا۔	[بخاری:۴۲۶،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]
⑪ باہر آنے کے بعد دعا پڑھنا۔	[ابن ماجہ:۳۰۰،عن عائشہ رضی اللہ عنہا،۳۰۱،عن انس رضی اللہ عنہ]

وضو کے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ [نسائی:۷۸،عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ:شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔

وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

[سنن کبریٰ نسائی:۹۹۰۸،عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ : اے اللہ!میرے گناہ بخش دیجیے اور میرا گھر کشادہ کر دیجیے اور میری روزی میں برکت عطا فرمائیے۔

وضو کے بعد کی دعا

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ

وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [ترمذی:۵۵،عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دیجیے اور مجھے پاک وصاف لوگوں میں سے کر دیجیے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

[مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

① پہلے بائیں پاؤں سے جوتا اتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔ [بخاری: ۵۸۵۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

② دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہونا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

③ "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۷۷۱، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

④ درود شریف "اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۱۴، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

⑤ مسجد میں داخل ہونے کی دعا "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" پڑھنا۔ [مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

⑥ اعتکاف کی نیت کرنا۔ [الاذکار: ۱/۵۵]

مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

[مسلم: ۱٦۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

مسجد سے نکلنے کی سنتیں

① مسجد سے بایاں پاؤں باہر نکالنا۔ [بخاری: ۴۲٦، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

② "بِسْمِ اللهِ" پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۷۷۱، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

③ درود شریف "اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ" پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۱۴، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا م]

④ مسجد سے نکلنے کی دعا "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" پڑھنا۔
[مسلم: ۱٦۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

⑤ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا پھر بائیں پاؤں میں۔ [بخاری: ۵۸۵٦، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

جب صبح ہو تو یہ دُعا پڑھیں

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

[ابوداوٗد: ۵۰۸۴، عن ابی مالک رضی اللہ عنہ]

ترجمہ : ہم نے اور پوری دُنیا نے صبح کی اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

جب شام ہو تو یہ دُعا پڑھیں

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

[ابوداوٗد: ۵۰۸۴، عن ابی مالک رضی اللہ عنہ]

ترجمہ : ہم نے اور پوری دُنیا نے شام کی اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

[ابوداؤد: ۵۰۹۶، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اندر جانے اور باہر نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے باہر نکلتے ہیں، اور ہم نے اپنے رب اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔

گھر میں داخل ہونے کی سنتیں

① گھر میں دعا پڑھتے ہوئے داخل ہونا۔ [ابوداؤد: ۵۰۹۶، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

② گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا یا کھنکھار کر یا دروازہ کھٹکھٹا کر اطلاع دینا۔
[ترمذی: ۲۷۱۰، عن کلدہ رضی اللہ عنہ؛ مسند احمد: ۳۶۱۵، عن زینب رضی اللہ عنہا]

③ پہلے دایاں پاؤں گھر میں داخل کرنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

④ گھر والوں کو سلام کرنا۔ [ابوداؤد: ۵۰۹۶، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

[ترمذی: ۳۴۲۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

گھر سے نکلنے کی سنتیں

① گھر والوں کو سلام کر کے نکلنا۔ [شعب الایمان: ۸۸۴۵، عن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ]

② پہلے بایاں پاؤں گھر سے باہر رکھنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

③ گھر سے نکلنے کی دعا پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۴۲۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ [ابوداؤد: ۴۰۲۳، عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ [ترمذی: ۳۵۶۰، عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا کہ جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور جس سے میں اپنی زندگی میں زینت اختیار کرتا ہوں۔

خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات

کسی مسلمان سے ملیں تو سلام کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

[ترمذی: ٢٦٨٩، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

کوئی مسلمان سلام کرے تو یہ جواب دیں:

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

[مسند احمد: ١٢٦١٢، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اور تم پر (بھی) سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

ہر اچھا کام شروع کرتے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[الاذکار: ١/١٥٦، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کوئی نعمت حاصل ہو تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ [ابن ماجہ: ٣٨٠٥، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے تو کہیں:

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا [ترمذی: ٢٠٣٥، عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا کرے۔

اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے پڑھیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ

[بخاری:۲۹۹۳،عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

نیچے اُترتے ہوئے پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ

[بخاری:۲۹۹۳،عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے۔

چھینک آنے پر کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

[بخاری:۶۲۲۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

چھینکنے والے کو یہ جواب دیں:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

[بخاری:۶۲۲۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تم پر رحم کرے۔

چھینکنے والا پھر یہ دُعا دے:

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

[بخاری:۶۲۲۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھارے حال کی اصلاح کرے۔

کسی کام کے کرنے کا ارادہ ظاہر کریں تو کہیں:

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

[سورۂ کہف:۲۴]

ترجمہ: اگر اللہ نے چاہا۔

کوئی چیز اچھی لگے تو یہ دعا پڑھیں:

مَاشَآءَاللّٰهُ [سورۂ کہف:۳۹]

ترجمہ: جو اللہ چاہے۔

کسی بات پر تعجب ہو تو یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

[بخاری: ۶۲۱۸، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔

کوئی تکلیف پہنچے، یا کوئی چیز گم ہو جائے تو کہیں:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ [سورۂ بقرہ:۱۵۶]

ترجمہ: بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

جب غصہ آئے تو پڑھیں:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

[ترمذی: ۳۴۵۲، عن معاذ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۱	۲	مہینے میں	۴۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]

اس سال کے اسباق   سبق ۲   تلاوت کے آداب

① باوضو قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنا۔	[التبیان فی آداب حملة القرآن للنووی: ۱/ ۳۷]
② قرآن کریم کو کسی اونچی جگہ رحل یا تکیہ وغیرہ پر رکھنا۔	[فتح الکریم المنان فی آداب حملة القرآن: ۱/ ۴]
③ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ پڑھنا۔	[سورۂ نحل: ۹۸]
④ ٹھہر ٹھہر کر تجوید کے ساتھ پڑھنا۔	[سورۂ مزمل: ۴]
⑤ اگر کوئی ضرورت پیش آجائے، تو قرآن کریم بند کر کے ضرورت پوری کرنا۔	[التبیان فی آداب حملة القرآن للنووی: ۱/ ۵۸]
⑥ ضرورت پوری کرنے کے بعد قرآن کریم پڑھنا شروع کرے، تو پھر سے تعوّذ پڑھنا۔	[التبیان فی آداب حملة القرآن للنووی: ۱/ ۵۸]
⑦ اگر لوگ کام میں مشغول ہوں، تو قرآن کریم آہستہ پڑھنا۔	[التبیان فی آداب حملة القرآن للنووی: ۱/ ۵۸]
⑧ اگر لوگ قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں، تو قرآن کریم بلند آواز سے پڑھنا۔	[التبیان فی آداب حملة القرآن للنووی: ۱/ ۵۸]
⑨ معانی میں غور وفکر کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔	[سورۂ ص: ۲۹]
⑩ قرآن کریم کی عظمت دل میں رکھنا کہ بہت ہی بلند مرتبہ کلام ہے۔	[التبیان فی آداب حملة القرآن للنووی: ۱/ ۹۷]

نوٹ: قرآن کریم میں کل ۱۴/ آیتیں ہیں، جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے، اسے ''سجدۂ تلاوت'' کہتے ہیں۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے، پھر اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہتا ہوا سجدے سے کھڑا ہوجائے، اگر بیٹھے بیٹھے سجدہ کرلے، تو بھی ادا ہوجائے گا۔ [شامی: ۵/ ۴۲۹، ۴۳۷، باب سجود التلاوۃ]

۳ تیسرے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

سبق ۳ اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

[بخاری: ۶۱۴، بیہقی: ۲۰۰۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اُس مقام محمود پر پہنچا، جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک آپ وعدے کے خلاف نہیں کرتے۔

۳ تیسرے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ سلام کے آداب

①	ہر مسلمان کو سلام کرنا، خواہ اسے پہچانتے ہوں یا نہ پہچانتے ہوں۔	[بخاری: ۲۸، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]
②	سلام میں پہل کرنا۔	[مسند احمد: ۲۲۱۹۲، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]
③	مجلس میں آتے وقت اور مجلس سے جاتے وقت سلام کرنا۔	[ترمذی: ۲۷۰۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
④	بچوں کو سلام کرنا۔	[بخاری: ۶۲۴۷، عن انس رضی اللہ عنہ]
⑤	چھوٹوں کا بڑوں کو سلام کرنا۔	[بخاری: ۶۲۳۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
⑥	سوار کا چلنے والے کو سلام کرنا۔	[بخاری: ۶۲۳۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
⑦	چھوٹی جماعت کا بڑی جماعت کو سلام کرنا۔	[بخاری: ۶۲۳۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
⑧	اگر لوگ سو رہے ہوں، تو آہستہ آواز میں سلام کرنا۔	[مسلم: ۵۴۸۳، عن مقداد رضی اللہ عنہ]
⑨	”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ“ پورا سلام کرنا۔	[ابوداؤد: ۵۱۹۵، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

(۱۰) جواب میں "وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ" کہنا۔ [مسند احمد: ۱۲۶۱۲، عن انس رضی اللہ عنہ]

(۱۱) کوئی سلام بھیجے تو اس کا جواب اس طرح دینا:
"عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ" [مسند احمد: ۲۴۸۵۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

(۱۲) کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا۔ [ترمذی: ۲۷۳۱، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

۴ چوتھے مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

سبق ۵ مصافحہ کے آداب

(۱) پہلے سلام کرنا پھر مصافحہ کرنا۔ [معجم کبیر: ۱۷۲۱، عن جندب رضی اللہ عنہ]

(۲) مصافحہ کرنے میں پہل کرنا۔ [شعب الایمان: ۸۹۶۱، عن عمر رضی اللہ عنہ]

(۳) مصافحہ کے وقت اللہ کی تعریف کرنا (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا)۔ [ابوداوٗد: ۵۲۱۱، عن البراء رضی اللہ عنہ]

(۴) مصافحہ کرتے وقت مغفرت کی دعا کرنا (يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ کہنا)۔ [ابوداوٗد: ۵۲۱۱، عن البراء رضی اللہ عنہ]

(۵) کسی کو رخصت کرتے وقت مصافحہ کرنا۔ [ترمذی: ۳۴۴۲، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

(۶) ہاتھ چھوڑنے میں خود پہل نہ کرنا۔ [ترمذی: ۳۴۴۲، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

۴ چوتھے مہینے میں ۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۶ سواری پر سوار ہونے کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ
وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ [مسلم: ۳۳۳۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات، جس نے اس سواری کو ہمارے قبضے میں دے دیا، ورنہ ہم اس کو اپنے قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو ہمارے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۵ پانچویں مہینے میں ۶ دن پڑھائیں

۲۔ حدیث

[دُعاوسنت]

سبق ۷ لباس کی سنتیں

① سفید رنگ کا کپڑا پہننا۔ [ابوداوٗد: ۴۰۶۱، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

② قمیص اور کرتے وغیرہ میں پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالنا پھر بایاں، اسی طرح پاجامہ، شلوار وغیرہ میں پہلے دایاں پاؤں ڈالنا پھر بایاں۔ [ابوداوٗد: ۴۱۴۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

③ مردوں کے لیے پائجامے وغیرہ ٹخنے سے اوپر رکھنا اور عورتوں کے لیے ٹخنے سے نیچے رکھنا۔ [بخاری: ۵۷۸۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوداوٗد: ۴۱۱۷، عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا]

④ کپڑا پہننے کی دعا پڑھنا۔ [ابوداوٗد: ۴۰۲۳، عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ]

⑤ ٹوپی پہن کر اس پر عمامہ باندھنا۔ [ابوداوٗد: ۴۰۷۸، عن رکانہ رضی اللہ عنہ]

⑥ عمامے کا شملہ دونوں مونڈھوں کے درمیان چھوڑنا۔ [ابوداوٗد: ۴۰۷۷، عن عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ]

⑦ کپڑے اتارتے وقت ''بِسْمِ اللّٰهِ'' کہنا۔ [معجم اوسط: ۲۵۰۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

⑧ کپڑے اتارنے میں بائیں طرف سے شروع کرنا، پہلے بایاں ہاتھ نکالنا پھر دایاں، اسی طرح پہلے بایاں پاؤں نکالنا پھر دایاں۔ [اخلاق النبی وآدابہ: ۸۲۷، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

⑨ جوتا، چپل پہلے دائیں پاؤں میں پہننا پھر بائیں پاؤں میں۔ [بخاری: ۵۸۵۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑩ جوتا، چپل پہلے بائیں پاؤں سے اتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔ [بخاری: ۵۸۵۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

| ۵ | پانچویں مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں |

سبق ۸ آئینہ دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ [ابن حبان: ۹۵۹، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، پس تو میری سیرت بھی اچھی بنادے۔

۵ پانچویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

تعریف

حفظ حدیث: حضور ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ ﷺ کے کیے ہوئے کاموں کو ''حدیث'' کہتے ہیں اور حدیث کے یاد کرنے کو ''حفظِ حدیث'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت کے نفع کے لیے ۴۰؍حدیثیں یاد کرے گا تو اس سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا، جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

[کنز العمال: ۲۹۱۸۶، عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ]

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی باتوں کو پڑھنا، یاد کرنا اور ان کو اپنی زندگی میں اپنانا بہت ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں اس سے زندگی میں نور پیدا ہوتا ہے اور دین پر چلنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے، لہٰذا حدیث کو زبانی یاد کرنا چاہیے۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال کے نصاب میں دین کے ۵؍شعبوں کے تحت ۱۰؍حدیثیں دی گئی ہیں اور ان کے ساتھ گزشتہ سالوں کی حدیثوں کا دور بھی دیا گیا ہے تا کہ طلبہ ترتیب سے ۴۰؍احادیث یاد کر لیں۔

ان احادیث کو اجتماعی طور پر ان کے شعبے اور ترجمے کے ساتھ یاد کرائیں، جیسے حدیث نمبر ۱۳۱؍ ایمانیات پر **أَجِلُّوا اللّٰهَ يَغْفِرْ لَكُمْ**۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بڑائی دل میں بٹھاؤ، وہ تمھیں معاف کر دے گا۔ نیز ان حدیثوں پر عمل کرنے کی ترغیب بھی دیتے رہیں۔

سبق ۱ گذشتہ سالوں کا دور

حدیث نمبر (۱) ایمانیات پر

اَلدِّیْنُ یُسْرٌ [شعب الایمان: ۳۸۸۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دین آسان ہے۔

حدیث نمبر (۲) عبادات پر

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ [ترمذی: ۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جنت کی کنجی (چابی) نماز ہے۔

حدیث نمبر (۳) معاملات پر

مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا [ترمذی: ۱۳۱۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو دھوکہ دے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر (۴) معاشرت پر

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ [ترمذی: ۲۶۹۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔

حدیث نمبر (۵) اخلاقیات پر

عَلَیْكُمْ بِالصِّدْقِ [مسلم: ۶۸۰۵، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہمیشہ سچ بات کہو۔

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

حدیث نمبر (۶) ایمانیات پر

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ [بخاری:۱، عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

حدیث نمبر (۷) عبادات پر

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ [مسلم:۵۵٦، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: پاکی آدھا ایمان ہے۔

حدیث نمبر (۸) معاملات پر

مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

[ابن ماجہ:۳۹۳۷، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز چھین کر لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر (۹) معاشرت پر

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ [کنز العمال:۴۵۴۳۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حدیث نمبر (۱۰) اخلاقیات پر

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ [کنز العمال:۷۷۱۱، عن رجل من الصحابۃ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: غصہ سے بچو۔

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

حدیث نمبر (۱۱) ایمانیات پر

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ [ترمذی:۲۵۱٦،عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: تجھے جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگا کر۔

حدیث نمبر (۱۲) عبادات پر

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الصَّلَاةُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا

[دار قطنی:۱/ ۲۴۷،عن ام فروہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ کے نزدیک سب سے افضل عمل اوّل وقت میں نماز پڑھنا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳) معاملات پر

طُوْبٰى لِمَنْ طَابَ كَسْبُهٗ [معجم کبیر:۴٦۱٦،عن رکب المصری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: خوش خبری ہے اس کے لیے جس کی کمائی حلال ہو۔

حدیث نمبر (۱۴) معاشرت پر

إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَهْلِهٖ

[شعب الایمان:۸۸۴۵،عن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ]

ترجمہ: جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔

حدیث نمبر (۱۵) اخلاقیات پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ [مسلم:۳۰۳،عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

حدیث نمبر (۱۶) ایمانیات پر

أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ [نسائی: ۱۳۱۱، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سب سے اچھا کلام اللہ کا کلام ہے۔

حدیث نمبر (۱۷) عبادات پر

اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ [مسند ابی یعلی: ۱۸۱۲، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

حدیث نمبر (۱۸) معاملات پر

مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا [مسلم: ۲۲۶، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز کا خود کے لیے دعویٰ کرے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر (۱۹) معاشرت پر

رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ [ترمذی: ۱۸۹۹، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی خوشی والد کی خوشی میں ہے۔

حدیث نمبر (۲۰) اخلاقیات پر

إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ [بخاری: ۶۹۲۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور نرمی کو پسند کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۱) ایمانیات پر

إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ

[ترمذی: ۲۵۱۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگو۔

حدیث نمبر (۲۲) عبادات پر

خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

[بخاری: ۵۰۲۷، عن عثمان رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حدیث نمبر (۲۳) معاملات پر

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ

[ترمذی: ۱۲۰۹، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۴) معاشرت پر

لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا

[ابوداوٗد: ۴۰۸۴، عن جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہرگز کسی کو گالی مت دو۔

حدیث نمبر (۲۵) اخلاقیات پر

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ

[ترمذی: ۱۹۶۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سخی آدمی اللہ سے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے۔

٢- حدیث

[حفظِ حدیث]

حدیث نمبر (٢٦) ایمانیات پر

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ [ترمذی: ۱۹۸۷، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔

حدیث نمبر (٢٧) عبادات پر

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ [ترمذی: ۳۳۷۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

حدیث نمبر (٢٨) معاملات پر

إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحِلْفِ فِي الْبَيْعِ

[مسلم: ۴۲۱۰، عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو۔

حدیث نمبر (٢٩) معاشرت پر

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

[ترمذی: ۱۹۵۵، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکریہ ادا نہیں کیا۔

حدیث نمبر (٣٠) اخلاقیات پر

اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ [مسند احمد: ۸۸۶۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اچھی بات صدقہ ہے۔

٦	٧	مہینے میں	۴۰	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین	

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

اس سال کے اسباق سبق ۲ حدیث نمبر (۳۱) ایمانیات پر

أَجِلُّوا اللّٰهَ يَغْفِرْ لَكُمْ [مسند احمد: ۲۱۷۳۴، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بڑائی دل میں بٹھاؤ، وہ تمھیں معاف کردے گا۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۶ دن پڑھائیں

سبق ۳ حدیث نمبر (۳۲) عبادات پر

صُوْمُوْا تَصِحُّوْا [معجم اوسط: ۸۳۱۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۶ دن پڑھائیں

سبق ۴ حدیث نمبر (۳۳) معاملات پر

لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ [بخاری: ۶۷۹۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ چور پر لعنت فرماتا ہے۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۶ دن پڑھائیں

سبق ۵ حدیث نمبر (۳۴) معاشرت پر

لَا تُمَارِ أَخَاكَ [ترمذی: ۱۹۹۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اپنے بھائی کے ساتھ جھگڑا نہ کرو۔

۸ ۹ مہینے میں ۶ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

DEENIYAT

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

سبق ۶

حدیث نمبر (۳۵) اخلاقیات پر

إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ

[ابوداوٗد: ۴۷۸۴، عن عطیۃ رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ: بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

۹	نویں مہینے میں	۶	دن پڑھائیں

سبق ۷

حدیث نمبر (۳۶) ایمانیات پر

مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

[بخاری: ۷۲۸۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ: جو شخص میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۹	نویں مہینے میں	۶	دن پڑھائیں

سبق ۸

حدیث نمبر (۳۷) عبادات پر

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ

[مسلم: ۶۷۵۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہٗ]

ترجمہ: صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔

۹	۱۰	مہینے میں	۲۵	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹ حدیث نمبر (۳۸) معاملات پر

طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ

[معجم اوسط: ۸۶۱۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: حلال روزی تلاش کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ٦ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۰ حدیث نمبر (۳۹) معاشرت پر

تَهَادَوْا تَحَابُّوْا

[شعب الایمان: ۸۹۷٦، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو، محبت پیدا ہوگی۔

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ٦ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۱ حدیث نمبر (۴۰) اخلاقیات پر

إِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ [ابوداؤد: ۴۹۸۹، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جھوٹ سے بچو۔

۱۰ دسویں مہینے میں ٦ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

حفظِ حدیث

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

تعریف

عقائد : آدمی جن باتوں پر دل سے یقین رکھتا ہے ان کو ''عقائد'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن : وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
[سورۂ بقرہ:۸۲]

ترجمہ: جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں، تو وہ جنت والے ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

عقیدہ بہت ہی اہم اور بنیادی چیز ہے، بلکہ مسلمان ہونے کا مدار ہی عقائد کی درستگی پر ہے۔ عقائد کی پختگی انسان کو جنت کے راستہ پر گامزن کر سکتی ہے اور عقیدہ کی کمزوری انسان کو طرح طرح کی گمراہیوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات تو عقیدہ کی کمزوری انسان کو شرک تک پہنچا دیتی ہے جو بڑے گناہوں میں بھی سب سے بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا ہر ایمان والے کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کے صحیح عقائد کو معلوم کر کے ان پر دل سے یقین رکھے اور جہنم کے راستے سے محفوظ رہ کر اپنے آپ کو جنت کا مستحق بنائے۔

ہدایت برائے استاذ

گذشتہ سالوں کے دور کے ساتھ ساتھ اس سال '' اللہ کے رسولوں، یوم آخرت، تقدیر اور بعث بعد الموت'' کے متعلق سوالات و جوابات دیے گئے ہیں، سب سے پہلے دور کو اچھی طرح یاد کرا دیں، پھر نئے اسباق کو اجتماعی طور پر یاد کرائیں اور تقدیر کے بارے میں اس بات کی وضاحت کر دیں کہ اچھی اور بری تقدیر بالکل حق ہے، اس کے متعلق بحث کرنے سے ہمارے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے، اس لیے تقدیر کے بارے میں کبھی بھی بحث نہیں کرنا چاہیے۔

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

سبق ۱ گذشتہ سالوں کا دور

کلمۂ طیبہ

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

[معجم صغیر: ۹۹۲، عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

کلمۂ شہادت

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُهٗ [مستدرک: ۹، عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

کلمۂ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ [ابوداؤد: ۸۳۲، عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

۳- عقائد ومسائل

[عقائد]

کلمۂ توحید

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

[مسند احمد: ۲٦۵۵۱، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اسی کے قبضے میں تمام بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

کلمۂ استغفار

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّأَنَا أَعْلَمُهٗ

وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ [مجمع الزوائد: ۱۷٦۷۰، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں، اس حال میں کہ میں اس کو جانتا ہوں اور ایسے گناہ سے بھی معافی چاہتا ہوں جس کو میں نہیں جانتا۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ

جَمِيْعَ أَحْكَامِهٖ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ

خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر۔

اللہ تعالیٰ

سوال : ہمارا رب کون ہے؟

جواب : ہمارا رب اللہ ہے۔ [سورۂ حم سجدہ: ۳۰]

سوال : ہمیں کس نے پیدا کیا؟

جواب : ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ [سورۂ تین: ۴]

سوال : کیا پوری دنیا کے لوگوں کو تنہا اللہ ہی نے پیدا کیا؟

جواب : جی ہاں! پوری دنیا کے لوگوں کو تنہا اللہ ہی نے پیدا کیا۔ [سورۂ سجدہ: ۴]

سوال : کیا یہ دنیا خود بخود بن گئی؟

جواب : نہیں؛ اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ [سورۂ سجدہ: ۴]

سوال : آسمان، زمین، چاند، سورج، اونچے اونچے پہاڑ اور بڑے بڑے دریا کس نے بنائے؟

جواب : آسمان، زمین، چاند، سورج، اونچے اونچے پہاڑ اور بڑے بڑے دریا اللہ تعالیٰ ہی نے بنائے۔

[سورۂ عنکبوت: ۶۱ – سورۂ ق: ۳۸]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کو کسی نے پیدا کیا؟

جواب : نہیں! اللہ تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ [سورۂ اخلاص: ۳]

DEENIYAT

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

سوال : اللہ تعالیٰ کب سے ہے اور کب تک رہے گا؟
جواب : اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ [سورۂ رحمٰن:۲۷]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کے ماں باپ ہیں؟
جواب : نہیں! اللہ تعالیٰ کے ماں باپ نہیں ہیں۔ [سورۂ اخلاص:۳]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کے بیوی بچے ہیں؟
جواب : نہیں! اللہ تعالیٰ کے بیوی بچے نہیں ہیں۔ [سورۂ انعام:۱۰۱]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کی کسی سے رشتہ داری ہے؟
جواب : نہیں! وہ تمام رشتوں سے پاک ہے۔ [سورۂ اخلاص:۳]

سوال : کیا مخلوق کی طرح اللہ تعالیٰ کی شکل وصورت ہے؟
جواب : نہیں! اللہ تعالیٰ شکل وصورت سے پاک ہے۔ [سورۂ شوریٰ:۱۱]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کھاتا، پیتا اور سوتا ہے؟
جواب : اللہ تعالیٰ کو کھانے پینے اور سونے کی ضرورت نہیں۔ [سورۂ انعام:۱۴؛ سورۂ بقرہ:۲۵۵]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک ہے؟
جواب : اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ [سورۂ انعام:۱۶۳]

سوال : ہمیں، ہمارے ماں باپ اور پوری دنیا کو روزی کون دیتا ہے؟
جواب : ہمیں، ہمارے ماں باپ اور پوری دنیا کو روزی اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ [سورۂ ذاریات:۵۸]

سوال : زندگی، موت، عزت اور ذلت کون دیتا ہے؟
جواب : زندگی، موت، عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ [سورۂ ملک:۲؛ سورۂ ال عمران:۲۶]

سوال : کیا اللہ تعالیٰ ہر چیز دیکھتا ہے اور ہر بات سنتا ہے؟
جواب : جی ہاں! اللہ تعالیٰ ہر چیز دیکھتا ہے اور ہر بات سنتا ہے۔ [سورۂ اسراء:۱]

سوال : ہمیں کس کی عبادت کرنی چاہیے؟
جواب : ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے۔ [سورۂ ھود:۲۶]

DEENIYAT

فرشتے

سوال : فرشتے کون ہیں؟
جواب : فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، جنھیں ملائکہ بھی کہتے ہیں۔ [مسلم: ۷۶۸۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

سوال : کیا فرشتے کھانے پینے کے محتاج ہیں؟
جواب : نہیں! فرشتے کھانے پینے کے محتاج نہیں ہیں۔ [فتح الباری: ۹/۴۹۲]

سوال : کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں؟
جواب : نہیں! فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ [سورۂ تحریم: ۶]

سوال : اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کیا طاقت دے رکھی ہے؟
جواب : اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مشکل کاموں کے کرنے کی طاقت دے رکھی ہے۔ [سورۂ فاطر: ۱]

سوال : فرشتے کتنے ہیں؟
جواب : فرشتے بے شمار ہیں، ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [سورۂ مدثر: ۳۱]

سوال : چار مشہور فرشتے کون کون سے ہیں؟
جواب : حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام۔
[عمدۃ القاری: ۲۲/۴۵۸]

سوال : حضرت جبرئیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟
جواب : حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کی کتابیں اور پیغامات رسولوں تک پہنچاتے تھے۔
[شرح الاربعین النوویۃ لعطیۃ: ۶/۳]

سوال : حضرت میکائیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟
جواب : حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمے بارش برسانے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کا کام ہے۔
[شعب الایمان: ۱۵۸، عن ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ]

سوال : حضرت اسرافیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟
جواب : حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ [شعب الایمان: ۳۵۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

سوال : حضرت عزرائیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟

جواب : حضرت عزرائیل علیہ السلام کا کام مخلوق کی جان نکالنا ہے جنھیں ملک الموت بھی کہتے ہیں۔
[مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۴۹٦۹، عن ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ]

سوال : اعمال لکھنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : اعمال لکھنے والے فرشتوں کو "کِراماً کاتِبِین" کہتے ہیں۔ [سورۂ انفطار: ۱۱]

سوال : آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتوں کو "حَفَظه" کہتے ہیں۔
[سورۂ انعام: ٦۱]

سوال : قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو "مُنْکَر نَکِیْر" کہتے ہیں۔ [ترمذی: ۱۰۷۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

آسمانی کتابیں

سوال : اللہ تعالیٰ نے کتابیں کیوں نازل فرمائیں؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کتابیں نازل فرمائیں۔ [آل عمران: ۳، ۴]

سوال : اللہ تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب : چھوٹی بڑی بہت ساری کتابیں ہیں۔ [صحیح ابن حبان: ۳٦۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

سوال : اللہ تعالیٰ کی چھوٹی اور بڑی کتابوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : چھوٹی کتاب کو "صحیفہ" اور بڑی کتاب کو "کتاب" کہتے ہیں۔ [روح المعانی: ۳۰/۱۱۱]

سوال : چار مشہور "آسمانی کتابیں" کون کون سی ہیں؟

جواب : توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید۔ [صحیح ابن حبان: ۳٦۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

سوال : "توریت" کس نبی پر نازل ہوئی؟

جواب : توریت؛ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [مسلم: ۴۵۳٦، عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ]

سوال : ''زبور'' کس نبی پر نازل ہوئی؟
جواب : زبور؛ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورۂ نساء:۱۶۳]

سوال : ''انجیل'' کس نبی پر نازل ہوئی؟
جواب : انجیل؛ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورۂ حدید:۲۷]

سوال : ''قرآن مجید'' کس نبی پر نازل ہوا؟
جواب : قرآن مجید ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ [سورۂ دہر:۲۳]

سوال : ''صحیفے'' کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟
جواب : صحیفے حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، اور ان کے علاوہ دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے۔ [صحیح ابن حبان:۳۶۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

سوال : سب سے آخر میں کون سی کتاب نازل ہوئی؟
جواب : سب سے آخر میں قرآن مجید نازل ہوا۔ [تفسیر بحر العلوم:۱/۵۸۶]

سوال : کیا قرآن مجید میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے؟
جواب : قرآن مجید میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ [سورۂ انعام:۱۱۵]

سوال : قرآن مجید کی حفاظت کی ذمے داری کس نے لی ہے؟
جواب : قرآن مجید کی حفاظت کی ذمے داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے۔ [سورۂ حجر:۹]

سوال : آسمانی کتابوں میں سب سے افضل کتاب کون سی ہے؟
جواب : آسمانی کتابوں میں سب سے افضل کتاب قرآن مجید ہے۔ [تفسیر سعدی:۱/۲۳۴]

سوال : اب قیامت تک کس کتاب پر عمل کرنا ضروری ہے؟
جواب : اب قیامت تک صرف قرآن مجید پر عمل کرنا ضروری ہے۔ [مسلم:۶۳۷۸، عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ]

سوال : اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟
جواب : اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں یہ ایمان رکھنا چاہیے کہ تمام کتابیں اور صحیفے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے ہیں۔ [سورۂ بقرہ:۴]

۱	۲	مہینے میں	۳۰	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین	

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

اس سال کے اسباق   سبق ۲   رسول ①

سوال : ''رسول'' کسے کہتے ہیں؟

جواب : اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر کو رسول کہتے ہیں۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ: ۱/۱۶۵۶]

سوال : اللہ تعالیٰ نے رسول کیوں بھیجے؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے رسول بھیجے۔ [سورۂ طلاق: ۱۱]

سوال : رسول کون ہوتے ہیں؟

جواب : رسول، اللہ کے بندے اور سب سے اچھے انسان ہوتے ہیں۔ [سورۂ ابراہیم: ۱۱-۱۲]

سوال : رسول ہمیں کن باتوں کی تعلیم دیتے ہیں؟

جواب : رسول ہمیں اچھی اچھی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ [سورۂ اٰل عمران: ۱۶۴]

سوال : کیا رسول کبھی جھوٹ بولتے ہیں؟

جواب : نہیں، رسول کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ [سورۂ نجم: ۳-۴]

سوال : کیا رسول کبھی گناہ کرتے ہیں؟

جواب : نہیں، رسول گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ [مرقاۃ المفاتیح: ۱/۳۰۰]

سوال : کیا رسول کبھی کسی پیغام کو چھپاتے ہیں؟

جواب : نہیں، وہ اللہ کا ہر پیغام بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ [سورۂ احزاب: ۳۹]

سوال : ''رسول'' اور ''نبی'' کتنے ہیں؟

جواب : رسول اور نبی کی ٹھیک ٹھیک تعداد صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

[شرح الطحاویۃ لصدر الدین: ۲/۲۳۴]

۲ دوسرے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

عقائد

DEENIYAT

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

(۲)

سوال : ہمارے نبی کا نام کیا ہے؟

جواب : ہمارے نبی کا نام حضرت ''محمد'' ﷺ ہے۔ [سورۂ احزاب:۴۰]

سوال : سب سے پہلے نبی کون ہیں؟

جواب : سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ [مسند احمد:۲۱۵۵۲، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

سوال : سب سے آخری نبی کون ہیں؟

جواب : سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ [سورۂ احزاب:۴۰]

سوال : کیا ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی آئے گا؟

جواب : ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

[بخاری:۳۴۵۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوال : ہمارے نبی ﷺ کے بعد جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کیسا ہے؟

جواب : ہمارے نبی ﷺ کے بعد جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ [مستدرک:۸۳۹۰، عن ثوبان رضی اللہ عنہ]

سوال : تمام نبیوں میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب : تمام نبیوں میں سب سے افضل ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔

[مسلم:۱۱۹۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوال : رسولوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب : رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان سب کو اللہ کا سچا رسول سمجھیں۔

[سورۂ بقرہ:۲۸۵]

۳ تیسرے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

عقائد

DEENIYAT

سبق ۳ یوم آخرت

سوال : قیامت کا دن کسے کہتے ہیں؟

جواب : جس دن تمام انسان مر جائیں گے، زمین و آسمان اور پوری کائنات تباہ و برباد ہو جائے گی، اس دن کو "قیامت کا دن" کہتے ہیں۔ [سورۂ حاقہ: ۱۳-۱۶]

سوال : تمام انسان اور جاندار کیسے مر جائیں گے؟

جواب : حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، جس کی ڈراؤنی آواز سے سب مر جائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔ [سورۂ زمر: ۶۸]

سوال : قیامت کب آئے گی؟

جواب : اس کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [سورۂ لقمٰن: ۳۴]

سوال : کیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتائی ہیں جن کو دیکھ کر قیامت کا قریب آنا معلوم ہو سکتا ہو؟

جواب : جی ہاں۔ [مسلم: ۱۰۲، عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ]

سوال : قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب : قیامت کی بہت سی نشانیاں ہیں جیسے: دنیا میں گناہ زیادہ ہوں گے، لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں کریں گے، ناچ گانا عام ہو جائے گا، حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوں گے، کانا دجال نکلے گا، اس کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، یاجوج ماجوج نکلیں گے، سورج مغرب سے نکلے گا، قرآن مجید اٹھا لیا جائے گا، سارے مسلمان مر جائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی، جب یہ ساری چیزیں ہو جائیں گی تو اس وقت حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ [مسلم: ۷۲۸۵، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ، مسلم: ۷۵۹۰، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ترمذی: ۲۲۱۰، عن علی رضی اللہ عنہ، السنن الواردۃ فی الفتن: ۳/۵۹۵]

۳ تیسرے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ تقدیر

سوال : تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب : سارے عالم میں جو کچھ ہوا، ہوتا ہے اور ہوگا، تمام چیزوں کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم کو "تقدیر" کہتے ہیں۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ: ۱/۲۷۲]

سوال : اچھے بُرے حالات سب کس کی طرف سے ہیں؟

جواب : اچھے بُرے حالات سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ [سورۂ نساء: ۷۸]

سوال : اگر اچھے حالات پیش آئیں، تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب : اگر اچھے حالات پیش آئیں، تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ [مسلم: ۷۶۹۲، عن صہیب رضی اللہ عنہ]

سوال : اگر برے حالات پیش آئیں، تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب : اگر برے حالات پیش آئیں، تو توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔ [مسلم: ۷۶۹۲، عن صہیب رضی اللہ عنہ]

سوال : جن چیزوں کا ہونا مقدر ہے کیا ان کو کوئی روک سکتا ہے؟

جواب : جن چیزوں کا ہونا مقدر ہے ان کو کوئی روک نہیں سکتا۔

[ابوداؤد: ۴۷۰۰، عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ]

سوال : تقدیر کے بارے میں ہمیں کیا تعلیم دی گئی ہے؟

جواب : تقدیر کے بارے میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اس کے بارے میں کوئی بحث اور حجت نہ کریں۔ [ترمذی: ۲۱۳۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوال : پہلی اُمتیں کیوں ہلاک ہوئیں؟

جواب : پہلی امتیں تقدیر کے بارے میں بحث اور حجت کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔

[ترمذی: ۲۱۳۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

۴ چوتھے مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

سبق ۵ بعث بعد الموت ①

سوال : کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے؟

جواب : جی ہاں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ [سورۂ صافات:۱۶-۱۸]

سوال : بعث بعد الموت (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) کسے کہتے ہیں؟

جواب : جب قیامت میں ساری چیزیں فنا ہو جائیں گی اور حضرت اسرافیل علیہ السلام دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سارا عالم دوبارہ پیدا ہوگا اور تمام مردہ انسان اور حیوان زندہ ہو جائیں گے اور موت کے بعد کی زندگی شروع ہو جائے گی، اسی کو "بعث بعد الموت" (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) کہتے ہیں۔ [سورۂ یٰس:۵۱]

سوال : کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے مشکل ہے؟

جواب : مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں۔ [سورۂ قیٰمہ:۴]

سوال : دوبارہ زندہ ہونے کے بعد کیا ہوگا؟

جواب : دوبارہ زندہ ہونے کے بعد اچھے بُرے اعمال کا حساب ہوگا۔ [سورۂ زلزال:۶-۸]

سوال : حساب لینے کے بعد کیا ہوگا؟

جواب : حساب لینے کے بعد جنت اور جہنم کا فیصلہ ہوگا۔ [سورۂ مؤمنون:۱۰۲، ۱۰۳]

سوال : جنت کیسی جگہ ہے؟

جواب : جنت نہایت ہی آرام کی جگہ ہے۔ [سورۂ دھر:۱۲-۱۴]

۴ ۵ مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

(۲)

سوال : جنت کس کے لیے تیار کی گئی ہے؟

جواب : جنت ایمان والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ [سورۂ نساء:۵۷]

سوال : جنتیوں کو کون کون سی نعمتیں ملیں گی؟

جواب : جنتیوں کو جنت میں سونے، چاندی کی اینٹوں کے محلّات، دودھ اور شہد کی نہریں، ہر قسم کے پھل اور پھول اور جن چیزوں کی جنّتی تمنا کریں گے وہ سب ملیں گی۔

[سورۂ زخرف:۷۱؛ سورۂ محمد:۱۵؛ ترمذی:۲۵۲۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوال : کیا جنتیوں کو جنت میں کبھی موت آئے گی؟

جواب : نہیں! بلکہ جنتی جنت میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ [ترمذی:۲۵۵۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوال : جہنم کیسی جگہ ہے؟

جواب : جہنم نہایت ہی تکلیف کی جگہ ہے۔ [سورۂ نبا:۲۱-۲۵]

سوال : جہنم کس کے لیے تیار کی گئی ہے؟

جواب : جہنم کافروں اور مشرکوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ [سورۂ ال عمران:۱۳۱؛ سورۂ بینہ:۶]

سوال : جہنم میں کیا کیا ہوگا؟

جواب : جہنم میں بڑے بڑے سانپ اور بچھو ہوں گے، پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور کھانے کے لیے کانٹے دار درخت ہوں گے۔

[مسند احمد:۱۷۷۱۲، عن عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، سورۂ ص:۵۷]

۵ پانچویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

عقائد

تعریف

نماز : ایک خاص انداز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے کو ''نماز'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہوکر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر پڑھو۔ [ترمذی:۳۷۲، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

قرآن : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے اس بات میں کہ نماز میں قصر کرو۔ [سورۂ نساء:۱۰۱]

نماز ایک اہم عبادت ہے، نماز دین کا ستون ہے، کسی حالت میں بھی نماز کا چھوڑنا جائز نہیں ہے، چاہے انسان بیمار ہو یا تندرست، سفر میں ہو یا حضر میں، ہاں! اتنی سہولت ہے کہ بیمار آدمی اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا، تو لیٹے لیٹے پڑھ لے، مگر نماز کو بالکل نہ چھوڑے، اسی طرح سفر میں بھی سہولت دی گئی اور چار رکعت والی فرض نماز کو دو ہی رکعت پڑھنا لازم قرار دیا گیا، مگر نماز چھوڑنے کی بالکل اجازت نہیں دی گئی؛ اس لیے نماز کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے اور وقت پر نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال گذشتہ سالوں کے دور کے ساتھ بیمار اور مسافر کی نماز دی گئی ہے، طلبا کے سامنے نماز کی اہمیت واضح کریں کہ نماز کسی بھی حال میں معاف نہیں ہوتی، چاہے بیماری ہو یا سفر، ہر حال میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ بیمار کی نماز کے طریقے میں مختلف شکلیں دی گئی ہیں، ہر ایک شکل کو خوب اچھی طرح وضاحت کے ساتھ بتائیں اور اس کی عملی مشق بھی کرائیں نیز سفر کی نماز کی عملی طور پر مشق کرائیں۔

سبق ۱ گذشتہ سالوں کا دور

کلماتِ نماز

تکبیر تحریمہ (نماز کو شروع کرتے وقت کہے):

اَللّٰہُ أَکْبَرْ [ترمذی:۲۳۸،عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ [ترمذی:۲۶۱،عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

تسمیع (رکوع سے اٹھتے ہوئے کہے):

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ [بخاری:۷۲۲،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

تحمید (جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو کہے):

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ [بخاری:۷۲۲،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سجدے کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى [ترمذی:۲۶۱،عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ [ترمذی:۲۹۵،عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ثنا:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ [ترمذی:۲۴۲،عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

تشہد (التحیات)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

[بخاری: ۱۲۰۲، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ

وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [بخاری: ۳۳۷۰، عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ]

دعائے ماثورہ

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

[بخاری: ۸۳۴، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

نماز کے بعد کی دعا

جب نماز سے فارغ ہو تو پہلے تین مرتبہ ''أَسْتَغْفِرُ اللهَ'' کہے۔
[مسلم: ۱۳۶۲، عن ثوبان رضی اللہ عنہ]

پھر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
[مسلم: ۱۳۶۳، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
[ابوداؤد: ۱۵۲۲، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

وضو کا طریقہ

نماز پڑھنے سے پہلے پاکی حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس پاکی کو ''وضو'' کہتے ہیں۔
[شامی: ۱/۲۲۳، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

① سب سے پہلے اللہ کو خوش کرنے اور پاک ہونے کی نیت کرنا۔
[بخاری: ۱، عن عمر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/۲۷۲، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

② پاک اور صاف پانی سے وضو کرنا۔ [ابوداؤد: ۸۳، عن ابی ہریرہ؛ شامی: ۲/۲۰، باب المیاہ]

③ ''بِسْمِ اللهِ'' کہہ کر وضو شروع کرنا۔ [نسائی: ۷۸، عن انس رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/۲۷۸، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

④ دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھونا۔ [بخاری: ۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/۲۸۶، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑤ مسواک کرنا اور اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرنا۔
[بخاری: ۸۸۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ سنن کبریٰ بیہقی: ۱۷۹، عن انس رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/۲۹۶، ۳۰۲، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑥ تین مرتبہ کلّی کرنا۔ [بخاری: ۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/۳۰۶، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑦ تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرنا۔
[بخاری: ۱۸۵، عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/۳۰۶، ۳۰۸، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑧ تین مرتبہ منہ دھونا، ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک اور پیشانی کے بالوں سے ڈاڑھی کی ہڈی کے نیچے تک۔ [بخاری:۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ؛ شامی:۱/۲۳۵، کتاب الطہارہ، ارکان الوضو؛ ۱/۳۱۵، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑨ تین مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں کے اوپر تک دھونا، پہلے دایاں ہاتھ دھونا پھر بایاں اور انگلیوں کا خلال کرنا۔
[بخاری:۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ؛ شامی:۱/۲۴۷، کتاب الطہارہ، ارکان الوضو؛ ۱/۳۱۵۔۳۳۲، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑩ ہاتھ پانی سے گیلا کر کے پورے سر کا، پھر کانوں کا، پھر گردن کا ایک مرتبہ مسح کرنا۔
[بخاری:۱۹۲، عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ؛ ترمذی:۳۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ تلخیص حبیر:۱/۲۸۸، باب سنن الوضو؛ شامی:۱/۳۲۳۔۳۳۶، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑪ تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سے اوپر تک دھونا، پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں اور انگلیوں کا خلال کرنا۔
[بخاری:۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ؛ شامی:۱/۲۴۷، کتاب الطہارہ، ارکان الوضو؛ ۱/۳۱۵۔۳۳۲، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑫ چہرے، ہاتھ اور پیر کو اچھی طرح رگڑ کر دھونا۔
[مسند احمد:۱۶۴۴۱، عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ؛ شامی:۱/۳۳۱، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

⑬ وضو کے بعد کی دُعا پڑھنا۔ [ترمذی:۵۵، عن عمر رضی اللہ عنہ؛ شامی:۱/۳۴۵، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

نماز کا مسنون طریقہ

قیام اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھانے کا طریقہ

① تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا اور سر کو نہ جھکانا۔ [سورۂ بقرہ:۲۳۸؛ شامی:۳/۴۷۹، سنن الصلاۃ]

② تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا۔ (تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں سے کانوں کا چھونا ضروری نہیں ہے۔) [مسلم:۸۹۱، عن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ؛ شامی:۴/۴، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

③ ہتھیلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔ [شامی:۴/۴، سنن الصلاۃ]

④ اُنگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی رکھنا اور نہ زیادہ بند رکھنا۔
[صحیح ابن خزیمہ:۴۵۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ شامی:۳/۴۷۶، سنن الصلاۃ]

⑤ دونوں پیروں کے درمیان (کم سے کم چار اُنگل کا) فاصلہ رکھنا اور پیروں کی اُنگلیاں قبلے کی طرف رکھنا۔ [نسائی: ۸۹۳، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۳/۳۸۴، بحث القیام]

⑥ حالتِ قیام میں نگاہ کو سجدے کی جگہ رکھنا۔
[سنن کبریٰ بیہقی: ۳۶۸۶، عن انس رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۳/۴۸۹، آداب الصلاۃ]

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

① داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت پر رکھنا۔
[بخاری: ۷۴۰، عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۲/۱۷۲، سنن الصلاۃ]

② چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹّے کو پکڑنا۔ [مؤطا امام محمد مع شرحہ: ۲/۶۲؛ شامی: ۴/۱۹، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

③ بیچ کی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔ [مؤطا امام محمد مع شرحہ: ۲/۶۲؛ شامی: ۴/۱۹، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

④ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ [ابوداؤد: ۷۵۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۱۸، سنن الصلاۃ]

رکوع کا طریقہ

① رکوع کی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جانا۔ [بخاری: ۷۸۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

② رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔ [ابوداؤد: ۷۳۴، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ]

③ گھٹنوں کو پکڑنے میں اُنگلیوں کو کھلا رکھنا۔ [ابوداؤد: ۷۳۱، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

④ پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔ [معجم کبیر: ۱۲۷۸۱، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۴/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑤ پیٹھ کو بالکل سیدھا رکھنا۔ [بخاری: ۸۲۸، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑥ سر اور کمر کو برابر رکھنا اور نگاہیں قدموں پر رکھنا۔ [ابوداؤد: ۷۳۱، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑦ رکوع میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہنا۔
[ابوداؤد: ۸۸۶، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑧ رکوع سے اُٹھتے ہوئے امام کو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ"، مقتدی کو "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو دونوں کہنا۔ [بخاری: ۷۲۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۴۹، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑨ رکوع سے اُٹھ کر اطمینان سے بالکل سیدھا کھڑا ہونا۔
[بخاری: ۸۲۸، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۴۹، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

نوٹ: رکوع سے اُٹھنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو ''قومہ'' کہتے ہیں، یہ قومہ واجب ہے، اس لیے اس پر خاص توجہ دینا چاہیے۔
[بخاری: ۷۹۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۳/ ۴۴۵، واجبات الصلاۃ]

سجدے میں جانے کا طریقہ

① تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔ [بخاری: ۷۸۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۵۴، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

② سجدے میں جاتے وقت سر اور سینے کو نہ جھکانا بلکہ سیدھا رکھنا۔ [شامی: ۴/ ۵۴، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

③ پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھنا پھر دونوں ہاتھوں کو، پھر ناک کو پھر پیشانی کو۔
[ابوداوٗد: ۸۳۸، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۴۵، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

سجدے کا طریقہ

① دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا۔ [مسلم: ۹۲۳، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۵۵، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

② سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین پر رکھنا۔
[مسلم: ۱۱۲۷، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۴/ ۵۴، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

③ سجدے میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا۔ [مسلم: ۱۱۳۵، عن میمونہ رضی اللہ عنہا؛ شامی: ۴/ ۶۲، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

④ پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔ [بخاری: ۳۹۰، عن عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۶۲، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑤ کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔ [مسلم: ۱۱۳۲، عن البراء رضی اللہ عنہ؛ مراقی الفلاح: ۱/ ۱۳۲، سنن الصلاۃ]

⑥ سجدے میں کم از کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى'' پڑھنا۔
[ابوداوٗد: ۸۸۶، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۶۳، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑦ سجدے کی حالت میں پیروں کی انگلیوں کو زمین پر رکھتے ہوئے قبلے کی طرف موڑنا۔
[بخاری: ۸۲۸، عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۶۳، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑧ سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملی ہوئی رکھنا۔
[صحیح ابن حبان: ۱۹۲۰، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۶۳، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑨ سجدے کی حالت میں نگاہیں ناک پر رکھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۸۹، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑩ سجدے سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔ [بخاری: ۷۸۹، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۷۳، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

نوٹ: دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنے کو ''جلسہ'' کہتے ہیں۔ یہ جلسہ واجب ہے، اس لیے اس پر خاص توجہ دینا چاہیے۔ [بخاری: ۷۹۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۳/ ۴۴۵، واجبات الصلاۃ]

سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

① سجدے سے اٹھنے کے وقت بھی سر اور سینے کو نہ جھکانا بلکہ سیدھا ہی رکھنا۔ [شامی: ۴/ ۷۳، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

② سجدے سے اُٹھتے وقت پہلے پیشانی پھر ناک پھر دونوں ہاتھ پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔
[ابوداؤد: ۸۳۸، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۵۵، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

قعدے کا طریقہ

① دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پیر کی اُنگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔
[ابوداؤد: ۷۸۳، عن عائشہ رضی اللہ عنہا؛ شامی: ۴/ ۸۲، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

② دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا اور نگاہ گود پر رکھنا۔
[ابوداؤد: ۷۲۶، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۸۲، باب صفۃ الصلاۃ، فصل؛ ۳/ ۴۸۹، آداب الصلاۃ]

③ قعدے میں التحیات پڑھنا۔ [بخاری: ۱۲۰۲، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ؛ شامی ۴/ ۵۰، واجبات الصلاۃ]

④ تشہد میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر ''لَآ اِلٰهَ'' پر شہادت کی اُنگلی کو اُٹھانا اور ''اِلَّا اللّٰہُ'' پر رکھ دینا۔ [ابوداؤد: ۷۲۶، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ؛ اعلاء السنن: ۲/ ۸۸۳؛ شامی: ۴/ ۸۵، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑤ قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔ [بخاری: ۳۳۷۰، عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۹۱، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑥ درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنا۔ [بخاری: ۸۳۴، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۱۲۰، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

سلام پھیرنے کا طریقہ

① دونوں طرف سلام پھیرنا۔ [مسلم: ۱۳۴۳، عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۱۲۸، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

② پہلے داہنی طرف سلام پھیرنا پھر بائیں طرف۔
[مسلم: ۱۳۴۳، عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۱۲۸، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

نماز

③ سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑنا کہ پیچھے کے لوگوں کو رخسار (گال) نظر آجائے۔
[مسلم: ۱۳۴۳، عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۱۲۸، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

④ امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور نیک جنات کی نیت کرنا۔
[عون المعبود: ۳/۲۱۲؛ شامی: ۴/۱۳۴، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑤ مقتدی کو امام، فرشتوں، نیک جنات اور دائیں بائیں طرف کے مقتدیوں کی نیت کرنا۔
[ابن ماجہ: ۹۲۲، عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ؛ عون المعبود: ۳/۲۱۲؛ شامی: ۴/ ۱۳۵، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑥ منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔ [شامی: ۴/ ۱۳۵، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑦ مقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔ [بخاری: ۸۳۸، عن عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/ ۱۲۸، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

⑧ دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔
[مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۰۵۲، عن علی رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۱۳۲، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

عورتوں کی نماز کا فرق

① تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالیں۔
[طبرانی کبیر: ۱۷۴۹۷، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ؛ جزء رفع الیدین للبخاری: ۲۲، عن عبد ربہ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۱۷، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

② عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دیں۔
[شامی: ۴/۱۷، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

③ رکوع میں عورتیں تھوڑا سا جھکیں یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے، پیٹھ بالکل سیدھی نہ کریں، دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دیں گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کریں۔
[مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۷۷۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۴/۱۷، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

④ سجدے میں عورتیں پاؤں کھڑا نہ کریں بلکہ داہنی طرف نکال دیں (خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کریں، پیٹ دونوں رانوں سے اور باہیں دونوں پہلوؤں سے مل جائیں) اور دونوں کلائیوں کو زمین پر رکھ دیں۔ [مصنف عبدالرزاق: ۵۰۷۲، عن علی رضی اللہ عنہ؛ سنن کبریٰ بیہقی: ۳۳۲۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، ۳۳۲۵، عن زید بن حبیب رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۴/۱۷، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

۵ قعدے میں جب بیٹھیں تو دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال دیں اور دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھ دیں اور انگلیاں ملا کر رکھیں۔

[سنن کبریٰ بیہقی: ۳۳۲۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، مسند امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: ۱۳۶، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۴/۱۷، باب صفۃ الصلاۃ، فصل]

نماز کی ترکیب

نماز پڑھنے کے لیے باوضو قبلے کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہو جائے اور جو نماز پڑھنا ہو اس کی نیت دل میں کر لے، جیسے فجر کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھ رہا ہوں۔ یہ نیت زبان سے بھی کہنا بہتر ہے۔ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ دونوں کانوں کی لَو تک اُٹھا کر تکبیر تحریمہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہے اور دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے۔

پھر ثنا پڑھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ،

پھر تعوّذ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝ پڑھے، پھر تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ پڑھے،

پھر سورۂ فاتحہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد آہستہ سے "آمین" کہے۔

پھر "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھے۔ پھر قرآن کریم کی کوئی سورہ پڑھے مثلاً:

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

پھر "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے رکوع میں جائے، پھر رکوع کی تسبیح "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کم سے کم تین مرتبہ پڑھے، پھر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے ہوئے اطمینان سے سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہے، اگر امام کے پیچھے ہو تو امام کے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنے کے بعد "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہے، پھر "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کم از کم تین مرتبہ پڑھے، پھر "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے اطمینان سے بیٹھ جائے، پھر

''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى'' کم از کم تین مرتبہ پڑھے، پھر ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے سیدھا کھڑا ہو جائے۔ پھر اسی طرح ''بِسْمِ اللّٰهِ...... '' پڑھے اور سورۂ فاتحہ اور پھر ''بِسْمِ اللّٰهِ...... '' پڑھ کر کوئی سورۃ پڑھے مثلاً:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞٤

اور اسی طرح دوسری رکعت پوری کر کے قعدے میں بیٹھ جائے۔

پھر تشہد پڑھے ''اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ . . . '' آخر تک۔ جب ''أَشْهَدُ'' پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنالے ''لَآ إِلٰهَ'' کہتے ہوئے شہادت کی انگلی اُٹھائے اور ''إِلَّا اللّٰهُ'' پر انگلی جھکا دے مگر حلقے کی حالت کو نماز کے اخیر تک برقرار رکھے، پھر درود شریف پڑھے ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ . . . '' آخر تک، پھر دعائے ماثورہ پڑھے ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ. . . '' آخر تک، پھر ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' کہتے ہوئے پہلے دائیں جانب سلام پھیرے پھر بائیں جانب، اس طرح دو رکعت نماز پوری ہوئی۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو ''اَلتَّحِيَّاتُ'' کے بعد فوراً تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور (فرض نماز کے علاوہ) بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بقیہ رکعتیں پوری کر کے قعدۂ اخیرہ میں بیٹھ جائے اور التحیات، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر نماز مکمل کرے البتہ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے اور کوئی سورۃ نہ پڑھے۔

وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے، اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا کرنا ضروری ہے، وتر کی نماز عشا کی فرض نماز کے بعد سے صبح صادق تک ادا کی جاسکتی ہے۔

وتر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشا کی سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد تین رکعت وتر کی نیت باندھ لے، دوسری رکعت کے قعدے میں ''التحیات'' پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع کر کے بقیہ نماز مکمل کر لے۔

مسئلہ: رمضان شریف میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، اس نماز میں امام کے ساتھ مقتدی بھی دُعائے قنوت پڑھے۔ [شامی: ۳/۱۱۴، اوقات الصلاۃ؛ ۵/۱۱۲-۱۲۴، باب الوتر]

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۷۰۲۷، ۷۰۳۱، عن عمر رضی اللہ عنہ؛ مصنف عبدالرزاق: ۴۹۷۸، عن علی رضی اللہ عنہ]

نوٹ: دُعائے قنوت کی جگہ کوئی اور دُعا بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ البتہ افضل یہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھے جو حدیث سے ثابت ہیں۔ یہ مختلف الفاظ سے کتبِ حدیث میں مروی ہے۔

اذان

نماز سے پہلے ایک آدمی بلند آواز سے مخصوص الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور نماز کی دعوت دیتا ہے، اس کو "اذان" کہتے ہیں۔ اور اذان دینے والے کو "موذن" کہتے ہیں۔

پانچ فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ	اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ	أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ	حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ	لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اذان کا جواب

اذان کے جواب میں اذان کے وہی کلمات دہرانا چاہیے ، البتہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے۔

اقامت

جماعت کھڑی ہوتے وقت جلدی جلدی جو کلمات کہے جاتے ہیں، اس کو ''اقامت'' کہتے ہیں۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ	اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ	أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ	حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ	قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ	لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اقامت کا جواب

اذان کے جواب کی طرح ہی اقامت کا جواب دینا چاہیے، البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہنا چاہیے۔

نماز باجماعت

چند لوگ ایک ساتھ مل کر اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ ان میں ایک نماز پڑھاتا ہے اور باقی لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، اسے ''جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا'' کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو ''امام'' کہتے ہیں اور پیچھے نماز پڑھنے والوں کو ''مقتدی'' کہتے ہیں۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ۲۷ گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ [بخاری: ۶۴۵، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

نماز

بغیر عذر کے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نہایت ہی ناپسندیدہ عمل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا عذر نماز کے لیے مسجد نہ جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ [ابن ماجہ: ۷۹۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

باجماعت نماز کا طریقہ

لوگوں میں اِمام وہ شخص ہوگا جو قرآن صحیح پڑھتا ہو، مسائل کا جاننے والا ہو، نیز پرہیزگار اور نیک ہو۔ اس کے پیچھے دائیں بائیں جانب لوگ صف بنا کر کھڑے ہو جائیں، پہلے پہلی صف پوری کریں، اس کے بعد دوسری، اس کے بعد تیسری، اسی طرح باقی صفیں۔ ایک صف کے پورا ہونے سے پہلے دوسری صف نہ بنائیں۔ صف کے درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں بلکہ اس طرح کھڑے رہیں کہ لوگوں کے کندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اور ان کی ایڑیاں ایک دوسرے کے بالکل برابر ہوں، ذرا بھی آگے پیچھے نہ ہوں، اِمام نماز شروع کرنے سے پہلے صفوں کی درستگی کو دیکھ لے۔ [شامی: ۴/ ۲۳۰-۲۶۶، باب الامامہ]

پیچھے نماز پڑھنے والے لوگوں میں سے ایک شخص اقامت کہے، اُس کے بعد اِمام جو نماز پڑھا رہا ہے اس نماز کی نیت کرنے کے ساتھ اِمامت کی بھی نیت کرے کہ میں اس جماعت کو نماز پڑھا رہا ہوں۔ اسی طرح پیچھے نماز پڑھنے والے بھی اپنی نماز کی نیت کے ساتھ اِمام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کریں کہ میں اِمام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ اب اِمام تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ مقتدی بھی اِمام کی تکبیرِ تحریمہ کے فوراً بعد تکبیر کہہ کر نماز میں شامل ہو جائیں۔ اُس کے بعد اِمام اور مقتدی ثنا پڑھیں لیکن مقتدی ثنا پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور اِمام قرأت کرے، فجر، مغرب اور عشا میں بلند آواز سے اور ظہر، عصر میں آہستہ قرأت کرے۔

قرأت پوری ہونے کے بعد "اَللّٰهُ أَكْبَرْ" کہتے ہوئے رکوع میں جائے، اس کی اتباع کرتے ہوئے مقتدی بھی رُکوع میں جائیں۔ اِمام اور مقتدی دونوں رکوع کی تسبیح "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کم از کم تین

مرتبہ پڑھیں۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے امام "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے اور مقتدی "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہیں۔ مقتدی اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اَرکان ادا کرنے میں اِمام سے آگے نہ بڑھیں بلکہ ساتھ ساتھ یا اُس کے پیچھے رہیں۔ رُکوع کے بعد بقیہ نماز اسی طرح پوری کریں جیسے نماز کے طریقے میں بتائی گئی ہے۔ مقتدی صرف قیام میں خاموش کھڑے رہیں گے اس کے علاوہ تکبیرات، رُکوع اور سجدے کی تسبیحات، تشہد، درود شریف اور دُعائے ماثورہ پڑھیں گے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۵۔۴/ ۱۹۹، باب صفۃ الصلاۃ فصل]

مقتدی امام کے پیچھے کیا پڑھیں گے اور کیا نہیں پڑھیں گے

	تکبیر تحریمہ	ثنا	تعوذ، تسمیہ سورۂ فاتحہ	آمین	سورۃ	رکوع کی تکبیر	رکوع کی تسبیح	تسمیع	تحمید	سجدے کی تکبیر	جلسے کی تکبیر	قعدے کی تکبیر	تشہد	درود شریف	دعائے ماثورہ	سلام
امام	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔
مقتدی	✔	✔	✘	✔	✘	✔	✔	✘	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔	✔

جمعہ کی نماز

اسلام میں جمعہ کے دن کو بڑی فضیلت و اہمیت حاصل ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: "سورج جن دنوں پر طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر اور افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن انھیں جنت میں بھیجا گیا، اسی دن وہ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔" [مسلم: ۲۰۱۴، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

لہٰذا جمعہ کے دن کی قدر کریں اور مسجد جلد پہنچ کر تلاوت اور نماز میں مشغول ہو جائیں۔

جمعہ کی نماز فرض ہے۔ یہ ظہر کے وقت میں ہی پڑھی جاتی ہے، اس میں دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ کی نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھ جائے اور ان کے سامنے مؤذّن اذان کہے، اذان کے بعد امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دو خطبے دے، پہلا خطبہ دینے کے بعد تھوڑی دیر خاموش بیٹھ جائے، پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دے، جب دوسرا خطبہ مکمل ہو جائے تو امام منبر سے اُتر کر نماز پڑھانے کی جگہ کھڑا ہو جائے اور مؤذّن اقامت کہے، پھر اِمام صفیں درست کرانے کے بعد جمعہ کی دو فرض رکعتیں اسی طرح پڑھائے

جس طرح ''جماعت کی نماز کے طریقے'' میں بتایا گیا ہے، جمعہ کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ [شامی:٦/ ٣٨-٨٠، باب الجمعۃ]

نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ''سورۂ اعلیٰ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۂ غاشیہ'' پڑھنا سنت ہے۔ [شامی:٤٠/ ١٨٨، باب صفۃ الصلاۃ فصل فی القراۃ]

مسئلہ : جب خطبہ ہو تو خاموشی سے سننا واجب ہے، خطبہ کے وقت کسی سے بات کرنا یا کوئی اور کام کرنا منع ہے، حتّٰی کہ نماز پڑھنا بھی منع ہے۔

١ ٢ مہینے میں ٤٠ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین	

اس سال کے اسباق سبق ٢ بیمار کی نماز

نماز دین کا ستون ہے، ہر حال میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ بیماری کی حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہوتی، البتہ اس میں کچھ سہولت ضرور ہو جاتی ہے۔ بیماری کی حالت میں آدمی بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

کن صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

① بیمار میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو۔

② کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو۔

③ بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

④ سر میں چکر آ کر گر جانے کا ڈر ہو۔

⑤ کھڑے ہونے کی طاقت تو ہو لیکن رکوع، سجدہ نہ کر سکتا ہو۔

ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدہ کرے اور اگر نہیں کر سکتا تو رکوع سجدہ اشارے سے کرے۔ [شامی:٥/٤٠٢، باب صلاۃ المریض]

کن صورتوں میں لیٹ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹے لیٹے ہی نماز پڑھ لے، لیٹ کر نماز پڑھنے کی دو صورتیں ہیں۔

① چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کر لے لیکن پھیلانا نہیں چاہیے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ لگا دے تا کہ چہرہ قبلے کی طرف ہو جائے اور رکوع سجدے کے لیے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے، یہ صورت افضل ہے۔

② کروٹ پر لیٹ کر چہرہ قبلے کی طرف کر لے البتہ دائیں کروٹ پر لیٹنا افضل ہے۔

[شامی: ۵/۴۰۲-۴۰۳ باب صلاۃ المریض]

سوالات

① کن صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ② بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیے۔

③ لیٹ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیے۔

۳	۴	مہینے میں	۳۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ مسافر کی نماز

جب کوئی شخص ۴۸ ؍میل (تقریباً ۷۸ ؍کلومیٹر) سفر کرنے کا ارادہ کر کے آبادی سے باہر نکلے تو وہ شریعت کی نظر میں مسافر ہو جائے گا، چاہے یہ سفر گھنٹوں میں طے ہو جائے یا منٹوں میں۔

[بخاری: کتاب التقصیر، باب فی کم تقصر الصلاۃ۔ شامی: ۵/۴۸۵ باب صلاۃ المسافر، کتاب المسائل ۱/۵۱۲]

مسافر کے لیے نماز میں قصر کا حکم: مسافر ظہر، عصر اور عشا کی فرض نمازوں میں قصر کرے یعنی فرض کی چار رکعتوں کی جگہ دو رکعتیں پڑھے۔ فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنی

حالت پر پڑھی جائیں گی۔ سنتیں پڑھنے کا موقع ملے تو پوری پڑھے۔ اگر موقع نہ ہو، تو سنتوں کو چھوڑنے کا اختیار ہے، البتہ فجر کی سنت کا اہتمام کرے۔ [شامی: ۵/ ۴۸۵۔ ۶/ ۱۸، باب صلاۃ المسافر]

مسئلہ: اگر مسافر ظہر، عصر اور عشا کی نماز چار رکعت جان بوجھ کر پڑھے، تو وہ گنہگار ہوگا۔ اگر بھول کر چار رکعت پڑھ لیا اور دوسری رکعت میں بیٹھ کر تشہد پڑھ لیا ہے تو دو رکعتیں فرض ہوگئیں اور دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی، البتہ آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ [شامی: ۶/ ۸، باب صلاۃ المسافر]

مسئلہ: مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کرے گا اس وقت تک قصر کرتا رہے گا اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو اس وقت پوری نماز پڑھے گا۔
[شامی: ۶/ ۱، باب صلاۃ المسافر]

مسئلہ: جب مسافر اپنی بستی کی حد سے باہر نکل جائے تو وہاں سے قصر شروع کرے گا۔
[شامی: ۵/ ۴۸۹، باب صلاۃ المسافر]

مسئلہ: اگر سفر میں کسی کی نماز قضا ہوگئی تو وہ گھر آکر ظہر، عصر اور عشا کی دو رکعتوں ہی کی قضا کرے گا۔
[شامی: ۶/ ۲۰، باب صلاۃ المسافر]

مسئلہ: اگر مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس امام کے ساتھ چار رکعت پوری پڑھے گا۔
[شامی: ۶/ ۱۵، باب صلاۃ المسافر]

سوالات

① آدمی مسافر کب بنتا ہے؟
② کن کن نمازوں میں قصر کریں گے؟
③ مسافر اگر پوری نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟
④ مسافر قصر کب سے شروع کرے؟

۴	۵	مہینے میں	۲۵	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

اَلْبَاطِنُ اَلْبَرُّ
اَلْمُتَعَالِيْ
اَلْوَالِيْ اَلتَّوَّابُ

تعریف

اسمائے حسنیٰ : اللہ تعالیٰ کے ناموں کو "اسمائے حسنیٰ" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن : وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا [سورۂ اعراف:۱۸۰]

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں تم ان ناموں سے اسے پکارو۔

حدیث : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کو یاد کرے گا، جنّت میں داخل ہوگا۔
[مسلم:۶۹۸۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں زبردست قوت و تاثیر ہے اور ان کو یاد کرنے کے بڑے فضائل ہیں اور ان ناموں کو پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

ہدایت برائے استاذ

اسمائے حسنیٰ کے تحت اس سال گذشتہ ناموں کے ساتھ ۲۴ / اسمائے حسنیٰ دیے گئے ہیں، اس سال سارے اسمائے حسنیٰ مکمل ہو جائیں گے، لہٰذا خوب اچھی طرح انھیں ترتیب وار یاد کرا دیں۔

سبق ۱ اسمائے حسنٰی ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰

اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِيْ	اَلْمُتَعَالِيْ
اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ	

هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ

الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ

الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ

الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ

الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ

الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ

الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ

الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ

۶ چھٹے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲ اسمائے حسنیٰ ۸۱،۸۲،۸۳،۸۴،۸۵

اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّءُوْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ

ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ
الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ
الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ
الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ
الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ
الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ
الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْأٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۷ ساتویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۳- عقائد و مسائل

[اسمائے حسنیٰ]

سبق ۳

اسمائے حسنیٰ ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰

اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِيُّ
اَلْمُغْنِيْ	اَلْمَانِعُ	

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ

الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ

الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ

الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ

الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ

الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ

الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ

الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ

۸ آٹھویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ اسمائے حسنٰی ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵

اَلضَّآرُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ
اَلْهَادِيْ	اَلْبَدِيْعُ	

هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ
الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ
الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ
الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ
الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ
الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ
الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّآرُّ
النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ

۹ نویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلْبَاقِيْ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِيْدُ اَلصَّبُوْرُ

سبق ۵ اسمائے حسنیٰ ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹

اَلْبَاقِيْ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِيْدُ	اَلصَّبُوْرُ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ
الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ
الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ
الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ
الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ
الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّارُّ
النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ

۱۰ دسویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

مسائل : دین کی وہ باتیں جن میں عمل کا طریقہ یا اس کا صحیح اور غلط ہونا بتایا جائے ان کو مسائل کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ (مسائل جاننے والا) شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ [ترمذی: ۲۶۸۱، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی ذِمّہ داری ہے کہ اپنی زندگی کے تمام کاموں میں اللہ کے حکموں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی پیروی کرے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اُن کو جاننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ علم کے بغیر کامل اِتّباع ممکن ہی نہیں ہے اور بغیر علم کے فتویٰ دینا اور مسائل بتانا گمراہی کا سبب ہے۔

ہدایت برائے استاذ

گذشتہ سالوں میں آئے ہوئے مسائل کے دَور کے ساتھ ساتھ اس سال تیمّم کے فرائض اور اس کا طریقہ، نماز کے واجبات اور اسلام کے پانچ ارکان میں سے تین اہم رکن زکوٰۃ، روزہ اور حج کا مختصر تعارف دیا گیا ہے۔ تیمّم کا طریقہ طلبا کو عملی طور پر بتائیں اور نماز کے واجبات خوب اچھی طرح ذہن نشین کرادیں، طلبا کے سامنے واضح کردیں کہ جس طرح نماز اسلام کا اہم رکن ہے اسی طرح زکوٰۃ، روزہ اور حج بھی اسلام کے اہم ارکان ہیں۔ وقتاً فوقتاً پیار محبت سے طلبہ کو ترغیب بھی دیں کہ مسائل کے مضمون میں یاد کی ہوئی باتیں اپنے بھائی بہن اور والدین کو بتاتے رہیں۔

سبق ۱ گذشتہ سالوں کا دور

استنجے کا بیان

پیشاب پاخانہ کرنے کے بعد جو ناپاکی شرمگاہ پر لگ جاتی ہے اسے صاف کرنے کو "استنجا" کہتے ہیں۔ [شامی: ۳/ ۳۱، کتاب الطہارہ، باب الانجاس، فصل الاستنجاء]

استنجے کا طریقہ

پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے یا ٹیشو پیپر سے پیشاب کو سُکھا لینا چاہیے، پھر پانی سے دھونا چاہیے۔

پاخانہ کرنے کے بعد بھی مٹی کے تین ڈھیلے یا ٹیشو پیپر سے جگہ کو صاف کر لینا چاہیے، پھر پانی سے دھو لینا چاہیے۔ ڈھیلے اور پانی دونوں کا استعمال کرنا بہتر ہے۔ اگر صرف ایک ہی کے ذریعے استنجا کریں تب بھی کافی ہے، پھر بھی پانی کا استعمال ڈھیلے سے بہتر ہے۔ [شامی: ۳/ ۳۵، ۳۷، کتاب الطہارہ، باب الانجاس، فصل الاستنجاء]

غسل کے فرائض

غسل میں ۳ فرض ہیں:

① منہ بھر کر کلی کرنا۔ [شامی: ۱/ ۴۲۳، مطلب فی ابحاث الغسل]

② ناک میں پانی ڈالنا۔ [شامی: ۱/ ۴۲۳، مطلب فی ابحاث الغسل]

③ پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔ [شامی: ۱/ ۴۲۷، مطلب فی ابحاث الغسل]

غسل کی سنتیں

① پاک ہونے کی نیت کرنا۔ [بخاری: ۱، عن عمر رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/ ۴۴۴، کتاب الطہارۃ، سنن الوضو]

مسائل

② دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ [بخاری:۲۴۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

③ شرمگاہ کو دھونا۔ [بخاری:۲۴۹، عن میمونہ رضی اللہ عنہا]

④ بدن پر کہیں ناپاکی وغیرہ لگی ہو تو اس کو دھونا۔ [بخاری:۲۴۹، عن میمونہ رضی اللہ عنہا]

⑤ وضو کرنا۔ [بخاری:۲۴۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑥ تین بار پورے بدن پر پانی بہانا۔ [بخاری:۲۵۶، عن جابر رضی اللہ عنہ]

⑦ پہلے سر پر پھر دائیں کندھے پر اور پھر بائیں کندھے پر پانی بہانا۔ [شامی:۱/۳۴۳، کتاب الطہارۃ، سنن الغسل]

⑧ نہاتے وقت جسم کو ملنا۔ [شامی:۱/۳۴۳، کتاب الطہارۃ، سنن الغسل]

نوٹ: نہاتے وقت اگر ستر کھلا ہو تو قبلے کی طرف منہ کر کے نہ نہائیں۔
[شامی:۱/۳۴۳، کتاب الطہارۃ، سنن الغسل]

وضو کے فرائض

وضو میں ۴ فرض ہیں: [سورۂ مائدہ:۶]

① پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پورا چہرہ دھونا۔ [شامی:۱/۲۳۵، ارکان الوضو]

② دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔ [شامی:۱/۲۴۷، ارکان الوضو]

③ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ [شامی:۱/۲۴۷، ارکان الوضو]

④ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ [شامی:۱/۲۴۷، ارکان الوضو]

وضو کی سنتیں

① وضو کی نیت کرنا۔ [بخاری:۱، عن عمر رضی اللہ عنہ؛ شامی:۱/۲۷۱، کتاب الطہارۃ، سنن الوضو]

② ”بِسْمِ اللّٰہِ“ پڑھ کر وضو شروع کرنا۔ [نسائی:۷۸، عن انس رضی اللہ عنہ؛ شامی:۱/۲۷۸، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

③ دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھونا۔ [بخاری:۱۵۹، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ؛ شامی:۱/۲۸۶، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]

④	مسواک کرنا اور اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرنا۔ [بخاری: ٨٨٧، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ سنن کبریٰ بیہقی: ١٧٩، عن انس رضی اللہ عنہ؛ شامی: ١/ ٢٩٦، ٣٠٢، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]
⑤	تین مرتبہ کلی کرنا۔ [بخاری: ١٥٩، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ؛ شامی: ١/ ٣٠٦، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]
⑥	تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔ [بخاری: ١٨٥، عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ؛ شامی: ١/ ٣٠٦، ٣٠٨، کتاب الطہارہ، سنن الوضو]
⑦	ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔ [ترمذی: ٣٩، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]
⑧	ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ [بخاری: ١٥٩، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ]
⑨	ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔ [بخاری: ١٥٩، عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ]
⑩	سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔ [ترمذی: ٣٦، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]
⑪	اعضا کو پے در پے دھونا۔ (ایک عضو کے بعد دوسرا عضو فوراً دھونا)۔ [بخاری: ١٤٠، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ شامی: ١/ ٣٢٨، کتاب الطہارۃ، سنن الوضو]
⑫	ترتیب وار وضو کرنا۔ [بخاری: ١٤٠، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ شامی: ١/ ٣٢٧، کتاب الطہارۃ، سنن الوضو]
⑬	وضو کے بعد کی دعا پڑھنا۔ [ترمذی: ٥٥، عن عمر رضی اللہ عنہ]

نواقضِ وضو

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انھیں ''نواقضِ وضو'' کہتے ہیں۔

①	پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔ [شامی: ١/ ٣٦٥، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
②	ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔ [شامی: ١/ ٣٦٥، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
③	بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔ [بدائع الصنائع: ١/ ٢٤، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
④	منہ بھر کے قے کرنا۔ [شامی: ١/ ٣٧٦، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
⑤	لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔ [شامی: ١/ ٣٨٦، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]
⑥	بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔ [شامی: ١/ ٣٩٦، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]

⑦ پاگل ہو جانا۔ [شامی: ۱/۳۹۶، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]

⑧ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ [شامی: ۱/۳۹۶، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]

پانچ نمازیں

① فجر ② ظہر ③ عصر ④ مغرب ⑤ عشا

رکعت کی تعداد

① فجر کی نماز میں ۴؍رکعتیں ہیں : ۲؍رکعت سنت مؤکدہ، ۲؍رکعت فرض۔

② ظہر کی نماز میں ۱۲؍رکعتیں ہیں : ۴؍رکعت سنت مؤکدہ، ۴؍رکعت فرض، ۲؍رکعت سنت مؤکدہ، ۲؍رکعت نفل۔

③ عصر کی نماز میں ۸؍رکعتیں ہیں : ۴؍رکعت سنت غیر مؤکدہ، ۴؍رکعت فرض۔

④ مغرب کی نماز میں ۷؍رکعتیں ہیں : ۳؍رکعت فرض، ۲؍رکعت سنت مؤکدہ، ۲؍رکعت نفل۔

⑤ عشا کی نماز میں ۱۷؍رکعتیں ہیں : ۴؍رکعت سنت غیر مؤکدہ، ۴؍رکعت فرض، ۲؍رکعت سنت مؤکدہ، ۲؍رکعت نفل، ۳؍رکعت وتر واجب، ۲؍رکعت نفل۔

○ جمعہ کی نماز میں ۱۴؍رکعتیں ہیں : جمعہ سے پہلے ۴؍رکعت سنت مؤکدہ، جمعہ کی ۲؍رکعت فرض، اُس کے بعد ۴؍رکعت سنت مؤکدہ پھر ۲؍رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر ۲؍رکعت نفل۔

[ابوداؤد: ۱۲۷۵، عن علی رضی اللہ عنہ؛ بدائع الصنائع: ۱/۹۱، کتاب الصلاۃ، فصل فی عددہا وعدد رکعتہا؛ بدائع الصنائع: ۱/۲۶۹، صلاۃ الجمعۃ وبیان مقدارہا؛ بدائع الصنائع: ۱/۲۸۴-۲۸۵، کتاب الصلاۃ، فصل الصلاۃ المسنونۃ]

تنبیہ: سنت مؤکدہ ضرور پڑھیں، اس میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

نماز کے مکروہ اوقات

نماز کو ادا کرنے کی شرط یہ ہے کہ جو وقت اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ وقت سے پہلے پڑھنے سے تو نماز بالکل درست نہ ہوگی اور وقت کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔ [شامی: ۳/۲۴۳، باب شروط الصلاۃ]

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں

مندرجہ ذیل اوقات میں کسی بھی طرح کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چاہے فرض ہو یا نفل، ادا ہو یا قضا۔

① سورج نکلنے کے وقت سے لے کر سورج بلند ہونے تک تقریباً ۲۰ ؍منٹ۔
[شامی: ۱/ ۳۶۵، کتاب الطہارہ، نواقض الوضو]

② آسمان میں سورج کے بالکل بیچ میں آنے سے لے کر اس کے ڈھلنے تک تقریباً ۵ ؍منٹ۔
[شامی: ۳/ ۱۴۴، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

③ سورج میں پیلا پن آنے سے لے کر اس کے ڈوبنے تک تقریباً ۲۰ ؍منٹ۔
[شامی: ۳/ ۱۴۴، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

مسئلہ: عصر کی نماز کو سورج پیلا پڑ جانے تک مؤخر کرنا منع ہے، لیکن کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو صرف اس دن کی نماز عصر پڑھ سکتے ہیں۔
[شامی: ۳/ ۱۴۹، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

ان کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

① صبح صادق سے سورج نکلنے تک۔ [شامی: ۳/ ۱۵۳، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

② عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے پیلا پڑنے سے پہلے تک۔ [شامی: ۳/ ۱۵۳، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت]

نماز کے شرائط

نماز کے باہر ۷ ؍فرائض ہیں، جنھیں ’’شرائط‘‘ کہتے ہیں۔

① بدن کا پاک ہونا۔ [شامی: ۳/ ۲۴۲، باب شروط الصلاۃ]

② کپڑوں کا پاک ہونا۔ [شامی: ۳/ ۲۴۲، باب شروط الصلاۃ]

③ جگہ کا پاک ہونا۔ [شامی: ۳/ ۲۴۲، باب شروط الصلاۃ]

④ ستر کا چھپانا۔ [شامی: ۳/ ۲۴۹، باب شروط الصلاۃ]

⑤ نماز کا وقت ہونا۔ [بدائع الصنائع: ۱/ ۱۲۱، فصل فی شرائط ارکان الصلاۃ]

٦ قبلے کی طرف رُخ کرنا۔ [شامی: ٣/ ٣٣٠، باب شروط الصلاۃ]

٧ نیت کرنا۔ [شامی: ٣/ ٢٨٥، باب شروط الصلاۃ]

نماز کے ارکان

نماز کے اندر ٦ فرائض ہیں جنھیں ''ارکان'' کہتے ہیں۔

١ تکبیر تحریمہ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہنا۔ [شامی: ٣/ ٣٧٦، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]

٢ قیام کرنا یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔ [شامی: ٣/ ٣٨١، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]

٣ قرأت کرنا (قرآن مجید پڑھنا)۔ [شامی: ٣/ ٣٨٩، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]

٤ رکوع کرنا۔ [شامی: ٣/ ٣٩٢، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]

٥ دونوں سجدے کرنا۔ [شامی: ٣/ ٣٩٣، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]

٦ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ [شامی: ٣/ ٣٩٦، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ]

نماز کے مفسدات

ایسی چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

١ نماز کی حالت میں بات کرنا، جان کر ہو یا بھول کر، تھوڑی ہو یا زیادہ۔
[شامی: ٤/ ٤١٦، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

٢ نماز سے باہر والے کسی شخص کی دُعا پر ''آمین'' کہنا۔ [شامی: ٤/ ٤٣٦، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

٣ کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے کراہنا یا آہ، اُوہ یا اُف کرنا۔
[شامی: ٤/ ٤٣٢، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

٤ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔ [شامی: ٤/ ٤٥١، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

٥ قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا کہ جس سے معنی خراب ہوجائے۔
[شامی: ٤/ ٤٧٩، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑥ نماز کی حالت میں کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔	[شامی:۴/۴۵۴، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]
⑦ نماز پڑھتے ہوئے کوئی چیز کھالینا۔	[شامی:۴/۴۴۹، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]
⑧ قبلے کی طرف سے بغیر کسی عذر کے سینہ پھیر لینا۔	[شامی:۴/۴۶۴، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]
⑨ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔	[شامی:۴/ ۴۵۸، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]
⑩ نماز میں کوئی فرض چھوڑ دینا۔	[شامی:۴/ ۴۷۵، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]
⑪ امام کی جگہ سے آگے بڑھ جانا۔	[شامی:۴/۴۶۰، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ]

۶ | ۷ مہینے میں ۳۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اس سال کے اسباق — سبق ۲ — تیمّم

پاک مٹی یا اس جیسی چیز سے بدن کی پاکی حاصل کرنے کو ''تیمّم'' کہتے ہیں۔

تیمّم کے فرائض

تیمّم میں تین فرض ہیں:

① نیت کرنا۔	[شامی:۲/ ۱۷۷، باب التیمم]
② دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر پورے چہرے پر پھیرنا۔	[شامی:۲/ ۱۷۷، باب التیمم]
③ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پھیرنا۔	[شامی:۲/ ۱۷۷، باب التیمم]

تیمّم کا طریقہ

سب سے پہلے نیت کریں کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ پتھر یا مٹی پر مار کر انھیں جھاڑ دیں اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیریں

کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھوں کو مٹی یا پتھر پر ماریں اور انھیں جھاڑ کر دائیں ہاتھ پر اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے، اسی طرح بائیں ہاتھ پر بھی پھیریں۔
[شامی: ۲/ ۱۸۱، باب التیمم]

مسئلہ: تیمّم کی اجازت اس صورت میں ہے جب کہ پانی کے استعمال سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا پانی نہ ہو یا پانی تک نہ پہنچ سکتا ہو۔ [شامی: ۲/ ۱۸۸، باب التیمم]

۷ ساتویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ نماز کے واجبات

وہ چیزیں جو اگر بھولے سے چھوٹ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے۔

(۱) فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعتوں میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۲۶، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

(۲) فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۲۶، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

(۳) سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۳۴، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

(۴) قرأت کے بعد رُکوع اور رُکوع کے بعد سجدے میں ترتیب قائم رکھنا۔
[شامی: ۳/ ۴۳۴، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

(۵) قومہ کرنا یعنی رُکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔ [شامی: ۳/ ۴۴۵، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

(۶) جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔
[شامی: ۳/ ۴۴۵، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

(۷) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔
[شامی: ۳/ ۴۴۴، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑧ قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ [شامی: ۳/۴۴۴، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑨ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ [شامی: ۳/۴۵۰، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑩ امام کو فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدین، تراویح اور رَمضان المبارک کی وتروں میں زور سے قرأت کرنا۔ [شامی: ۳/۴۶۰، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑪ ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا۔ [شامی: ۳/۴۶۰، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑫ لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔ [شامی: ۳/۴۵۶، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑬ وتر کی نماز میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔ [شامی: ۳/ ۴۵۷، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑭ دونوں عیدوں میں ۶/ زائد تکبیریں (اَللّٰہُ أَکْبَرُ) کہنا۔ [شامی: ۳/ ۴۵۷، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۸ آٹھویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ زکوٰۃ

سونے چاندی اور سامان تجارت وغیرہ پر اگر ایک سال گزر جائے تو ان کا یا ان کی قیمت کا چالیسواں حصہ کسی غریب مسلمان کو دینے کا نام ''زکوٰۃ'' ہے۔

نماز روزے کی طرح زکوٰۃ بھی مسلمانوں پر فرض ہے، فرق صرف یہ ہے کہ نماز، روزہ تو ہر غریب اور امیر مسلمان پر فرض ہے اور زکوٰۃ صرف مال داروں پر فرض ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے تیسرا رُکن ہے۔ اس کا فرض ہونا قرآن شریف کی صاف دلیل سے ثابت ہے۔ جو شخص اس کا انکار کرے وہ مسلمان ہی نہیں اور جو مالدار ہوتے ہوئے زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ سخت گنہ گار ہے۔

زکوۃ کو مسلمانوں کی پہچان بتایا گیا ہے اور زکوٰۃ نہ ادا کرنا مشرکوں اور منافقوں کی صفت بتایا گیا ہے، زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو جنت میں ہر طرح کی نعمتیں ملیں گی اور زکوٰۃ سے جی چرانے والوں کو ایسا دردناک عذاب دیا جائے گا کہ جس کے سننے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف میں ہے: جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں ایک دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو کہ ان کا جمع کیا ہوا سونا چاندی اس دن دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر ان بدبختوں کی پیشانیاں، کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اور اُن سے کہا جائے گا، یہ وہی سونا چاندی ہے جو تم نے جمع کیا تھا، اب اپنے جمع کیے ہوئے کا مزہ چکھو۔ [سورۂ توبہ: ۳۴، ۳۵]

یہ سزا تو قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں بھی بہت ہی سخت سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، قیامت کے دن اُن کا یہ مال ایک بہت ہی زہریلے اور گنجے سانپ کی شکل میں سامنے آئے گا وہ ان کی گردن میں لپٹ جائے گا اور ان کے جبڑوں میں نوچ نوچ کر کہے گا۔ میں تمھارا جمع کیا ہوا مال ہوں، میں تمھارا خزانہ ہوں۔'' [بخاری: ۱۴۰۳ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

توبہ توبہ، کیسی سخت سزا ہے! کون مسلمان ہوگا جو اس سزا کو سن کر بھی زکوٰۃ ادا نہ کرے، زکوٰۃ ادا کرنے میں ہمارے لیے دین و دنیا کی بھلائی ہے، زکوٰۃ دینے سے ہمارا مال پاک ہوتا ہے، ہمارے دل سے مال کی محبت کم ہوتی ہے، غریب بھائیوں کی مدد ہوتی ہے، ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، مال ٹھیک ٹھیک تقسیم ہو جاتا ہے اور امیر و غریب اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، یہ نہیں کہ کچھ لوگ تو کوٹھیاں بنوائیں اور کچھ لوگ دانے دانے کو ترسیں۔ پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کا تو یہ حال تھا کہ وہ ضرورت سے زیادہ ایک پیسہ بھی اپنے پاس نہیں رکھتے تھے۔

سوالات

① زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟ ② زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟
③ زکوٰۃ کے فوائد بیان کیجیے۔
④ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے کیا کیا وعیدیں بیان کی ہے؟

۹ نویں مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

سبق ۵ روزہ

اللہ تعالیٰ کے لیے صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک کھانا پینا چھوڑنے اور ہمبستری سے بچنے کو ''روزہ'' کہتے ہیں۔

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے چوتھا رکن ہے۔ رمضان شریف کے روزے مسلمانوں پر فرض ہیں جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان ہی نہیں اور جو بلا وجہ روزہ نہ رکھے وہ اللہ تعالیٰ کا باغی ہے۔ رمضان شریف بہت برکت والا مہینہ ہے، اسی مہینے میں اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت کے لیے پیارے رسول ﷺ پر اپنی پسندیدہ کتاب ''قرآن'' کو اتارا۔ رمضان کے مہینے میں ایک فرض کا ثواب دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر ہے اور نفل کا ثواب دوسرے مہینوں کے فرضوں کے برابر ہے۔ پیارے رسول ﷺ اس مہینے میں دن کو روزے رکھتے، رات کو عبادت کرتے، قرآن شریف پڑھتے، تراویح پڑھتے، غریبوں، محتاجوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے، صدقہ اور خیرات کرتے اور زیادہ سے زیادہ بھلائی کے کام کرتے۔

پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رمضان کا مہینہ پا کر بھی اپنے گناہ نہ بخشوالے وہ بڑا بدنصیب ہے۔'' [ترمذی: ۳۵۴۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اور فرمایا: ''اگر کوئی شخص بلا وجہ رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو پھر عمر بھر کے روزے بھی اس کی برابری نہیں کر سکتے۔'' [ترمذی:۷۲۳،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ہر نیکی کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک ہوتا ہے لیکن روزہ خاص میرے لیے ہے اس لیے میں جتنا چاہوں گا اس کا اجر دوں گا۔''
[سنن دارمی:۱۷۷۰،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ''روزے دار جنت میں اس دروازے سے داخل ہوں گے جس کا نام ''رَیَّان'' ہے۔'' [بخاری:۱۸۹۶،عن سہل رضی اللہ عنہ]

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادیں گے۔ [بخاری:۳۸،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اور یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے دن روزہ سفارش کرے گا۔ کہے گا: اے پروردگار! اس شخص نے میری وجہ سے کھانا پینا چھوڑا اور برائیوں سے بچا، اے اللہ! تو اسے بخش دے۔
[مستدرک:۲۰۳۶،عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

روزے سے ہمیں بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ روزے کے ذریعے ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری پیدا ہوتی ہے، صبر پیدا ہوتا ہے، برائیوں سے بچنے اور نیکیاں کمانے کی قوت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں بہت بڑا اجر ملتا ہے۔

سوالات

① روزہ کسے کہتے ہیں؟ ② رمضان کے مہینے میں فرض اور نفل کا کتنا ثواب ہے؟

③ روزے دار جنت کے کس دروازے سے داخل ہوگا؟

۹	۱۰	مہینے میں	۱۵	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

مسائل

سبق ٦ حج

حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ جا کر مخصوص اعمال کرنے کو "حج" کہتے ہیں۔

اسلام میں حج کی بڑی فضیلت ہے قرآن شریف میں ہے۔ "اللہ کی خوشنودی کے لیے ان لوگوں پر حج فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتے ہوں اور جو شخص حج کا انکار کرے تو اللہ کو اس سے کوئی مطلب نہیں، اللہ تعالیٰ سارے جہان والوں سے بے نیاز ہے۔"
[سورۂ اٰل عمران : ۹۷]

حدیث میں بھی جگہ جگہ اس کی فضیلت آئی ہے۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے حج کیا اور حج میں تمام بے شرمی کی باتوں سے الگ رہا اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کیا اور نہ ہی کوئی اور بُرا کام کیا، جب وہ حج سے واپس ہوگا تو گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوگا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت تھا۔"
[بخاری: ۱۵۲۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

بے شک حج سے تمام برائیاں دور ہوجاتی ہیں، مگر جب کہ حج کرنے والے کی غرض صرف اللہ کو خوش کرنا ہو، لوگوں کو دکھانا، نام پیدا کرنا اور کوئی دنیا کا فائدہ حاصل کرنا نہ ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "مقبول حج کا بدلہ جنت ہے۔" [ترمذی: ۸۱۰، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

اور آپ ﷺ نے فرمایا: "حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ مغفرت چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔
[ابن ماجہ: ۲۸۹۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوالات

① حج کسے کہتے ہیں؟

② حج کرنے والے کے لیے قرآن وحدیث میں کیا کیا خوش خبریاں بیان کی گئی ہے؟

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

مسائل

تعریف

اسلامی معلومات: دین کی باتیں جان لینے کو "اسلامی معلومات" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضرت صفوان بن عَسَّال مُرادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اپنی سرخ چادر اوڑھے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طالب علم کو خوش آمدید ہو، طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں، پھر علم سے محبت کے مارے ایک دوسرے پر اس طرح سوار ہوجاتے ہیں کہ ان کا سرا آسمان دنیا تک پہنچ جاتا ہے۔
[معجم کبیر: ۷۳۴۷]

دینی باتوں کو سیکھنے اور سکھانے کی بہت زیادہ اہمیت وفضیلت وارد ہوئی ہے اور طالب علم کے بے شمار فضائل احادیث مبارکہ میں بتائے گئے ہیں۔ لہٰذا ہمیں دین کی معلومات حاصل کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی گذارنا آسان ہوجائے۔

ہدایت برائے استاذ

اس مضمون کے تحت انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں، اہل بیت، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلامی چیزوں سے متعلق سوالات وجوابات دیے گئے ہیں۔ اجتماعی طور پر سارے سوالات کے جوابات یاد کرادیے جائیں۔

سبق ۱

سوال : ذوالنورین کس صحابی کا لقب ہے؟

جواب : ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ [اسد الغابہ:۱/۷۴۹]

سوال : قرآن مجید موجودہ شکل میں کس صحابی رضی اللہ عنہ نے جمع کروایا؟

جواب : قرآن مجید موجودہ شکل میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کروایا۔
[بخاری:۴۹۸۷، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

سوال : بچوں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب : بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔
[اسد الغابہ:۱/۷۹۱]

سوال : ''فاتح خیبر'' کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟

جواب : ''فاتح خیبر'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔ [بخاری:۴۲۰۹، عن سلمہ رضی اللہ عنہ]

سوال : چار مشہور امام کون ہیں؟

جواب : امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ۔
[مقدمہ الجامع الصغیر:۱/۳]

۱	۲ مہینے میں	۳۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲

سوال : حضور ﷺ کو کون سی سبزی سب سے زیادہ پسند تھی؟

جواب : حضور ﷺ کو ''کدو'' کی سبزی سب سے زیادہ پسند تھی۔

[مسند احمد: ۱۳۹۶۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

سوال : حضور ﷺ کو کون سا تیل زیادہ پسند تھا؟

جواب : حضور ﷺ کو ''زیتون'' کا تیل زیادہ پسند تھا۔ [ترمذی: ۱۸۵۲، عن ابی اسید رضی اللہ عنہ]

سوال : حضور ﷺ کو کون سی خوشبو زیادہ پسند تھی؟

جواب : حضور ﷺ کو مُشک اور عود کی خوشبو زیادہ پسند تھی۔

[ترمذی: ۹۹۲، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ، سبل الہدیٰ والرشاد: ۷/۳۴۰، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

سوال : حضور ﷺ کی قبر کس نے بنائی؟

جواب : حضور ﷺ کی قبر حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بنائی۔

[ابن ماجہ: ۱۶۲۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

سوال : سب سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے والے صحابی کون ہیں؟

جواب : سب سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے والے صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

[تاریخ ابن عساکر: ۶۷/۳۴۰]

۲ ۳ ۴ مہینے میں ۳۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳

سوال : صحابہ رضی اللہ عنہم نے کتنی ہجرتیں کیں؟ اور کہاں کہاں؟
جواب : صحابہ رضی اللہ عنہم نے دو ہجرتیں کیں؛ پہلی حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ کی طرف۔
[السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ۲/۱۶۴-۳۱۴]

سوال : اسلام میں سب سے پہلے کس صحابی نے تیر چلایا؟
جواب : اسلام میں سب سے پہلے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے تیر چلایا۔
[اسد الغابہ: ۱/ ۴۳۸]

سوال : مسجد حرام کا مینارہ سب سے پہلے کس خلیفہ نے بنوایا؟
جواب : مسجد حرام کا مینارہ سب سے پہلے عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے بنوایا۔
[تاریخ المساجد الشہیرۃ: ۱/۳۱]

سوال : وہ کون سے صحابی ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تلوار سونتی؟
جواب : سب سے پہلے اللہ کے راستے میں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے تلوار سونتی۔
[الاستیعاب: ۱/۱۵۱]

سوال : ''ریاض الجنّۃ'' کیا ہے؟
جواب : مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے اور منبر کے درمیان کی جگہ کا نام ''ریاض الجنّۃ'' ہے۔
[بخاری: ۱۱۹۵، عن عبد اللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ]

۴ ۵ مہینے میں ۳۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

بیان ودُعا: دین کی بات لوگوں کے سامنے پیش کرنے کو ''بیان'' کہتے ہیں اور اللہ سے مانگنے کو ''دعا'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ [سورۂ رحمٰن:۳،۴]

ترجمہ: اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا، اسے بیان سکھایا۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری باتیں لوگوں تک پہنچاؤ، اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

[بخاری: ۳۴۶۱، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔''

[مسند ابی یعلیٰ: ۱۸۱۲، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

دین کی بات دوسروں تک پہنچانا ہر مسلمان کا فریضہ ہے اور اس کا بڑا ذریعہ بیان و نصیحت ہے، لہٰذا بیان کی اور بولنے کی مشق کرنا چاہیے تاکہ دین کو امت تک پہنچا سکیں۔ لیکن یہ سارے کام اللہ کی مدد اور توفیق سے ہوتے ہیں، لہٰذا ہر کام میں اللہ سے مدد مانگنی چاہیے، پس دُعا کا طریقہ سیکھنا چاہیے اور اللہ سے خوب مانگنا چاہیے۔

ہدایت برائے استاذ

اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم بچپن ہی سے دین کی باتیں لوگوں کے سامنے بلا جھجک کہہ سکے، ابتدا میں یہ بیان طلبہ کو یاد کرائیں اور جب دو مہینے گزر جائیں تو طلبہ کو باری باری کھڑا کر کے بولنے کی مشق کرائیں اور قرآنی دُعا کو ترجمے کے ساتھ یاد کرادیں۔

ذِکر کی فضیلت

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ .... أَمَّا بَعۡدُ!

محترم بزرگو اور دوستو!

آج پوری دُنیا کے انسان دِل کے اطمینان کو ڈھونڈ رہے ہیں اور جتنا وہ اطمینان حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اتنی ہی بے چینی بڑھتی جا رہی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دِلوں کا اطمینان صرف اللہ کے ذِکر میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ذِکر کرنے والا ایسا ہے جیسے زندہ اور ذکر نہ کرنے والا ایسا ہے جیسے مردہ۔ ذِکر سے اللہ کا دھیان پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دھیان اِنسان کو برائیوں سے روکتا ہے، اچھے کاموں پر آمادہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا، تم مجھ کو اپنی مجلس میں یاد کروگے، میں تم کو اس سے بھی افضل مجلس میں یاد کروں گا۔

اِنسان زندگی میں جن چیزوں کی فکر میں لگا رہتا ہے مرتے وقت وہی چیزیں اس کے سامنے آتی ہیں، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کیا ہے جو اللہ کے قریب کردے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذِکر سے تر ہو۔'' اور یہ تب ہی ہوسکتا ہے جب کہ زندگی میں ذِکر کا اہتمام کیا گیا ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے ذِکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

دعا

رَبِّ اشۡرَحۡ لِيۡ صَدۡرِيۡ ۝ وَيَسِّرۡ لِيۡۤ اَمۡرِيۡ ۝ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِيۡ ۝ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِيۡ ۝ [سورۂ طٰہٰ: ۲۵-۲۸]

اے میرے رب! میرے سینے کو کھول دیجیے اور میرا کام میرے لیے آسان فرما دیجیے، اور میری زبان کی گرہ کھول دیجیے تاکہ لوگ (آسانی سے) میری بات سمجھ لیں۔

۴- اسلامی تربیت
[سیرت]

تعریف

سیرت : ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زندگی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے حالات کو ''سیرت'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : حضور ﷺ نے فرمایا: تم میرے طریقے اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑو، مضبوطی کے ساتھ اس پر جمے رہو اور دانتوں سے اس کو دبائے رکھو۔
[ابوداؤد: ۴۶۰۷، عن العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس امت کے سب سے افضل لوگ ہیں، وہ ہمارے رہبر و رہنما ہیں، ان کی زندگی بڑی پاکیزہ اور شریعت کے مطابق تھی، رسول اللہ ﷺ جو حکم دیتے وہ لوگ فوراً اس کو بجالاتے، اسلام کے خلاف کوئی عمل ان کو گوارہ نہ تھا، اگر کوئی کام شریعت کے خلاف دیکھتے تو فوراً اس پر نکیر کرتے تھے، صحابہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کا مرتبہ بہت بلند تھا، یہی چاروں آپ ﷺ کے بعد خلیفہ بنے، انہوں نے اپنی ذمہ داریاں بڑے اچھے ڈھنگ سے نبھائیں، سلطنت کا بہت اچھا انتظام کیا، اللہ کے سچے دین کو ساری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کی، وہ مخلوق کے ساتھ شفقت نرمی اور ہمدردی کا معاملہ کرتے تھے، خود بھی اسلام کے ایک ایک حکم پر عمل کرتے اور دوسروں کو بھی عمل کراتے تھے، ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرتوں کو پڑھیں تاکہ ہمیں ان کی زندگی کے حالات معلوم ہوں اور اس کی رہنمائی میں زندگی گزار سکیں۔

ہدایت برائے اُستاذ

گذشتہ سالوں میں ہمارے نبی ﷺ کی سیرت دی گئی تھی، اس سال خلفائے راشدین کے مختصر حالات دیے گئے ہیں، یہاں بھی پڑھانے کا وہی طریقہ اختیار کریں کہ سب سے پہلے ہر سبق کا خلاصہ آسان انداز میں طلبہ کو ذہن نشین کرائیں پھر طلبہ سے اس سبق کو پڑھوائیں اور اخیر میں سوالات پوچھ لیں۔

۴- اسلامی تربیت

[سیرت]

سبق ۱ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی و مدنی زندگی کا دور

ہمارے نبی ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے برائیاں عام تھیں، لوگ اللہ تعالیٰ کو اور اس کے احکام کو بالکل بھول چکے تھے، ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو ساری دنیا کی ہدایت کے لیے بھیجا، چنانچہ ہمارے نبی ﷺ کی ولادت ماہِ ربیع الاول میں دنیا کے سب سے پرانے اور مقدس شہر مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

ہمارے نبی ﷺ کے والد عبداللہ کی وفات آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہوچکی تھی، چھ برس کی عمر میں آپ ﷺ کی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا، پھر آپ ﷺ اپنے دادا عبدالمطلب کے پاس رہے، دو برس کے بعد آپ ﷺ کے دادا بھی اس دنیا سے چل بسے، اس کے بعد آپ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے پاس رہے۔

آپ ﷺ بچپن ہی سے بہت نیک تھے، عرب میں آپ ﷺ کی سچائی اور امانت داری بہت مشہور تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی شریف اور مالدار خاتون نے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام دیا؛ اور آپ ﷺ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوگیا، اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۲۵ رسال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ رسال تھی۔

پھر جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو غار حرا میں نبوت سے سرفراز فرمایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سورۂ اقرأ کی پہلی پانچ آیتیں آپ ﷺ کو پڑھ کر سنائیں اور یہیں سے نزولِ قرآن کا سلسلہ شروع ہوا۔

نبوت ملنے کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو توحید و رسالت کی دعوت دینی شروع کی، سب سے پہلے آپ ﷺ کی شریکِ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا، مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ پہلے تین سال تک آپ ﷺ پوشیدہ طور پر دعوتِ اسلام کا کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں تقریباً چالیس لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلم کھلا دعوت اسلام کا حکم ملا، تو ہمارے نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ سے قریب صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے تمام قبیلوں کو آواز دی اور سب کو جمع کر کے اللہ کا پیغام

سیرت

ان تک پہنچا دیا۔ اس پر کفار سخت برہم ہوئے اور آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صحابہ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچانا شروع کیں۔ جب کفار کی طرف سے تکلیفیں پہنچانے کا سلسلہ حد سے زیادہ بڑھ گیا، تو ہمارے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا، چنانچہ چند مسلمان مردوں اور عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں کا بادشاہ (نجاشی) بہت نیک دل تھا۔ ادھر مکہ مکرمہ میں دھیرے دھیرے اسلام برابر پھیل رہا تھا، روزانہ کوئی نہ کوئی اسلام قبول کرتا۔ دشمنوں کو بہت فکر ہوئی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بائیکاٹ کیا، حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ ''شعب ابی طالب'' میں محصور ہو گئے، جہاں مسلمانوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

گھاٹی سے نجات پانے کے بعد نبوت کے دسویں سال آپ ﷺ کے مہربان چچا ابو طالب کا بھی انتقال ہو گیا۔ ابھی چچا کا غم تازہ ہی تھا کہ آپ کی وفادار و جانثار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھی وفات ہو گئی جس کی وجہ سے ہمارے نبی ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا۔ یہی وجہ ہے کہ اس سال کو آپ ﷺ نے غم کا سال قرار دیا۔ اب مشرکینِ مکہ نے ہمارے نبی ﷺ کو سخت تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیا۔ مکہ والوں کی یہ حالت دیکھ کر آپ ﷺ نے طائف کے سفر کا ارادہ فرمایا۔ وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے طائف کے رئیسوں اور سرداروں کو دینِ حق کی دعوت دی اور اللہ کا پیغام پہنچایا، مگر افسوس کہ ان میں سے ایک نے بھی دعوتِ حق کو قبول نہیں کیا، بلکہ آپ ﷺ کو سخت اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائیں۔ آپ ﷺ مکہ مکرمہ واپس تشریف لے آئے۔ مسلسل تکلیفوں کے بعد آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑا انعام ہوا کہ نبوت کے دسویں سال معراج کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا جس میں نماز کا تحفہ ملا۔

کفارِ مکہ اور مشرکینِ عرب کی طرف سے مسلسل تکلیفیں اٹھانے کے بعد حضور پاک ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا، وہاں چند لوگ پہلے سے مسلمان ہو چکے تھے۔ اس طرح دھیرے دھیرے مسلمان مدینہ ہجرت کر گئے اور مکہ مکرمہ میں صرف ہمارے نبی ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور چند کمزور مسلمان باقی رہ گئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے

ہمارے نبی ﷺ کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دے دیا؛ چنانچہ آپ ﷺ نے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

جب نبی کریم ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ پہنچے تو مدینہ والوں نے آپ ﷺ کا زبردست استقبال کیا۔ مدینہ میں آپ ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں قیام فرمایا۔

ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے اللہ کی عبادت اور نماز کے لیے مسجد بنائی جسے مسجد نبوی کہتے ہیں اور ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ کے یہودیوں سے صلح کر لی، یہودیوں نے ظاہر میں صلح کر لی لیکن وہ اندر اندر جلتے رہے۔ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو ظاہر میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے تھے لیکن وہ اندرونی طور پر مسلمانوں کے سخت مخالف اور دشمن تھے، انہیں منافقین کہا جاتا ہے۔

ہجرت کے دوسرے سال ہی مسلمانوں کو ایک بڑی جنگ لڑنی پڑی۔ یہ اسلام کی پہلی جنگ تھی اس جنگ کو جنگ بدر کہتے ہیں جس میں مسلمان صرف تین سو تیرہ تھے، جب کہ کفار کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی اور ان کے پاس ہر قسم کے جنگی ساز وسامان اور جنگی ہتھیار تھے۔ اس کے باوجود مسلمان اس لڑائی میں اللہ کی مدد سے جیت گئے اور کافر ہار گئے۔ بدر کے ایک سال کے بعد اُحد کی لڑائی پیش آئی، اس لڑائی میں مسلمانوں کو سخت آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمارے نبی ﷺ کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے اور آپ ﷺ کے ستر ساتھی بھی شہید ہوئے۔

ہجرت کے پانچویں سال ایک اور بڑی لڑائی ہوئی اس کو غزوۂ خندق کہتے ہیں۔ مکہ کے کافروں نے یہودیوں کے بھڑکانے پر مسلمانوں کے خلاف دس ہزار کی فوج تیار کی اور مدینہ پر حملہ کی نیت سے بڑھنے لگے۔ ہمارے نبی ﷺ کو جب اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے مدینہ کے اردگرد اتنی گہری خندق کھدوائی کہ دشمن اس کو پار نہ کر سکے اور شکست کھا کر ایک مہینہ کے بعد واپس چلے گئے۔

۶ھ میں ہمارے نبی ﷺ نے اپنے چودہ سو ساتھیوں کے ساتھ عمرہ کا ارادہ فرمایا اور مدینہ سے سفر کر کے مکہ کے قریب حدیبیہ نامی کنویں کے پاس قیام فرمایا، مکہ کے کافروں کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ ہمارے نبی ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعہ مکہ والوں کو پیغام

پہونچایا کہ ہم لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں، عمرہ کرنے آئے ہیں، لیکن کفار نہ مانے اور اس شرط پر صلح کے لیے تیار ہوئے کہ اس سال مسلمان واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آکر اس عمرہ کی قضا کریں۔ مسلمانوں کو یہ صلح پسند نہ آرہی تھی لیکن اسی کو اللہ تعالیٰ نے فتح کی نشانی قرار دیا۔

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کو ذرا اطمینان حاصل ہوا اور بہت سارے لوگ مسلمان ہونے لگے ہمارے نبی ﷺ نے اس زمانے میں بہت سے بادشاہوں کے نام خطوط بھی لکھے اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ لیکن کفار مکہ زیادہ عرصہ تک صلح پر قائم نہ رہ سکے اور انہوں نے صلح توڑ دی۔ چنانچہ ہمارے نبی ﷺ ۸ھ میں کافروں سے مقابلہ کے لیے مکہ روانہ ہوئے، مسلمانوں کی شان وشوکت دیکھ کر کفار ڈر گئے اور مقابلے کی ہمت نہ کرسکے اور اللہ کی مدد سے مکہ فتح ہوگیا، ہمارے نبی ﷺ نے سب کفار کو معاف کردیا اور اللہ کے گھر کو بتوں سے صاف کیا اور ہر جگہ توحید کا نعرہ بلند کیا، اس کو فتح مکہ کہتے ہیں۔

فتح مکہ کے بعد عرب میں اسلام کا بول بالا ہوگیا اور بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے پھر ہمارے نبی ﷺ نے ۱۰ھ میں اپنے ایک لاکھ سے زائد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حج کیا۔ یہ ہمارے نبی ﷺ کا آخری حج تھا اسی کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

جب ہر طرف اسلام کا کلمہ بلند ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو اپنے پاس بلانے کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ سفر حج سے لوٹنے کے تین مہینے کے بعد ہمارے نبی ﷺ کی طبیعت خراب ہونے لگی لیکن آپ ﷺ برابر نماز پڑھانے تشریف لاتے رہے، جب چلنے کی طاقت ختم ہوگئی تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، پھر اچانک طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی اور آپ ﷺ بار بار بے ہوش ہونے لگے۔ اس بے چینی کے عالم میں بھی آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ تم لوگ نماز کو کبھی نہ چھوڑنا اور غلاموں سے نیک برتاؤ کرنا۔ بالآخر ۱۲؍ربیع الاول ۱۱ھ کو پیر کے دن آپ ﷺ کی روح مبارک جسم اطہر سے نکل گئی اور آپ ﷺ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

| ٦ | چھٹے مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں

اس سال کے اسباق سبق ۲ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبداللہ تھا، ابوبکر کنیت تھی، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ''صدیق'' لقب دیا تھا، عام طور پر آپ کنیت اور لقب ہی سے مشہور ہیں، ان کی لاڈلی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ چہیتی بیوی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبت تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے بھی بڑے ہی خوب!

کون سی برائی ہے جو مکہ میں نہ تھی، لوگ شرابیں پیتے، جوا کھیلتے، بے شرمی اور بے حیائی کی باتیں کرتے، لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی برائی کے پاس نہ پھٹکے۔ بچپن ہی سے آپ بہت نیک، نرم مزاج اور سچے تھے، غریبوں، بیواؤں کا خیال کرتے، بے کسوں کی مدد کرتے اور ہر ایک کے کام آتے، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بچپن ہی میں آپ کی بڑی گہری دوستی تھی، اسلام سے پہلے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے تجارتی سفر بھی کیے، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالی نے نبی بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں پر یہ بات ظاہر کی، مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ پر ایمان لائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک کھاتے پیتے شریف گھرانے کے آدمی تھے، اللہ تعالی نے سب کچھ دے رکھا تھا، آپ کا بہت بڑا کاروبار تھا، مگر ایمان لانے کے بعد آپ کا زیادہ وقت اسلام کی باتیں پھیلانے میں گزرتا، جہاں موقع پاتے اللہ کا دین پہنچانے کا کام کرتے اس کام میں آپ نے جان و مال کسی چیز کی پرواہ نہ کی، کافروں نے آپ کو طرح طرح کے دکھ دیے، مگر آپ خوشی خوشی سب کچھ سہتے اور اللہ کا دین پہنچاتے رہے۔

سوالات

① حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام کیا تھا؟ ② بچپن ہی سے آپ رضی اللہ عنہ میں کیا خوبیاں تھیں؟

③ ایمان لانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا وقت کن چیزوں میں گذرتا تھا؟

| ٦ | چھٹے مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں |

سبق ۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بہت محبت تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کو بہت چاہتے تھے، شروع زمانے میں ایک مرتبہ خانۂ کعبہ میں کھڑے اسلام پر وعظ فرمارہے تھے کہ کافروں نے آکر گھیر لیا اور بدبختوں نے اتنا مارا کہ آپ بے ہوش ہوگئے، گھر کے لوگوں کو خبر ہوئی تو آکر اٹھالے گئے، دیر تک بے ہوش رہے، ماں سرہانے بیٹھی رو رہی تھیں، جب ہوش آیا تو ماں نے حال پوچھا تو بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ جب تک ان کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لوں گا کچھ نہ کھاؤں گا۔

آپ کی کوششوں سے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وغیرہ پانچ تو عشرۂ مبشرہ ہی میں سے ہیں، مکہ میں جو غلام مسلمان ہوئے ان پر ان کے آقا طرح طرح سے ظلم کرتے اور بُری طرح ستاتے، آپ نے بھاری بھاری رقمیں دے کر بہت سوں کو اس ظلم سے چھڑایا۔

سوالات

① شروع زمانے میں کیا واقعہ پیش آیا؟ ② آپ رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے کون لوگ مسلمان ہوئے؟

٦	چھٹے مہینے میں	۵	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴

ہجرت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ان کوششوں کو دیکھ کر کافر لوگ سب سے زیادہ آپ کو ستاتے ، چنانچہ آپ نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ جانے کی اجازت چاہی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جلدی نہ کرو، جب سارے جہاں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ملا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لیا اور اس طرح ہجرت کے مبارک سفر میں آپ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، مدینہ پہنچ کر بھی آپ دین کے کاموں میں سب سے آگے آگے رہے، جب کافروں سے جنگ کا سلسلہ چھڑا تو آپ سب جنگوں میں بڑی بہادری سے شریک ہوئے اور ڈٹ کر کافروں کا مقابلہ کیا۔

سوال

① آپ رضی اللہ عنہ ہجرت کے سفر میں کس کے ساتھ رہے؟

ساتویں مہینے میں | ۷ | دن پڑھائیں | ۴ |

سبق ۵

خلافت

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے زمانے میں آپ رضی اللہ عنہ ہی کو اپنی جگہ امام بنایا تھا، اس لیے مسلمانوں نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی کو اپنا خلیفہ چنا۔ خلیفہ ہونے کے بعد دن رات آپ رعایا کی خدمت میں لگے رہتے، سادہ زندگی گزارتے، سب کے آرام اور چین کی سوچتے، اور اسلام کو پھیلانے کی برابر فکر رکھتے، آپ کی خلافت تھوڑے ہی دنوں رہی، لیکن ان تھوڑے ہی دنوں میں آپ نے خدا کی مخلوق کو وہ آرام اور سُکھ پہنچایا کہ دنیا اب تک اس آرام و سکھ کے لیے ترستی ہے۔

سوالات

① پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں نے کس کو خلیفہ بنایا؟

(۲) خلیفہ ہونے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے؟

۷ ساتویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۶ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلافت سے پہلے تجارت کرتے تھے، لیکن خلافت کی ذمہ داریاں جب آپ پر آ پڑیں تو بعض بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم نے "بیت المال" سے آپ کے لیے وظیفہ مقرر فرما دیا اور آپ رضی اللہ عنہ وظیفے کی تھوڑی سی رقم میں گزارہ فرماتے، نہایت سادہ رہتے، موٹا جھوٹا پہنتے، سادہ کھاتے، دن رات اللہ کی عبادت میں لگے رہتے، اکثر روزے سے رہتے، قرآن شریف پڑھنے کا تو آپ کو بہت ہی شوق تھا مکہ میں آپ کا قرآن سن سن کر بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے تھے، نماز میں قرآن شریف پڑھتے پڑھتے رونے لگتے اور ہچکی بندھ جاتی، ہجرت کے تیرہویں سال جمادی الاولیٰ کی ۲۱ رتاریخ کو آپ دنیا سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئے اور اپنے اس اصلی ٹھکانے پر پہنچ گئے جس کی خوشخبری پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی ہی میں دی تھی، اللہ ان سے راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہوئے۔

سوالات

(۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی کیسی تھی؟ (۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کب ہوئی؟

۷ ساتویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۷ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریبی رشتہ دار ہیں، آپ کی پیاری بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیاہی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خطّاب

تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا خاندان عرب میں بہت اونچا اور شریف سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت بہادر، دلیر اور نڈر تھے، مکہ والوں پر آپ کا بڑا اثر تھا اور آپ رضی اللہ عنہ قریش کے سرداروں میں سے تھے، ورزش، کشتی، گھوڑے کی سواری اور تیر تلوار چلانے میں آپ بہت مشہور تھے، عرب میں آپ کی بہادری کا بہت چرچا تھا۔

مسلمان ہونا

مسلمان ہونے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے کٹّر دشمن تھے، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے دعا فرمائی اور اللہ نے آپ کو اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیا، ایک مرتبہ دشمنی کے جوش میں توبہ توبہ! پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے، ان کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہو چکی تھیں، پہلے ان کے یہاں پہنچے۔ قرآن شریف کی چند آیتیں سنیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ایسا دل پھیر دیا کہ فوراً پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے، آپ کے ایمان لانے سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت خوشی ہوئی، اب مسلمان خانۂ کعبہ میں نماز پڑھنے لگے اور کھلے بندوں اللہ کی عبادت ہونے لگی۔

سوالات

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیسے تھے؟ (۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیجیے۔

| ۷ | ساتویں مہینے میں | ۶ | دن پڑھائیں |

سبق ۸ ہجرت

مدینہ کی ہجرت کا جب عام حکم ہوا تو مسلمان چھپ چھپا کر ڈرتے ڈرتے مدینہ جاتے، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی ٹھانی تو آپ نے کچھ سامان لیا، کمر میں تلوار لٹکائی

اور تیر وکمان لے کر روانہ ہوئے، راستے میں اعلان کرتے کہ جن کو اپنے بچے یتیم کرانے ہوں، جن کو اپنی بیویاں بیوہ کرانا ہو، وہ عمر کے مقابلہ میں آئیں، بھلا کس کی مجال تھی کہ آپ کے مقابلے میں آتا۔

بُرائی سے نفرت

بُرائی سے آپ کو سخت نفرت تھی، کسی کو بُرائی کرتے ہوئے آپ برداشت نہ کر سکتے تھے، گناہ کے کام دیکھ کر آپ بیتاب ہو جاتے تھے، پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: شیطان تو عمر کے سایہ سے بھاگتا ہے، اسی لیے پیارے رسول ﷺ نے آپ کو "فاروق" کا لقب دیا تھا، فاروق کے معنی ہیں، نیکی اور بدی کو بالکل الگ الگ کر دینے والا، نیکیاں پھیلانا اور برائیوں کو مٹانا آپ کا پسندیدہ کام تھا۔

سوالات

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا واقعہ بیان کیجیے۔
(۲) حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرمایا؟

۷ / ۸ مہینے میں ۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹ خلافت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی رائے سے خلیفہ بنائے گئے، آپ کی خلافت کا زمانہ رہتی دنیا تک کے لیے "نمونہ" ہے۔ خلیفہ ہونے کے بعد آپ نے خطبہ دیا اور دعا فرمائی: اے اللہ! میں سخت مزاج ہوں مجھے نرم مزاج بنا دے اور مجھے اپنی پیاری کتاب قرآن شریف کی سمجھ دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی اور آپ بڑے ہی نرم مزاج اور رحم دل ہو گئے، ہر ایک کی خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہتے، کسی کو تکلیف میں

دیکھ کر بے چین ہو جاتے، رات رات بھر گشت لگاتے اور لوگوں کے حالات معلوم کر کے آرام پہنچاتے، آپ فرماتے: قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے، آپ کے زمانہ میں ہر طرف امن و امان اور عیش و آرام تھا، امیر و غریب سب سُکھی تھے، انصاف کا یہ عالم تھا کہ اپنا پرایا، امیر غریب، چھوٹا بڑا ہر ایک آپ کی نظر میں ایک تھا۔ اسی کے ساتھ ساتھ آپ کے رعب داب کا یہ حال تھا کہ بڑی بڑی حکومتیں آپ کا نام سن کر کانپتی تھیں، بڑے بڑے بہادر سردار آپ کے سامنے بولتے ہوئے تھرّاتے تھے، کیا مجال کہ کوئی دم مار سکے۔

سوالات

(۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون خلیفہ بنے؟ (۲) خلیفہ بننے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟

(۳) آپ رضی اللہ عنہ کا رعب کیسا تھا؟

۸ آٹھویں مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۱۰ انتظام

خلافت سنبھالتے ہی سلطنت پھیلتی چلی گئی اور تھوڑے ہی دنوں میں بہت سے ملک اسلامی سلطنت میں شامل ہو گئے۔ شام، عراق، مصر، فارس، خراسان سب جگہ اسلامی حکومت قائم ہو گئی، ملک کا انتظام آپ نے بڑے سلیقے سے کیا۔ ملک کی ترقی کے لیے آپ نے نئی نئی تدبیریں نکالیں، عدالتیں قائم کیں، فیصلے کے لیے قاضی مقرر کیے، فوج اور پولس کے زبردست محکمے قائم کیے، قلعے تعمیر کرائے، یتیموں، بیواؤں اور لاوارثوں کی پرورش کا انتظام کیا، جگہ جگہ چھوٹے بڑے مدرسے قائم کیے، استاذوں کی تنخواہیں مقرر کیں، کمزور غیر مسلموں تک کے لیے بیت المال سے وظیفے مقرر کیے، آب پاشی کے لیے نہریں کھدوائیں اور جگہ جگہ تالاب بنوائے۔

آپ ہی کے زمانہ میں تراویح کی نماز جماعت سے قائم ہوئی، اسلامی خلیفہ کے لیے ''امیر المومنین'' کا لقب پسند کیا گیا۔ پانچ نئے شہر نہایت خوب صورتی اور سلیقے سے آباد ہوئے، بَصرَہ، کُوفَہ، فُسطاط، مُوصَل اور جِیزَہ۔ بیت المال کا با قاعدہ انتظام ہوا، مختلف راستوں اور شہروں میں آپ نے مسافر خانے بنوائے، کنویں کھدوائے، غرض ایسا بہترین انتظام کیا کہ دنیا جنت کا نمونہ بن گئی، آج تک لوگ اس زمانہ کو یاد کرتے ہیں۔

سوال

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں کیا کیا انتظامات کیے؟

۸ آٹھویں مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۱۱ پاکیزہ زندگی

آپ کی زندگی انتہائی پاکیزہ تھی، آپ ہمیشہ سادہ رہتے تھے، پیوند لگے کپڑے پہنتے، معمولی کھاتے، سب کے ساتھ مل جل کر رہتے، ساتھیوں کے دکھ درد کا خیال رکھتے، رات رات بھر نمازیں پڑھتے، ہر دم اللہ سے ڈرتے رہتے، کبھی کبھی قرآن شریف پڑھتے پڑھتے اتنا روتے کہ آنکھیں سوج جاتیں۔

شہادت

مدینہ میں فیروز نامی ایک بدبخت پارسی غلام تھا، اس کو آپ سے ایک معمولی شکایت ہوگئی، لیکن وہ ظالم آپ کی گھات میں لگ گیا، ایک دن جب کہ آپ فجر کی نماز پڑھانے کے لیے مصلّے پر کھڑے ہوئے تو بدبخت نے آپ پر چھ وار کیے، آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کے لیے کھڑا کیا اور خود زخموں کے صدمہ سے گر پڑے، فیروز بھاگ گیا اور اس نے خودکشی کر لی، ہجرت کے بعد چوبیسویں سال آپ نے انتقال فرمایا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیے گئے۔

سوالات

① حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کیسی تھی؟ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ سنائیے۔

۸	آٹھویں مہینے میں	۵	دن پڑھائیں

سبق ۱۲ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عثمان اور والد کا نام عفّان تھا۔ عرب کے شریف اور باعزت خاندان سے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت مال اور دولت دے رکھا تھا، اسلام لانے کے بعد آپ نے سب کچھ اسلام کی راہ میں لٹا دیا۔

لقب

آپ کا لقب ذُوالنُّوْرَیْن یعنی دو نور والا ہے، مسلمان ہونے کے بعد پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح کر دیا، لیکن اللہ کا کرنا کہ تھوڑے ہی دنوں کے بعد مدینہ منورہ جا کر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا، آپ کو بہت صدمہ ہوا، بیوی کی جدائی کا غم تو آپ کو تھا ہی، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رشتہ کے ٹوٹ جانے کا سخت افسوس تھا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تسلی دی اور اپنی دوسری بیٹی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا آپ سے نکاح کر دیا، اسی لیے آپ کا لقب ''ذوالنورین'' ہے۔

آپ بچپن ہی سے بہت نیک، سچے اور پاک وصاف آدمی تھے، آپ بہت ہی شرمیلے اور حیادار تھے، بے حیائی کی باتوں کے قریب کبھی نہیں پھٹکتے، نیک لوگوں سے میل جول رکھتے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آپ کی خوب بنتی تھی، انھیں کے سمجھانے بجھانے سے اسلام آپ کی سمجھ میں آیا اور آپ سچے دل سے مسلمان ہو گئے۔

سوالات

① اسلام لانے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ ② آپ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟

③ بچپن ہی سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں کیا خوبیاں تھیں؟

۸	۹	مہینے میں	۵	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۳ ہجرت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دو ہجرتیں کیں، پہلے حبشہ گئے لیکن چند دن بعد واپس آگئے اور پھر مدینہ منورہ کو ہجرت فرما کر وہیں رہنے لگے۔ مدینہ میں جب اسلامی لڑائیوں کا سلسلہ چھڑا تو آپ سب ہی میں شریک ہوئے، صرف بدر کی لڑائی میں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کی وجہ سے شریک نہ ہوئے، جس کا آپ کو افسوس رہا۔

خلافت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی رائے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب فرمایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی اور ہر طرف نیکی اور بھلائی کا چرچا تھا، بیت المال میں بہت ترقی ہوئی اور ان دنوں مسلمان خوب خوش حال تھے۔

سوالات

① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کتنی ہجرتیں کیں؟ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ کون بنے؟

۹	نویں مہینے میں	۳	دن پڑھائیں

سبق ۱۴ مسجد نبوی کی تعمیر

مسلمانوں کی تعداد جب زیادہ ہوگئی اور وہ مسجد نبوی میں سما نہیں سکتے تھے، تو آپ نے آس پاس کی زمینیں اور مکان اپنے پیسوں سے خرید کر مسجد نبوی کی تعمیر کرائی، نہایت شاندار اور

پختہ عمارت بنوائی، جگہ جگہ آپ نے مسافر خانے بنوائے، مسجدیں بنوائیں، سرکاری دفتر اور سرکاری عمارتیں بنوائیں، پل اور سڑکیں بنوائیں، خیبر کی طرف سے ہمیشہ سیلاب کا خطرہ رہتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مضبوط بندھ بندھوایا۔

قرآن کی اشاعت

سب سے زیادہ خیال آپ کو اسلام پھیلانے کا تھا، آپ خود لوگوں کے پاس پہنچتے، انھیں اسلام کی خوبیاں بتاتے، اس طرح مسلمانوں کی تعداد بڑھتی رہی، آپ کے زمانے میں اسلامی سلطنت دور دور تک پھیل گئی اور بہت سے لوگ مسلمان ہوئے جو عرب نہ تھے، ان لوگوں کے درمیان قرآن کریم کو پڑھنے کے طریقے میں اختلاف ہونے لگا، بعض لوگ اپنے طریقے کو صحیح سمجھتے اور دوسرے کو غلط کہتے، جب اس کی اطلاع حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ہوئی، تو آپ بہت فکر مند ہوئے، بڑے بڑے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا اور قرآن کریم کو لغت قریش پر لکھوا کر پوری اسلامی سلطنت میں بھیج دیا اور لوگوں کو ہدایت دی کہ وہ اسی نسخے پر اعتماد کریں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے ان کی کوشش سے امت ایک بڑے اختلاف سے بچ گئی۔

سوالات

(۱) آپ رضی اللہ عنہ نے کیا کیا انتظامات فرمائے؟

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورے سے کیا کیا؟

| ۹ | نویں مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۵ سادہ زندگی

ایمان لانے سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بڑی شان وشوکت اور ٹھاٹھ سے رہتے تھے، مگر پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہی آپ نے ہر طرح کا عیش وآرام چھوڑ دیا اور غریبوں

کی سی زندگی گزارنے لگے، آپ عرب کے سب سے بڑے تاجر تھے، خدا نے سب کچھ دے رکھا تھا، سیکڑوں نوکر چاکر تھے، لیکن ہمیشہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے، اپنے خاندان والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے، غریبوں، محتاجوں کی ہر طرح امداد کرتے، سخاوت اور خیرات سے آپ کو خصوصی دلچسپی تھی۔ ایک دفعہ عرب میں بڑا زبردست قحط پڑا، لوگ بھوکے مرنے لگے، ان ہی دنوں دوسو اونٹوں کا غلّے سے لدا ہوا آپ کا ایک تجارتی قافلہ باہر سے آیا، سوداگر دوڑے ہوئے آئے اور زیادہ سے زیادہ قیمت دینا چاہی مگر آپ نے فرمایا: میں تو اس کے ہاتھ بیچوں گا جو سب سے زیادہ نفع دینے کا وعدہ فرماتا ہے اور جس کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا، چنانچہ آپ نے سارا غلّہ غریبوں اور محتاجوں میں بانٹ دیا۔ آپ بڑے ہی حیادار اور شرمیلے تھے، بند کمرے میں بھی تہبند باندھ کر نہاتے، پیارے رسول ﷺ فرماتے: عثمان سے تو فرشتے بھی شرماتے ہیں۔

سوالات

① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی کیسی تھی؟ ② حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت کا واقعہ بیان کیجیے۔

| ۹ | نویں مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۶ شہادت

خلافت کے بعد چھ سال تک ملک میں بڑا امن و امان رہا، لیکن اس کے بعد ملک میں ہر طرف بغاوت اور سازشیں پھیلنی شروع ہوگئیں، کچھ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسے نیک دل بزرگ کے دشمن ہوگئے، اگر آپ چاہتے تو ایک اشارے میں باغیوں کا سر کچلوا دیتے، لیکن آپ نے مسلمانوں کا خون بہانا پسند نہ کیا، آخر کار ایک دن بدبخت باغیوں نے گھر کو گھیر لیا اور دیوار پھاند کر گھر میں گھس گئے، آپ بیٹھے قرآن شریف کی تلاوت فرمارہے تھے کہ باغیوں نے آپ پر کئی وار کیے، جمعہ کے دن عصر کا وقت تھا، آپ یہ آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ

اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ...... اب اللہ تمہاری حمایت میں عنقریب ان سے نمٹ لے گا، وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔...... پڑھ رہے تھے کہ خون کے چھینٹے قرآن شریف پر گرے اور آپ شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

سوال

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بیان کرو۔

۹ نویں مہینے میں ۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۷ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

علی نام، ابوتُراب کنیت اور حیدر لقب تھا، آپ کی والدہ محترمہ کا نام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور والد کا نام ابوطالب تھا، ابوطالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا تھے، عبدالمطلب کے انتقال کے بعد ابوطالب ہی نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش فرمائی اور سخت سے سخت حالات میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑا۔ ابوطالب کی زندگی میں کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاتے ہوئے جھجکتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں تھیں اور مدینہ کو ہجرت بھی فرمائی تھی، وہیں انتقال ہوا، کفن میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی قمیص بھی پہنائی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہے، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے انتہائی محبت تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی دل وجان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے، اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا، بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ ہر تکلیف کے لیے اپنے آپ کو پیش کر دیتے تھے۔

سوالات

① حضرت علی رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے کس کی پرورش میں رہے؟

② آپ کی والدہ کا نام کیا تھا اور وہ مسلمان ہوئی تھی یا نہیں؟

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں

سبق ۱۸ ہجرت

مسلمانوں کو جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ملا تو سب ہی خاص خاص لوگ چلے گئے، صرف پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رہ گئے تھے، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہجرت کا حکم ملا تو کافروں نے اس رات قتل کے ارادے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کو گھیر لیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لٹایا اور خود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے، مکہ کے کافر پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن ہوتے ہوئے بھی اپنی امانتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رکھتے تھے، کیونکہ انھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت پر پورا یقین تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ اس لیے چھوڑا تھا کہ وہ سب کی امانتیں دے کر مدینہ پہنچیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ چادر تان کر لیٹ گئے اور پھر سب کی امانتیں دے کر دو تین روز میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔

سوال

① حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کب ہجرت کی؟

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں

سبق ۱۹ نکاح اور لڑائیوں میں شرکت

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ

سے کر دیا، پیارے رسول ﷺ نے خود ہی نکاح پڑھایا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کا سلسلہ آگے چلا اور یہی سیّد یا سادات کہلائے۔

مدینہ منورہ پہنچ کر اسلامی لڑائیوں کا جو سلسلہ شروع ہوا، ان سب میں آپ برابر شریک رہے، بدر کے موقع پر جب کافروں میں سے ولید، شیبہ مسلمانوں کو للکارتے ہوئے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر دونوں کو جہنم رسید کیا، قلعۂ خیبر کی فتح آپ رضی اللہ عنہ کا مشہور کارنامہ ہے، دوسری لڑائیوں میں بھی آپ نے اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔

۹ھ میں جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو آپ نے گھر والوں کی حفاظت کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑا، اور فرمایا: علی تم میرے لیے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لیے (علیہما السلام)۔

سوالات

① حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح کس نے پڑھایا؟ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مشہور کارنامہ کیا ہے؟

③ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا؟

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۴ | دن پڑھائیں

سبق ۲۰ خلافت اور مفلسانہ زندگی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مہاجرین اور انصار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خلافت کے لیے اصرار کیا اور ۲۱/ ذی الحجہ کو دوشنبہ کے دن مسجد نبوی میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تقریباً پانچ سال تک رہا لیکن چاروں طرف فتنے اور خانہ جنگیاں تھیں، مسلمان غلط فہمیوں کی بنا پر آپس ہی میں لڑتے رہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لڑائیوں کو دبانے کے لیے بڑی زبردست کوششیں کیں، لیکن یہ آگ نہ دب سکی، مسلمانوں کی آپس میں جنگیں ہوئیں اور اس میں بہت سے مسلمان مارے گئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے شروع ہی سے غربت کی زندگی گزاری، دنیا کی دولت کی طرف آپ نے کبھی توجہ نہ کی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو مختصر سا سامان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا تھا اس میں آپ رضی اللہ عنہ کچھ نہ بڑھا سکے، آپ رضی اللہ عنہ ہمیشہ محنت مزدوری کرتے، گھر کے چھوٹے سے چھوٹے کام آپ خود ہی کرلیا کرتے، گھر میں پانی خود ہی بھرتے، سودا سلف خود ہی لاتے اور آپ کی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں، گھر کا کام کاج کرتیں اور سادہ رہتیں اور موٹا جھوٹا پہنتیں، کبھی کبھی تو کئی کئی وقت کا فاقہ ہوتا، خود فاقے سے رہتے اور مانگنے والے کو کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔

سوالات

① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد کون خلیفہ بنے؟ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی کیسی تھی؟

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں |

سبق ۲۱ شہادت

مگر دنیا نے اس نیکی کے پتلے کو بھی آرام سے نہ رہنے دیا اور بدبختوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی جان ہی لینے کی ٹھان لی، آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلے، راستے ہی میں بدبخت عبدالرحمٰن بن مُلجِم نے تلوار کا ایک کاری زخم لگایا، ابن ملجم کو لوگوں نے گرفتار کرلیا، چونکہ تلوار زہر میں بجھی ہوئی تھی، اس لیے تمام جسم میں زہر پھیل گیا اور ۲۰/ رمضان کو جمعہ کی شب میں آپ ہمیشہ کے لیے دنیا سے جنت کو رخصت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

سوال

① حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بیان کرو۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۴- اسلامی تربیت

[آسان دین]

تعریف

آسان دین : اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی ﷺ کے طریقے پر زندگی گذارنے کو "دین" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : حضور ﷺ نے فرمایا: دین آسان ہے۔ [شعب الایمان :۳۸۸۱،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی کامیابی دین میں رکھی ہے،اور دین ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے جیسے پانی ہر انسان کی ضرورت ہے،لہٰذا دین کو اچھی طرح سیکھنا اور اس کے مطابق زندگی گذارنا چاہیے،اللہ تعالیٰ نے دین کو اتنا آسان بنایا ہے کہ ہر ایک اس پر عمل کر سکتا ہے۔

دین کے پانچ شعبے ہیں: ایمانیات ،عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات۔ جب ان پانچ شعبوں کے ساتھ کامل دین زندگی میں آئے گا،تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامیابی کا وعدہ پورا ہوگا۔

ہدایت برائے استاذ

طلبہ کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مضمون میں اس بات کو سمجھایا گیا ہے کہ دین، نماز روزے کے ساتھ ساتھ پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام اور آپ ﷺ کے طریقے کے مطابق گزارنے کا نام ہے۔طلبہ کے سامنے اس بات کو واضح کردیا جائے کہ

- ایمانیات سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر یقین رکھنا ضروری ہے، جیسے اللہ ایک ہے، حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں وغیرہ۔

- عبادات سے مراد نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ ہے۔
- معاملات سے مراد بیچنا، خریدنا، کوئی چیز کرائے پر دینا، کرائے پر لینا، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لین دین کا معاملہ کرنا ہے۔
- معاشرت سے مراد اپنے ماں باپ، بھائی بہنوں، رشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہے۔
- اخلاقیات سے مراد انسان کی اندرونی صفات اور خوبیاں، جیسے اچھا ہونا، سچا ہونا وغیرہ ہے۔

اس تربیتی مضمون میں حفظ حدیث میں دی گئی حدیثوں کو سامنے رکھ کر اسباق بنائے گئے ہیں، سبق نمبر ۱ کے شروع میں پانچوں شعبوں سے متعلق جو بات دی گئی ہے اس کو ہر سبق کے شروع میں پڑھائیں۔ ہر سبق میں دی گئی ہدایات کو اچھی طرح ذہن نشیں کرا کے طلبہ کو اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی ترغیب دیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی دنیا کی زندگی اور آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی کی کامیابی دین میں رکھی ہے اور دین کے مشہور پانچ شعبے ہیں:

۱ ایمانیات	۲ عبادات	۳ معاملات
۴ معاشرت	۵ اخلاقیات	

ان تمام شعبوں میں اللہ کے حکم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کو ''دین'' کہتے ہیں۔

سبق ۱

حدیث نمبر (۳۱) ایمانیات پر

أَجِلُّوا اللهَ يَغْفِرْ لَكُمْ

[مسند احمد: ۲۱۷۳۴، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بڑائی دل میں بٹھاؤ، وہ تمھیں معاف کردے گا۔

- اللہ تعالیٰ کی بڑائی دل میں ہوگی تو انسان اللہ سے ڈرے گا۔
- جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا وہ گناہوں سے بچے گا۔
- اللہ تعالیٰ کی بڑائی دل میں بٹھانے سے اللہ کی ذات عالی کا یقین بڑھتا ہے۔

۶	چھٹے مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں

سبق ۲

حدیث نمبر (۳۲) عبادات پر

صُوْمُوْا تَصِحُّوْا

[معجم اوسط: ۸۳۱۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔

- روزہ رکھنے والا جہنم کی آگ سے بچالیا جاتا ہے۔
- روزہ رکھنے سے آدمی گناہوں سے بچتا ہے۔
- روزہ انسان کو بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

۶	چھٹے مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ حدیث نمبر (۳۳) معاملات پر

لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ [بخاری:۶۷۹۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ چور پر لعنت فرماتا ہے۔

- چوری کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔
- چوری کرنے والے سے اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتے ہیں۔
- چوری کرنے والا ہر ایک کے نزدیک ناپسند اور ذلیل ہوتا ہے۔

۷ ساتویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۴ حدیث نمبر (۳۴) معاشرت پر

لَا تُمَارِ أَخَاكَ [ترمذی:۱۹۹۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اپنے بھائی کے ساتھ جھگڑا نہ کرو۔

- اسلام لڑائی جھگڑے کو ناپسند کرتا ہے۔
- لڑائی جھگڑا کرنے والے سے سب لوگ دور بھاگتے ہیں۔
- لڑائی جھگڑے سے بچنے والے کو لوگ پسند کرتے ہیں۔

۷ ساتویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ — حدیث نمبر (۳۵) اخلاقیات پر

إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ

[ابوداؤد: ۴۷۸۴، عن عطیۃ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

- بلاوجہ غصہ کرنا حرام اور بہت بری عادت ہے۔
- جو آدمی بہت غصہ کرتا ہے وہ بڑا نقصان اٹھاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ غصہ کرنے والے سے ناراض ہوتے ہیں اور صبر کرنے والے سے خوش ہوتے ہیں۔

| ۸ | آٹھویں مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں |

سبق ٦ — حدیث نمبر (۳٦) ایمانیات پر

مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

[بخاری: ۷۲۸۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو شخص میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

- ہمارے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننا ضروری ہے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلنا ضروری ہے۔
- جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷ حدیث نمبر (۳۷) عبادات پر

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ

[مسلم: ۶۷۵۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔

- صدقہ دینے والا بلاؤں اور مصیبتوں سے بچا رہتا ہے۔
- صدقہ دینے والے سے اللہ محبت کرتے ہیں۔
- صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

۹	نویں مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں

سبق ۸ حدیث نمبر (۳۸) معاملات پر

طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ

[معجم اوسط: ۸۶۱۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: حلال روزی تلاش کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

- حلال طریقے سے روزی کماؤ اور حرام سے بچو۔
- جو آدمی حرام مال سے پلا بڑھا ہوگا وہ جہنم میں جلے گا۔
- حلال طریقے سے مال و دولت کمانا بھی ایک عبادت ہے۔

۹ نویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹ — حدیث نمبر (۳۹) معاشرت پر

تَهَادَوْا تَحَابُّوْا

[شعب الایمان: ۸۹۷۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو، محبت پیدا ہوگی۔

- کسی کو اللہ کے لیے کوئی چیز دینا ہدیہ کہلاتا ہے۔
- آپس میں ہدیے کا لینا دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔
- ہدیہ لینے دینے سے آپس میں محبت اور ہمدردی بڑھتی ہے۔

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۰ — حدیث نمبر (۴۰) اخلاقیات پر

إِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ

[ابوداؤد: ۶۹۸۹، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جھوٹ سے بچو۔

- جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے اور بہت بری عادت ہے۔
- جھوٹ آدمی کو گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔
- جھوٹا آدمی لوگوں کے درمیان بے عزت ہوتا ہے۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۵-زبان

[عربی]

تعریف

عربی : عرب کی زبان کو ''عربی'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن : اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا [سورۂ یوسف:۲]

ترجمہ : یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اُتارا۔

عربی زبان سے ہر مسلمان کو دلی محبت اور لگاؤ ہونا چاہیے اور اس کو سیکھنے کی کوشش بھی کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ اسلامی زبان ہے، قرآن کی زبان ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی زبان ہے، جنت والوں کی زبان ہے۔

ہدایت برائے استاذ

عربی کے اس سال کے نصاب میں پھلوں، رنگوں اور پیشوں کے نام دیے گئے ہیں، اس مختصر سے نصاب کو پہلے ایک مہینے میں پڑھانا ہے۔ طلبہ میں عربی زبان سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے یہ آسان الفاظ اجتماعی طور پر یاد کرائے جائیں، الفاظ کے آخری حرف کو ساکن کر کے یاد کرائیں، جیسے: تُفَّاحٌ کو تُفَّاحْ پڑھائیں اور ان کی مشق کراتے وقت الفاظ کی ترتیب کو الٹ پلٹ کر پوچھیں۔

سبق ۱ اَلْفَوَاكِهُ مختلف پھل

تُفَّاحٌ	سیب

رُمَّانٌ	انار

تَمَرٌ	کھجور

عِنَبٌ	انگور

بُرْتَقَالٌ	سنترہ

DEENIYAT

۵- زبان

[عربی]

أَنْبَجٌ	آم	
مَوْزٌ	کیلا	
بِطِّيخٌ	خربوزہ	
تِينٌ	انجیر	
زَيْتُونٌ	زیتون	
شُفَاطَةٌ	چیکو	

١ پہلے مہینے میں ٨ دن پڑھائیں

DEENIYAT

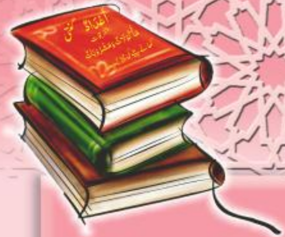

سبق ۲ اَلْأَلْوَانُ مختلف رنگ

أَبْيَضُ	سفید	
أَحْمَرُ	لال	
أَصْفَرُ	پیلا	
أَسْوَدُ	کالا	
أَخْضَرُ	ہرا	
أَزْرَقُ	نیلا	

۱ پہلے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۳ اَلْمِهَنُ پیشے

نَجَّارٌ	بُستار، بڑھئی	
عَمِيْدٌ	مہتمم، پرنسپل	
طَبِيْبٌ	حکیم، ڈاکٹر	
خَيَّاطٌ	درزی	
شُرْطِيٌّ	پولیس	

DEENIYAT

حَدَّادٌ	لوہار	
سَائِقٌ	ڈرائیور	
مُهَنْدِسٌ	انجینئر	
طَبَّاخٌ	باورچی	
حَارِسٌ	چوکیدار	

۱ پہلے مہینے میں ۸ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۵- زبان

[اُردو]

تعریف

اُردو : ہندوستان میں مسلمانوں کی عام زبان کو ''اُردو'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

اُردو بہت اچھی اور پیاری زبان ہے، اس زبان میں ہمارے بزرگوں نے بہت اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں، قرآن وحدیث کی باتوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسلام کی تعلیم کو بہت آسان انداز میں سمجھایا ہے، ان باتوں کو پورے طور پر ہم اسی وقت سمجھ سکیں گے، جب کہ اس زبان کو سیکھ لیں گے اور اُردو لکھنا پڑھنا آجائے گا، اس لیے اُردو زبان کا سیکھنا بھی ہمارے لیے بہت ضروری ہے، خوب محنت سے اور جی لگا کر اُردو زبان سیکھو، اُردو پڑھو، اُردو لکھو اور اُردو بولو۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال اردو کے نصاب میں دو نظمیں اور انبیاء علیہم السلام کے تاریخی واقعات دیے گئے ہیں، ہر سبق کے اخیر میں مشکل الفاظ کے معانی بھی دیے گئے ہیں، سبق پڑھانے کے ساتھ ساتھ الفاظ کے معانی بھی یاد کرادیں۔

اس سال لکھنے کی مشق کے لیے صفحات کتاب میں نہیں دیے گئے ہیں۔ کتاب کے پڑھے ہوئے اسباق سے طلباء کو اپنی اپنی کاپیوں میں جملے لکھنے کی مشق کرائیں اور املا بھی لکھوائیں اور صرف درس گاہ میں کی ہوئی مشق پر اکتفا نہ کریں، بلکہ کتاب سے اسباق منتخب کر کے کاپی میں مزید مشق گھر سے کر کے آنے کی ترغیب دیں۔

سبق ا

خدا کی تعریف

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا
کیسی زمیں بنائی! کیا آسماں بنایا

پیروں تلے بچھایا کیا خوب فرشِ خاکی
اور سر پہ لاجُورَدِی اک سائبان بنایا

مٹی سے بیل بوٹے کیا خوشنما اُگائے
پہنا کے سبز خلعت اُن کو جواں بنایا

خوش رنگ اور خوشبو گل پھول ہیں کھلائے
اِس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا

میوے لگائے کیا کیا خوش ذائقہ رسیلے
چکھنے سے جن کے ہم کو شیریں دہاں بنایا

سُورج سے ہم نے پائی گرمی بھی روشنی بھی
کیا خوب چشمہ تو نے اے مہرباں! بنایا

سورج بنا کے تو نے رونق جہاں کو بخشی
رہنے کو یہ ہمارے اچھا مکاں بنایا

پیاسی زمیں کے منھ میں مینھ کا چُوایا پانی
اور بادلوں کو تو نے مینھ کا نشاں بنایا

یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی
قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا

تنکے اٹھا اٹھا کر لائیں کہاں کہاں سے
کس خوبصورتی سے اپنا پھر آشیاں بنایا

اُونچی اُڑیں ہوا میں بچوں کو پر نہ بھُولیں
ان بے پَروں کا ان کو روزی رَساں بنایا

کیا دودھ دینے والی گائے بنائی تو نے
چڑھنے کو میرے گھوڑا کیا خوش عناں بنایا

رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتیں میسر!
ان نعمتوں کا مجھ کو کیا قدر داں بنایا

آبِ رواں کے اندر مچھلی بنائی تو نے
مچھلی کے تیرنے کو آبِ رواں بنایا

ہر چیز سے ہے تیری کاریگری ٹپکتی
یہ کارخانہ تو نے کب رائگاں بنایا

فرشِ خاکی: زمین۔ لاَجُورَدِی: نیلا۔ سائبان: چھت۔ خوشنما: خوبصورت۔ خلعت: جوڑا۔ کھنڈر: ویرانہ۔ دہان: منھ۔ مینھ: بارش۔ تسبیح خواں: تسبیح پڑھنے والا۔ آشیاں: گھونسلہ۔ روزی رساں: روزی پہونچانے والا۔ خوش عناں: فرماں بردار گھوڑا۔ قدر داں: عزت کرنے والا۔ آبِ رواں: بہتا ہوا پانی۔ رائگاں: بے کار۔

۲ دوسرے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ بشارت سُنائی

سبق ۲ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بشارت

حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادت اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۱۰۰ر سال کی ہوئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ بشارت سُنائی کہ حضرت سارہ علیہا السلام سے بھی تمھیں ایک فرزند نصیب ہوگا، اس کا نام اسحٰق رکھنا۔ اس وقت حضرت سارہ علیہا السلام کی عمر ۹۰ر سال تھی۔ حضرت سارہ علیہا السلام فرشتوں کی اس بشارت کو سُن کر ہنس پڑیں اور تعجّب سے کہنے لگیں: کیا اس بڑھاپے میں مجھے بچہ پیدا ہوگا! فرشتوں نے کہا: کیا تم خدا کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟ اے اہل بیت! تم پر خُدا کی رحمت و برکت ہو، تمہارے پروردِگار کی طرف سے ایسا ہی فیصلہ ہے، بے شک وہ تعریف کے لائق بڑی شان والا ہے۔ چنانچہ بشارت کے مطابق حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ آپ اپنے بڑے بھائی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے ۱۳ر سال چھوٹے تھے۔

ولادت: پیدائش۔ بشارت: خوشخبری۔ فرزند: بیٹا۔ اہل بیت: نبی کے گھر والے۔

۳ تیسرے مہینے میں ۶ دن پڑھائیں

سبق ۳ حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام اور دادا حضرت اسحٰق علیہ السلام تھے، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے، جن میں دو بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامن، ابھی چھوٹے تھے، حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان دونوں سے بہت زیادہ محبّت تھی، ہر وقت انھیں اپنے قریب رکھتے اور ان سے پیاری پیاری باتیں کرتے، پر یہ بات بھائیوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی، جس کی وجہ سے سارے بھائی ان دونوں سے حسد کرنے لگے۔

ایک عجیب خواب

بچپن میں ایک شب حضرت یوسف علیہ السلام سو رہے تھے کہ انھوں نے ایک عجیب خواب

گیارہ ستارے، آفتاب وماہتاب ان کوسجدہ کررہے ہیں

دیکھا انھوں نے دیکھا کہ گیارہ ستارے، آفتاب و ماہتاب ان کو سجدہ کررہے ہیں۔اس خواب کو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام خواب سنتے ہی اس کی تعبیر سمجھ گئے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ یوسف کو ان کے آباء و اجداد ابراہیم واسحٰق علیہما السلام جیسا مقام عطا فرمائے گا۔ایک طرف تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو مسرت ہوئی، لیکن دوسری طرف یہ بھی اندیشہ ہوا کہیں یہ خواب یوسف کے بھائیوں میں سے کسی بھائی کو معلوم نہ ہو جائے جس کے نتیجے میں ان کے حسد میں اور اِضافہ ہو جائے، اس وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا: تم اپنے بھائیوں سے ہرگز خواب کا ذکر نہ کرنا، ورنہ وہ تمہارے دُشمن ہو جائیں گے۔حضرت یوسف چھوٹے سے بچّے تھے، ان کو کیا خبر کہ کون ہمارا دوست ہے اور کون دُشمن؟ چنانچہ والدِ محترم کے منع کرنے کے باوجود اپنا خواب بھائیوں سے بیان کردیا۔جب بھائیوں نے اس خواب کو سُنا تو ان کو اور بھی غصّہ آیا، انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ یا تو یوسف کو قتل کردو یا بہت دُور لے جا کر پھینک دو یا کسی تاریک کنویں میں ڈال دو، اس طرح یوسف کا قصہ ہی پاک ہو جائے گا، پھر ہمارے والد کی پوری توجہ ہمیں حاصل ہو جائے گی۔

ایک آنکھ نہ بھانا: بالکل پسند نہ آنا۔ حسد کرنا: جلنا۔ شب: رات۔ آفتاب: سورج۔ ماہتاب: چاند۔
عنقریب: بہت جلد۔ مسرت: خوشی۔ باہم: آپس میں۔ قصہ پاک ہونا: مرجانا، جھگڑے کا ختم ہو جانا۔

۳ تیسرے مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں

سبق ۴ بھائیوں کی سازش

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو ہر آن اپنے پاس رکھتے تھے، تھوڑی دیر کے لیے بھی اپنے سے جدا نہیں کرتے تھے، بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی خوب خوشامد کی اور حیلہ بہانہ کرکے یوسف کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے راضی کرلیا، جیسے ہی

قافلہ میں سے ایک شخص پانی لینے آیا اور کنویں میں ڈول ڈالا

ان کو اجازت ملی، وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے کر جنگل گئے اور طے شدہ منصوبے کے مطابق ان کے جسم سے قمیص اُتار لی اور ان کو کنویں میں ڈال دیا، گہرا تاریک کنواں ہے اور اس پر سیاہ رات ہے اور ننھے یوسف تن تنہا کنویں میں ہیں۔ دوسری طرف بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کی قمیص کو ایک جانور کے خون میں لت پت کیا اور اسے لے کر بناوٹی طور پر روتے ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے: ابو جان ہم کھیلنے دوڑنے میں آگے نکل گئے اور یوسف ہم سے پیچھے رہ گئے اور ان کو بھیڑیے نے کھالیا۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ خبر سُنی تو اس بڑی آزمائش پر صبر کیا۔

ہر آن: ہر وقت۔ خوشامد: چاپلوسی، جھوٹی تعریف۔ طے شدہ: فیصلہ کی ہوئی۔ منصوبہ: پلان، ارادہ۔ تن تنہا: اکیلا۔

۳ ۴ مہینے میں ۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں

حضرت یوسف علیہ السلام تن تنہا کنویں میں گھر والوں کو یاد کر رہے تھے کہ ایک قافلہ جنگل میں پہنچا، اور انھیں سخت پیاس محسوس ہوئی، شدت پیاس کی وجہ سے وہ جنگل میں کنواں تلاش کرنے لگے، تلاش کرتے کرتے ان کو کنواں دکھائی دیا، قافلہ میں سے ایک شخص پانی لینے آیا اور کنویں میں ڈول ڈالا، حضرت یوسف علیہ السلام اس ڈول میں بیٹھ گئے، اس نے جب ڈول کو کھینچا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ یہ چاند سا خوبصورت بچّہ کنویں سے کیسے نکلا! وہ شخص بچّہ کو لے کر قافلہ کے پاس پہنچا اور اس نے کہا: قافلہ والو! خوشخبری سُنو، مبارک ہو، تمھیں ایک حسین و جمیل لڑکا ملا ہے۔ قافلے والے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کو اپنے سامان میں چھپالیا۔ ادھر یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی آس پاس ہی رہتے تھے اور کنویں میں یوسف کی خبر گیری کرتے رہتے تھے، اور کچھ کھانا بھی پہنچاتے رہتے تھے، جس کا مقصد یہ تھا کہ یہ ہلاک نہ

ہوں اور کوئی آ کر انہیں کسی دوسرے ملک میں لے جائے جس کی یعقوب علیہ السلام کو بھی خبر نہ ہو، اس روز بھائیوں نے جب یوسف علیہ السلام کو کنویں میں نہ دیکھا اور آس پاس ایک قافلہ پڑا دیکھا تو تلاش کرتے ہوئے وہاں پہنچے، یوسف علیہ السلام کا پتہ لگ گیا تو قافلے والوں سے کہا: یہ ہمارا غلام ہے، بھاگ کر آ گیا ہے اور اب ہم اس عادت کی وجہ سے اس کو رکھنا نہیں چاہتے، اگر تمہاری خواہش ہو تو اسے خرید لو، یہ بات بنا کر ان کو بہت ہی کم قیمت میں قافلہ والوں کو بیچ ڈالا۔

قافلہ: جماعت۔ شدت: سختی۔ جمیل: خوبصورت۔ خبر گیری: دیکھ بھال۔

۴ چوتھے مہینے میں ۷ دن پڑھائیں

سبق ۶ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں

قافلہ مصر پہنچا تو قافلے والوں نے مصر کے بازار میں کھڑے ہو کر صدا لگائی: اس لڑکے کو کون خریدتا ہے؟ اس کا کوئی خریدار ہے؟ عزیز مصر کی نظر حضرت یوسف علیہ السلام پر پڑی اور بڑی بھاری قیمت میں ان کو خرید لیا۔ عزیز مصر یوسف علیہ السلام کو لے کر اپنے محل آیا اور اپنی بیوی کو ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کی تاکید کی۔ اب یوسف علیہ السلام وہاں رہنے لگے اور شاہی محل میں نشو ونما پانے لگے، چند سال بعد انھیں ایک جھوٹے معاملہ میں قید خانہ میں ڈال دیا گیا؛ چنانچہ قید خانہ میں پہونچتے ہی آپ نے قیدیوں کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک کیا، بیماروں کی تیمارداری، کمزوروں کی امداد کی، پریشان لوگوں کی تسلی و تشفی کا سامان فراہم کیا، غرض یہ کہ لوگ آپ کے اخلاق حسنہ دیکھ کر غایت درجہ متاثر ہوئے، پھر آپ نے قید خانہ میں تبلیغ شروع کر دی، یوسف علیہ السلام کی نیک مزاجی، خوش اخلاقی اور رحم دلی کی وجہ سے سارے قیدی ان کی باتیں سُننے اور ماننے لگے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ان کو بُتوں کی عبادت چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دیتے۔

صدا: آواز۔ **حسن سلوک**: اچھا برتاؤ۔ **نشوونما پانا**: پرورش پانا، ترقی پانا۔ **شفقت**: مہربانی، محبت۔ **تیمار داری**: بیمار کی خدمت۔ **تشفی**: اطمینان۔ **غایت**: انتہائی۔ **فراہم کرنا**: اکٹھا کرنا۔ **اخلاق حسنہ**: اچھے اخلاق۔ **نیک مزاجی**: اچھی طبیعت والا ہونا۔ **خوش اخلاقی**: اچھی عادتوں والا ہونا۔ **رحم دلی**: مہربانی، ہمدردی۔

۴ چوتھے مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

سبق ۷ حضرت یوسف علیہ السلام کی رہائی کا غیب سے سامان

حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خواب کی تعبیر کا علم دیا تھا، ایک دن دو قیدی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس اپنے خواب کی تعبیر معلوم کرنے آئے، ایک نے کہا: میں نے دیکھا کہ میں انگور سے شراب نچوڑ رہا ہوں، دوسرے نے کہا: میں نے دیکھا کہ میرے سَر پر روٹی کا ٹوکرا ہے اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دعوت کا موقع دیکھ کر پہلے ان کو ایک اللہ کی عبادت پر اُبھارا اور پھر ان کے سامنے خواب کی تعبیر بیان کی کہ تم دونوں میں سے ایک اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرے کو پھانسی دی جائے گی اور اس کا **مغز** پرندے کھائیں گے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ ساقی کو قید سے آزادی ملنے والی ہے تو اس سے کہا کہ تم بادشاہ کے سامنے میرا تذکرہ کرنا کہ انبیاء کے برگزیدہ خاندان کا ایک فرد **بلا قصور** قید و بند کی **صعوبتیں** جھیل رہا ہے؛ لیکن **ساقی** بادشاہ کے پاس جا کر بھول گیا اور حضرت یوسف علیہ السلام برسوں قید خانہ میں رہے، پھر ایک **طویل عرصے** کے بعد خود بادشاہ نے ایک **پریشان کن** خواب دیکھا جس کی تعبیر بتانے سے تمام لوگ عاجز ہو گئے، پھر جب خواب کا ذکر ساقی کے سامنے ہوا تو اسے حضرت یوسف علیہ السلام کا خیال آیا اور وہ بھاگتا ہوا قید خانہ آیا اور یوسف علیہ السلام سے بادشاہ کے خواب کی تعبیر دریافت کی، یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر میں ایک آنے والی عام قحط سالی سے **آگاہ** کیا اور اس کا حل بھی بتلا دیا۔ جب بادشاہ نے یہ سُنا تو بہت خوش ہوا اور یوسف علیہ السلام کو طلب کیا، حضرت یوسف علیہ السلام نے باہر

پیشین گوئی کے مطابق مصراور شام میں سخت ترین قحط پڑا

نکلنے سے پہلے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کا مطالبہ کیا۔ بادشاہ نے تحقیق کرنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کی بے گناہی کا اعلان کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام باہر آئے اور بادشاہ نے ان کا استقبال کیا اور بہت عزت افزائی کی۔

رہائی: آزادی۔ مغز: دماغ۔ ساقی: شراب پلانے والا۔ بلاقصور: بغیر جرم، بغیر غلطی۔ صعوبتیں: واحد صعوبت، پریشانی، تکلیف۔ طویل عرصہ: لمبا زمانہ۔ پریشان کن: پریشان کرنے والا۔ آگاہ: خبردار۔ مطالبہ: مانگ۔ استقبال: کسی کے آنے پر عزت دینا۔ عزت افزائی: عزت بڑھانا۔

۴ ۵ مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸ قحط سالی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی حسن تدبیر

مصر کی حکومت کے جو حکام اور اعلیٰ ذمہ داران تھے، وہ بہت ہی خائن اور عیش پرست تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام جانتے تھے کہ اگر معاملہ ایسا ہی رہا تو قحط کے زمانہ میں لوگوں کا بُرا حال ہو جائے گا، اس لیے حضرت یوسف علیہ السلام نے خود بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ ان کو خزانے کا نگہبان بنادے۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی درخواست کو قبول کیا اور ان کو مصر کے خزانوں کا حاکم بنادیا۔ پیشین گوئی کے مطابق مصر اور شام میں سخت ترین قحط پڑا، لوگ جگہ جگہ سے غلّہ حاصل کرنے کے لیے مصر پہنچنے لگے، یہ خبر سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی پہنچے، حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا؛ لیکن وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین جو ان کے ساتھ نہیں آئے تھے، ان کے بارے میں اس طرح پوچھا کہ ان کو وسوسہ تک نہ گزرا کہ بادشاہ ہمارے بھائی یوسف ہی ہیں۔ جواب میں انہوں نے کہا: ہمارے والد بہت ضعیف ہیں، اس لیے اس کو اپنے سے کبھی دور نہیں کرتے، اور اس کو ہمارے ساتھ بھی نہیں بھیجتے کیوں کہ بنیامین کا ایک بڑا بھائی تھا، جس کا نام یوسف تھا، ایک دن وہ ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا۔ وہاں بھیڑیے نے اُسے کھالیا، اس لیے والد صاحب ہمارے ساتھ اب بنیامین کو بھی نہیں بھیجتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ان کے جھوٹ کو بخوبی جانتے

بھائیوں نے واپسی پر پورا معاملہ والد کو سنایا

تھے، لیکن وہ خاموش رہے اور آئندہ "بنیامین" کو ساتھ لانے کا حکم دیا۔

حسن تدبیر: اچھا انتظام۔ **حکام**: واحد حاکم، حکومت کرنے والا، آفیسر۔ **خائن**: بغیر اجازت کسی کا مال خرچ کرنے یا دینے والا۔ **عیش پرست**: مزے کی زندگی اڑانے والا۔ **نگہبان**: محافظ، حفاظت کرنے والا۔ **پیشین گوئی**: کسی بات کی پہلے سے خبر دینا۔

۵ پانچویں مہینے میں ۹ دن پڑھائیں

سبق ۹ خواب کا پورا ہونا

بھائیوں نے واپسی پر پورا معاملہ والد کو سنایا اور دوسری مرتبہ بنیامین کو ساتھ لے جانے پر کسی طرح **عہد و پیمان** کر کے حضرت یعقوب علیہ السلام کو تیار کیا اور بنیامین کو لے کر مصر پہنچے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو حسن تدبیر سے اپنے پاس ہی روک لیا، جس کی وجہ سے سب لوگ بہت رنجیدہ ہوئے اور بڑے بھائی کے علاوہ سب کے سب مایوس ہو کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے، حضرت یعقوب علیہ السلام یوسف کی جدائی کے بعد بنیامن کی جدائی پر بھی بہت **غمزدہ** ہوئے اور بہترین صبر اختیار کیا اور فرمایا کہ مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ ان سب کو مجھ تک پہنچا دے گا، تو اے میرے بیٹو! تم پھر مصر جا کر یوسف اور اس کے بھائی کا **سراغ** لگاؤ، اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، کیونکہ اللہ کی رحمت سے صرف کافر ہی ناامید ہوتے ہیں۔ چنانچہ تیسری مرتبہ پھر سارے بھائی مصر آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے اپنی عاجزی اور بے بسی ظاہر کرنے لگے؛ چنانچہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ میرے بھائی اور انبیاء علیہم السلام کی اولاد کیسی بے بسی اور **تنگ دستی** کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں تو آپ سے رہا نہ گیا اور اپنے آپ کو ظاہر کر دیا کہ میں وہی تمہارا بھائی یوسف ہوں۔ جب بھائیوں کو حقیقت کا پتہ چلا تو وہ بہت شرمندہ ہوئے، لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے کچھ نہ کہا، بلکہ انہوں نے کہا: تمہاری تمام غلطیاں معاف ہیں، اب اللہ تعالیٰ بھی تم کو معاف فرمائے، وہ بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام

نے بھائیوں کو اپنے والد یعقوب علیہ السلام اور تمام گھر والوں کو لے کر آنے کو کہا۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام تمام اہل وعیال کے ساتھ مصر پہنچے، حضرت یوسف علیہ السلام نے آگے بڑھ کر والدین کا استقبال کیا اور ان کو اپنے تخت پر بٹھایا۔ پھر سب حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے جھک گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ یہی میرے خواب کی تعبیر ہے، اللہ نے میرا خواب سچ کر دکھایا۔

عہد و پیمان: وعدہ۔ غمزدہ: غمگین۔ سراغ: تلاش، پتہ۔ تنگ دستی: غربت۔

۵	٦	مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۰ بنی اسرائیل

بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی ساری ذرّیت کنعان سے مصر کی طرف منتقل ہوگئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا نبی بنایا اور انہوں نے مصر پر عدل وانصاف اور لطف ومحبت کے ساتھ مدتوں حکومت بھی کی، بعد میں چل کر حضرت یعقوب علیہ السلام کی ذریت بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی۔ مصری لوگ بنی اسرائیل کی بڑی عزت کرتے تھے اور ان کی فضیلت وبرتری کو تسلیم کرتے تھے اس لیے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام و حضرت یوسف علیہ السلام کے ان پر بڑے احسانات تھے، انہوں نے ہی ان کو سیدھا راستہ بتایا تھا، اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا تھا، زندگی کا چین وسکون دیا تھا اور قحط سالی کے زمانہ میں اپنے حسن انتظام کے ذریعہ ساری رعایا کو غلہ پہنچایا تھا، مگر رفتہ رفتہ جب بنی اسرائیل کے اخلاق بگڑ گئے اور انھوں نے سیدھے راستہ پر چلنا اور اللہ کی عبادت کرنا اور اس کی طرف دعوت دینا چھوڑ دیا اور دنیا کی طرف لپکے اور انہوں نے غریبوں کو حقیر سمجھا، بے کسوں کی مدد نہ کی تو دنیا نے بھی ان کے ساتھ بے وفائی کی اور مصریوں نے انھیں عزت وتکریم کی اس نگاہ سے دیکھنا چھوڑ دیا، جس نگاہ سے ان کے آباء واجداد حضرت یعقوب و یوسف علیہما السلام کو دیکھتے تھے، اور ان کے سارے احسانات کو

اُن کے ماں باپ لاچار و مجبور ہو کر دیکھتے رہ جاتے

فراموش کر دیا۔ اس طرح بنی اسرائیل مصر میں ذلیل و خوار ہو گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد مصر میں کئی بادشاہوں نے یکے بعد دیگرے حکومت کی، ان سب بادشاہوں کو بنی اسرائیل سے سخت نفرت تھی۔ کچھ دنوں کے بعد مصر کے تخت پر فرعون کے منحوس قدم آئے۔ یہ بادشاہ بہت مغرور، سرکش اور ظالم تھا، اپنے کو خدا سمجھتا تھا، اپنے آگے سر جھکانے پر لوگوں کو مجبور کرتا تھا۔ مصریوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی، لیکن بنی اسرائیل اس سے باز رہے۔ آخر وہ نبی کی اولاد تھے، اور ان کا ایمان سلامت تھا۔

ذریت: اولاد، نسل۔ لطف: مہربانی، نرمی۔ بے کس: مجبور۔ تکریم: ادب۔ فراموش کرنا: بھولنا۔ خوار: رسوا، آوارہ۔ یکے بعد دیگرے: ایک دوسرے کے بعد۔ مغرور: گھمنڈی۔ سرکش: باغی۔ باز رہنا: رُک جانا۔

٦ چھٹے مہینے میں ١٠ دن پڑھائیں

سبق ١١ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

لیکن فرعون کو جب اس کی اطلاع پہنچی کہ بنی اسرائیل اس کی خدائی کو تسلیم نہیں کرتے ہیں تو وہ آگ بگولا ہو گیا اور ان کو سخت سے سخت سزائیں دینے لگا، ان سے حقیر سے حقیر کام لیتا، گدھوں، گھوڑوں کی خدمت کراتا اور معمولی اُجرت دیتا۔ ایک مرتبہ ایک نجومی نے فرعون کو خبر دی کہ بنی اسرائیل میں عنقریب ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو تیرا تخت و تاج اُلٹ دے گا۔ فرعون یہ سن کر بدحواس ہو گیا اور پولیس کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے گھروں پر پہرہ لگا دو اور اس خاندان میں جتنے لڑکے پیدا ہوں سب کو موت کے گھاٹ اتار دو۔ فرعون کا حکم ملتے ہی بنی اسرائیل کے گھروں پر زبردست پہرہ لگ گیا اور بے پناہ قتل عام شروع ہو گیا۔ بنی اسرائیل کے معصوم بچے بھیڑ بکری کی طرح ذبح کر دیے جاتے اور اُن کے ماں باپ لاچار و مجبور ہو کر دیکھتے رہ جاتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ جس چیز سے فرعون ڈرتا ہے، اور جس ڈر سے اُس نے ہزاروں بچوں کو قتل کیا ہے، وہی چیز اُس کے سامنے لائیں اور اُسی کے محل میں اُسی کے ہاتھوں اُس کی پرورش ہو۔ چنانچہ اسی قتل عام کے دوران ہی حضرت

موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ بہت خوف زدہ ہوئیں اور کیوں نہ ہوتیں کہ خوبصورت چاند سا بھولا بھالا بچّہ اور دشمن اس کو قتل کرنے کی گھات میں ہے، آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم بچّہ کی پرورش کرو اور جب خطرہ محسوس ہو تو ان کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دینا، ہم اس کو تمہارے پاس دوبارہ لوٹائیں گے اور اس کو اپنا رسول بنائیں گے۔ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اطمینان ہوا، وہ ان کی پرورش کرتی رہیں اور جب خطرہ محسوس ہوا تو بچّہ کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا، لیکن جب گھر واپس آئیں تو دل میں طرح طرح کے اندیشے آنے لگے کہ پتہ نہیں اب کیا ہوگا، کہیں دشمن کے ہاتھ لگ گئے تو کیا ہوگا؟ پر اپنے رب کے وعدہ کو یاد کرتیں اور اپنے دل کو تسلّی دیتیں۔

آگ بگولا ہونا: بہت غصہ میں آنا۔ **اُجرت:** مزدوری۔ **نجومی:** ستاروں کو دیکھ کر قسمت بتانے والا۔
بدحواس: حیران پریشان۔ **موت کے گھاٹ اتارنا:** قتل کرنا، مار ڈالنا۔ **بے پناہ:** بہت زیادہ۔ **گھات:** انتظار۔

٦	٧ مہینے میں	٩ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بچپن اور پرورش

فرعون کے کئی محل دریائے نیل کے کنارے پر واقع تھے، ایک روز فرعون اپنے کسی محل میں بیٹھا دریا کی سیر کر رہا تھا، اس کے ساتھ اس کی **ملکہ** بھی تھی۔ اتفاق سے دونوں کی نگاہ بیک وقت ایک صندوق پر پڑی جو بہتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ فرعون نے خادم کو حکم دیا کہ اس کو نکال لاؤ؛ چنانچہ صندوق لایا گیا اور جب اس کو کھولا گیا تو سب کے سب یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ ایک چاند سا خوبصورت بچّہ اس میں لیٹا ہوا مسکرا رہا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ بچہ بنی اسرائیل کا معلوم ہوتا ہے، شاید کسی نے قتل کے ڈر سے صندوق میں ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ملکہ کے دل میں بچّہ کی محبت ڈال دی، ملکہ نے کہا: یہ تو بڑا پیارا بچّہ ہے، میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا۔ **خدارا** اسے قتل نہ کریں، امید ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اس کو اپنا بیٹا

فرعون کو یہ دیکھ کر شک ہوا کہ شاید یہ عورت اس بچّہ کی ماں ہو

ہی بنالیں۔ فرعون نے ملکہ کی بات مان لی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت غالب ہو کر رہی، اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے وزیر کی عقل پر پردہ ڈال دیا اور دونوں چوک گئے، اس کے سپاہی بھی ناکام ہو گئے۔ ملکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت مہربان ہو گئی، ملکہ نے حکم دیا کہ بچّہ کے لیے دائی بلائی جائے، تقریباً پانچ چھ دائیاں بلائی گئیں۔ جب بھی کوئی دائی بچّہ کو گود میں لیتی وہ رونے لگتا، ملکہ پریشان ہو گئی کہ یا اللہ یہ بچّہ کیسے جیے گا؟ یہ تو کسی کا دودھ ہی نہیں پیتا۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کہا: ذرا تم جاؤ اور تلاش کرو کہ وہ صندوق کس طرف گیا؟ وہ تلاش میں نکلیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے محل میں پایا اور ان کے کسی دائی کے پاس نہ جانے کا حال بھی معلوم ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے محل والوں سے کہا کہ وہ ایک عورت کو جانتی ہے، جو اسی شہر میں رہتی ہے، اور وہ بہت اچھی دائی ہے، ہر بچہ اسے قبول کر لیتا ہے، شاید بچّہ کے حق میں مفید ثابت ہو، ملکہ نے اس کو بلانے کا حکم دیا؛ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ تشریف لائیں اور جیسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کی گود میں گئے اُن سے لپٹ گئے اور دودھ پینے لگے۔ فرعون کو یہ دیکھ کر شک ہوا کہ شاید یہ عورت اس بچّہ کی ماں ہو۔ فوراً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے کہا کہ اے بادشاہ! میں بہت صاف ستھری رہتی ہوں اور میرے بدن سے ایسی خوشبو آتی ہے کہ ہر بچّہ میرے پاس آجاتا ہے۔ بے وقوف فرعون سمجھا کہ بات یہی ہے۔

غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی ماں کے پاس لوٹا دیا۔ اللہ کا ہر وعدہ اسی طرح پورا ہوتا ہے، لیکن انسان کی عقل کی رسائی وہاں تک نہیں ہوتی اور وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ جب دو برس کی مدت پوری ہو گئی تو والدہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے محل میں چھوڑ دیا جہاں وہ سب سے زیادہ محفوظ تھے۔ اس طرح فرعون کے محل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام شہزادوں کی طرح پرورش پانے لگے۔

ملکہ: بادشاہ کی بیوی۔ **خدارا**: خدا کے واسطے۔ **چوکنا**: غلطی کرنا۔ **دائی**: دودھ پلانے والی۔ **رسائی**: پہنچ۔

۷ ساتویں مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں

میری رائے ہے تم اس شہر سے فوراً نکل جاؤ

سبق ۱۳ مصر سے مَدْیَنْ

حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے ہوئے تو اُن کو فرعون کی طرف سے بنی سرائیل پر ہونے والے مظالم کا احساس ہونے لگا، جس پر آپ بہت افسوس کرتے، لیکن صبر وسکون کے ساتھ برسوں تک برداشت کرتے رہے۔ ایک دن شہر سے باہر نکلے تو دیکھا کہ ایک قبطی اور ایک اسرائیلی آپس میں لڑ رہے ہیں، اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی مدد کے لیے آواز دی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آیا، انہوں نے اس قبطی کو گھونسہ مارا اور مقدر کی بات کہ اس کا کام تمام ہو گیا۔ اس کی اچانک موت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت پشیمان ہوئے، فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی۔ اب ان کو اپنی جان کا بھی خطرہ ہو گیا کہ فرعون کو پتہ چل گیا تو وہ ان کو ختم کر دے گا۔ دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام باہر نکلے تو دیکھا پھر دو آدمی لڑ رہے ہیں، ان میں سے ایک وہی اسرائیلی ہے جس کی گزشتہ کل مدد کی تھی، آج اُس نے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو ہی بڑا فسادی ہے، روز جھگڑتا ہے۔ اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ دیکھا تو گھبرا گیا اور سمجھا کہ شاید آج میرا ہی کام تمام کر دیں گے تو گھبرا کر کہنے لگا کہ اے موسیٰ! کیا تم آج مجھے بھی قتل کرنے کے درپے ہو جیسا کہ تم نے کل اس قبطی کو قتل کیا تھا۔ یہ بات سن کر قبطی کو پتہ چل گیا کہ قاتل کون ہے؟ اُس نے پولیس کو خبر دی۔ فرعون یہ سنتے ہی غصہ سے پاگل ہو گیا اور سمجھ گیا کہ یہ وہی لڑکا ہے، جس کے ہاتھوں میری سلطنت کا زوال ہوگا؛ چنانچہ فرعون کے دربار میں موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا خفیہ مشورہ ہونے لگا، مشورہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک مخلص دوست بھی موجود تھا، اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آ کر خبر دی کہ تمہارے قتل کی سازش رچی جا چکی ہے، میں تمہارا خیر خواہ ہوں، میری رائے ہے تم اس شہر سے فوراً نکل جاؤ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے نکل پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا کہ مدین چلے جاؤ۔ مدین ایک چھوٹا سا عربی شہر تھا، فرعون کی حکومت کے ظلم سے آزاد تھا۔ حضرت

میں تمہارا پروردگار ہوں، تم اپنی جوتیاں اتار دو

موسیٰ علیہ السلام جب مدین پہنچے تو وہاں اُن کی ملاقات حضرت شعیب علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیر مقدم کیا اور آنے کی وجہ دریافت کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی داستان سنائی۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اُن کی دل بستگی کی اور کہا تم بالکل نہ گھبراؤ تمہیں ظالموں سے نجات مل گئی ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ وہ اپنی ایک بیٹی ان کے نکاح میں دینا چاہتے ہیں، اس شرط پر کہ وہ آٹھ سال تک ملازمت کریں اور ان سے کہا کہ اگر دس سال پورے کرو تو یہ تمہاری مہربانی ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر سمجھ کر قبول کرلیا اور آٹھ سال کی شرط منظور کرلی۔

مظالم: بے انصافیاں، زیادتیاں۔ کام تمام ہونا: مرجانا۔ پشیمان: شرمندہ۔ فسادی: جھگڑالو۔ درپے ہونا: پیچھے پڑنا۔ زوال: خاتمہ، ناکامی۔ خفیہ: پوشیدہ، چھپا ہوا۔ سازش کرنا: کسی کے خلاف آپس میں اتحاد کرنا۔ الہام فرمانا: دل میں بات ڈالنا۔ خیر مقدم: استقبال۔

۷ ۸ مہینے میں ۱۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۴ نبوت اور تبلیغ

جب مدت پوری ہوگئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت ہونے کی اجازت لی اور اپنے اہل خانہ کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ رات انتہائی تاریک تھی، کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور سردی بھی کڑاکے کی تھی، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کی تلاش میں نکلے، تاکہ روشنی ملے اور سردی سے بھی آرام ملے، لیکن جنگل میں کہاں آگ ملتی؟ اچانک کچھ دور پر روشنی نظر آئی۔ بیوی سے کہا کہ میں جاتا ہوں تاکہ وہاں سے آگ لے کر آؤں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اس آگ کے قریب پہنچے تو آواز آئی ''اے موسیٰ! میں تمہارا پروردگار ہوں، تم اپنی جوتیاں اتار دو، یہ مقدس وادی ہے، اے موسیٰ! میں تمہارا معبود ہوں اور میں نے تم کو پیغمبری کے لیے منتخب کرلیا۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی زمین پرڈالی تووہ سانپ بن گئی

ایک لکڑی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس لکڑی کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ میری لکڑی ہے، اس سے بکریاں ہنکاتا ہوں، پتے جھاڑتا ہوں، اس پر ٹیک لگاتا ہوں، اس کے علاوہ اور بھی فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اب اس لکڑی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوّت کے لیے معجزہ بنادیں؛ چنانچہ فرمایا کہ اس لکڑی کو زمین پر ڈال دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، وہ لکڑی ایک خطرناک اژدہا بن کر دوڑنے لگی۔

دوسرا معجزہ یہ دیا کہ موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا تو ان کا ہاتھ نہایت سفید، روشن اور چمکدار نکلا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دو نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے پاس تبلیغ کے لیے روانہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! مجھ سے فرعون کے ایک خادم کا قتل سرزد ہوگیا ہے، اس کے علاوہ میری زبان میں لکنت ہے، آپ میرے بھائی ہارون کو بھی نبی بنادیجیے، تاکہ ہم دونوں مل کر کام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کی اور دونوں کو ہدایت دی کہ فرعون کے پاس جاکر نرمی سے بات کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام کے ساتھ فرعون کے دربار میں پہنچے اور اس کو اسلام کی دعوت دی اور بنی اسرائیل کو ظلم وستم سے آزاد کرنے کا مطالبہ کیا۔ فرعون اس بات پر آپے سے باہر ہوگیا اور بولا کہ اے موسیٰ! تم نے میرے محل میں پرورش پائی اور مجھے نصیحت کرتے ہو؟ فرعون نے غصّہ میں کہا: اگر تم اپنی رسالت میں سچّے ہو تو کوئی نشانی بتاؤ، ورنہ میں تمھیں سخت سزا دوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ سانپ بن گئی اور بغل میں ہاتھ ڈال کر نکالا تو وہ چمک دار ہوگیا۔ سارے لوگ حیران رہ گئے۔ اس پر فرعون نے فوراً کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

اہل خانہ: گھر والے۔ سرزد ہونا: واقع ہونا، عمل میں آنا۔ لکنت: اٹک اٹک کر بولنا۔

۸	۹	مہینے میں	۱۳	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

جادوگروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈال دیں

سبق ۱۵ جادوگروں سے مقابلہ

فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا ''اے سردارو! موسیٰ اپنے جادو کے زور سے تم سب کو تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے۔'' سرداروں نے کہا کہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ آپ ملک کے تمام نامور جادوگروں کو بلوا کر موسیٰ سے مقابلہ کرائیے۔ فرعون نے جادوگروں کو بلانے کا حکم دیا اور مقابلہ کا دن مقرر ہوا۔ مقابلہ کے دن مصر کے مرد، عورت، بوڑھے، بچّے، جوان سب میدان میں جمع ہو گئے۔ مصریوں کو یقین تھا کہ آج ہماری فتح ہو گی، بیچارے بنی اسرائیل بالکل نا امید تھے۔ جادوگر بڑے غرور اور تکبر کے ساتھ عمدہ لباس پہن کر اپنی اپنی لاٹھیاں اور رسیاں سنبھالے ہوئے نکلے۔ جادوگروں نے فرعون سے پوچھا کہ اگر آج ہم فتح یاب ہوئے تو ہمیں کیا انعام ملے گا؟ فرعون نے کہا: ہم تم کو اپنا مصاحب بنائیں گے اور بڑا مرتبہ دیں گے۔ اب جادوگر آگے بڑھے اور بولے ''پہلے کون اپنا کمال دکھائے گا؟'' موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''تم ہی ابتدا کرو'' یہ سنتے ہی جادوگروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈال دیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورا میدان سانپوں سے بھر گیا، سارے لوگ ڈر گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی خوف محسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمّت دلائی اور فرمایا کہ تم ہی غالب رہو گے، تم اپنی لاٹھی زمین پر پھینکو۔ لاٹھی کا زمین پر پھینکنا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی بڑا اژدہا بن گئی اور اُن کے اژدہے نے جادوگروں کے تمام سانپوں کو نگل لیا۔ جادوگر یہ ماجرا دیکھ کر ششدر رہ گئے اور سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے؛ چنانچہ سب کے سب سجدے میں گر پڑے اور کہا کہ ہم سارے جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے جو موسیٰ و ہارون کا بھی رب ہے۔

فرعون یہ سن کر غصے سے دیوانہ ہو گیا، کہنے لگا کہ تم کس کے حکم سے ایمان لائے؟ تم یہاں دھوکہ دینے آئے تھے، میں تمہارے ہاتھ پاؤں کٹوا کر کھجور کے تنوں میں سولی دوں گا، اس وقت تم سمجھو گے کہ کس کا عذاب زیادہ سخت ہے۔ جادوگروں نے کہا کہ تو جو چاہے کر،

ہمیں کوئی پرواہ نہیں، تیری حکومت صرف لوگوں کے جسموں پر ہے دلوں پر نہیں، اور تجھے تو صرف اس دنیا میں اختیار ہے۔ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہماری تمام خطاؤں کو معاف کر دے۔

نامور: مشہور۔ **فتح یاب**: کامیاب، جیتنے والا۔ **مُصاحب**: ساتھی۔ **ماجرا**: واقعہ، حالت۔ **ششدر**: حیران۔

| ۹ | نویں مہینے میں | ۱۲ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۶ فرعون کا انجام

فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں تنگ آ گیا۔ اس کی قوم بھی موسیٰ علیہ السلام سے عاجز آ چکی تھی۔ فرعون نے اپنی قوم کو تسلّی دی کہ ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے، اُن کے بیٹوں کو قتل کریں گے، اُن کی بیٹیوں کو زندہ رکھیں گے اور انہیں سخت سزائیں دیں گے۔ اُس نے نعوذ باللہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور کہا کہ اگر لوگ قتل کی وجہ معلوم کریں گے تو کہہ دوں گا کہ وہ ملک بھر میں فتنہ وفساد برپا کرتے ہیں اور لوگوں کو اُن کے **آبائی دین** سے **برگشتہ** کرتے ہیں۔ فرعون کے ایک درباری نے جو چھپ کر ایمان لا چکا تھا اس کے اس ارادہ پر اُس کو ڈرایا اور کہا کہ وہ اپنے رب کے پاس سے روشن دلیلیں لے کر آئے ہیں، اگر وہ جھوٹے ہیں تو اُن کے جھوٹ کا وبال اُن کی گردن پر ہوگا اور اگر وہ سچے ہیں تو تم پر ایسا سخت وبال پڑے گا جس کی تم **تاب** نہیں لا سکتے۔ دوسری طرف بنی اسرائیل فرعون اور اس کی قوم کے مظالم سے تنگ آ گئے تھے۔ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آخر ہم کب تک ان مظالم کا **ہدف** بنتے رہیں گے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، صبر کرو، تم مسلمان ہو، تم کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم رات ہی رات بنی اسرائیل کو لے کر نکل جاؤ اور مصر چھوڑ دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون اور اس کا لشکر پانی میں ڈوب گیا

نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور بیت المقدس کی طرف چل پڑے اور سمندر کے ساحل پر پہنچ گئے، پیچھے مڑ کر دیکھا تو فرعون اپنے پورے لشکر کے ساتھ آرہا ہے۔ یہ دیکھ کر بنی اسرائیل کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ شور مچانے لگے کہ اب تو ہم مارے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: گھبراؤ نہیں، میرا پروردگار میرے ساتھ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی لاٹھی دریا پر ماری جس سے بارہ راستے بن گئے، بنی اسرائیل کے بارہ گروہ امن وسلامتی کے ساتھ پار ہو گئے۔ جب فرعون اپنے لشکر کے ساتھ وسط دریا میں پہنچا تو قوم سے کہا کہ میں نے تمہارے لیے یہ راستے بنائے ہیں، فرعون کو دیکھ کر اس کے لشکر نے بھی اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیے، جب فرعون اور اس کا لشکر بالکل وسط میں پہنچا تو دریا کا پانی مل گیا اور سب ڈوبنے لگے۔ اب فرعون کو ہوش آیا تو اللہ یاد آیا، کہنے لگا: میں موسیٰ اور بنی اسرائیل کے معبود پر ایمان لاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب کیا ایمان لاتا ہے جب کہ اس سے پہلے نافرمانیاں کرتا رہا اور تو بڑے مفسدوں میں تھا۔

قصّہ مختصر: فرعون اور اس کا لشکر پانی میں ڈوب گیا، نہ اس کی حکومت کام آئی، نہ محلّات و باغات کام آئے، نہ مال کام آیا، نہ لشکر۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا کہ کتنے ہی باغ، چشمے، کھیتیاں اور عمدہ مکانات انہوں نے چھوڑے، نہ ان پر زمین و آسمان کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت دی گئی۔ اسی پر بس نہیں ہوا بلکہ اللہ کے حکم سے دریا نے بھی اس کو اُگل دیا تاکہ لوگ اس کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔

آبائی دین: باپ دادا کا مذہب۔ **برگشتہ کرنا**: پھیرنا۔ **تاب نہ لانا**: برداشت نہ کرسکنا۔ **ساحل**: کنارہ۔ **ہدف**: نشانہ، مار۔ **تعمیل**: حکم ماننا۔ **اوسان خطا ہونا**: ہوش وحواس قائم نہ رہنا۔ **وسط**: بیچ۔ **عبرت**: نصیحت۔

۹	۱۰	مہینے میں	۱۵	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۷

علم

علم ثروت ہے، علم شوکت ہے   علم ایک لازوال دولت ہے

علم سورج ہے ، علم تارا ہے   جگمگاتا سا ماہ پارا ہے

علم رستہ ہمیں دکھاتا ہے   زندہ رہنا ہمیں سکھاتا ہے

علم تہذیب کا ٹھکانا ہے   علم ایک قیمتی خزانہ ہے

علم سب سے بڑی عبادت ہے   جس کی ہر ایک کو ضرورت ہے

علم دنیاکے علم کی چھایا   علم خوشیوں کی بے بہا مایا

علم کی شمع ہاتھ میں لے کر

اُٹھو! بن جاؤ ملک کے رہبر

ثروت: مال ودولت کی زیادتی۔ شوکت: شان ومرتبہ۔ لازوال: ختم نہ ہونے والا۔ ماہ پارا: چاند کاٹکڑا۔
بے بہا: انمول، قیمتی۔ مایا: دولت۔

دستخط والدین	دستخط معلم	تاریخ	۱۰ دسویں مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

سوالات

پہلے مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: سورۂ فاتحہ، سورۂ ضحیٰ اور سورۂ انشراح سنائیے۔
حدیث	دعا وسنت	: ① وضو کی دعائیں سنائیے۔ ② بیت الخلا کی دعائیں اور سنتیں سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① کلمۂ شہادت اور ایمان مفصل ترجمے کے ساتھ سنائیے۔ ② ہمیں کس نے پیدا کیا؟ ③ کیا یہ دنیا خود بخود بن گئی؟ ④ فرشتے کون ہیں؟
	نماز	: ① کلمات نماز سنائیے۔ ② نماز وتر کا طریقہ بتائیے اور دعائے قنوت سنائیے۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: قرآن مجید موجودہ شکل میں کس صحابی رضی اللہ عنہ نے جمع کروایا ہے؟
زبان	عربی	: ① سیب، انگور، سنترہ اور کیلا کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ ② لال، پیلا، نیلا کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ ③ عَمِيْدٌ، خَيَّاطٌ، شُرْطِيٌّ، سَائِقٌ کا اردو میں ترجمہ کرو۔

دوسرے مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: سورۂ تین اور سورۂ قدر سنائیے۔
حدیث	دعا وسنت	: ① گھر میں داخل ہونے اور گھر سے باہر نکلنے کی دعائیں اور سنتیں سنائیے۔ ② کپڑا پہننے کی دعائیں سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① اللہ تعالیٰ نے کتابیں کیوں نازل فرمائیں؟ ② اب قیامت تک کس کتاب پر عمل کرنا ضروری ہے؟ ③ رسول کسے کہتے ہیں؟ ④ اللہ تعالیٰ نے رسول کیوں بھیجے؟
	نماز	: ① جماعت سے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ ② نماز باجماعت اور جمعہ کی نماز کا طریقہ بتائیے۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: چار مشہور امام کون ہیں؟
زبان	اردو	: فرش خاکی، لاجوردی، آشیاں، آب رواں اور رائیگاں کے معنی بتائیے۔

تیسرے مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: سورۂ زلزال اور سورۂ عادیات سنایئے۔
حدیث	دعاوسنت	: تلاوت کے آداب اور اذان کے بعد کی دعا سنایئے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: (۱) ہمارے نبی کا نام کیا ہے؟ (۲) سب سے آخری نبی کون ہیں؟ (۳) قیامت کا دن کسے کہتے ہیں؟ (۴) قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟
	نماز	: (۱) کس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ (۲) بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بتایئے۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: حضور ﷺ کی قبر مبارک کس نے بنائی؟
زبان	اردو	: بشارت، فرزند، ایک آنکھ نہ بھانا اور عنقریب کے معنی بتایئے۔

چوتھے مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: سورۂ قارعہ اور سورۂ تکاثر سنایئے۔
حدیث	دعاوسنت	: سلام و مصافحہ کے آداب سنایئے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: (۱) تقدیر کسے کہتے ہیں؟ (۲) تقدیر کے بارے میں ہمیں کیا تعلیم دی گئی ہے؟ (۳) پہلی امتیں کیوں ہلاک ہوئیں؟
	نماز	: (۱) لیٹ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بتایئے۔ (۲) آدمی مسافر کب بنتا ہے؟
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: اسلام میں سب سے پہلے کس صحابی نے تیر چلایا؟
زبان	اردو	: خوشامد، قافلہ، صدا، رہائی اور خبر گیری کے معنی بتایئے۔

پانچویں مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: سورۂ عصر اور سورۂ ہمزہ سنائیے۔
حدیث	دعا وسنت	: لباس کی سنتیں، سواری پر سوار ہونے اور آئینہ دیکھنے کی دعائیں سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے؟ ② بعث بعد الموت کسے کہتے ہیں؟ ③ حساب لینے کے بعد کیا ہوگا؟
	نماز	: ① کن کن نمازوں میں قصر کریں گے؟ ② مسافر قصر کب سے شروع کرے؟ ③ مسافر اگر پوری نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: ریاض الجنہ کیا ہے؟
زبان	اردو	: آگاہ، نگہبان، پیشین گوئی اور عہد و پیمان کے معنی بتائیے۔

چھٹے مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: سورۂ فیل اور سورۂ قریش سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۱ر سے حدیث نمبر ۲۰ر تک سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنٰی	: هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ سے اَلتَّوَّابُ تک اسمائے حسنٰی سنائیے۔
	مسائل	: ① غسل اور وضو کے فرائض سنائیے۔ ② نواقض وضو سنائیے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ① ہمارے نبی ﷺ کی مکی و مدنی زندگی کا خلاصہ بیان کیجیے۔ ② حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں بچپن ہی سے کیا خوبیاں تھیں؟
زبان	اردو	: ذریت، تکریم، مغرور، باز رہنا اور آگ بگولہ ہونا کے معنی بتائیے۔

ساتویں مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: سورۂ ماعون اور سورۂ کوثر سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۲۱/ سے حدیث نمبر ۳۰/ تک سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ سے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تک اسمائے حسنیٰ سنائیے۔
	مسائل	: ① کون کون سے وقت میں کسی بھی طرح کی نماز پڑھنا جائز نہیں؟ ② نماز کے مفسدات سنائیے۔ ③ تیمّم کا طریقہ بتائیے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ① ہجرت کے سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ کون تھا؟ ② پیارے رسول ﷺ کے بعد مسلمانوں نے کس کو خلیفہ بنایا؟ ③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیجیے۔
زبان	اردو	: بے پناہ، ملکہ، دائی اور چوکنا کے معنی بتائیے۔

آٹھویں مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ لہب اور سورۂ اخلاص سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۳۱/ ۳۲/ ۳۳/ سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنیٰ	: هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ سے اَلْمَانِعُ تک اسمائے حسنیٰ سنائیے۔
	مسائل	: نماز کے واجبات سنائیے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ① حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا واقعہ بیان کیجیے۔ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خلافت کے زمانے میں کیا کیا انتظامات کیے؟
زبان	اردو	: الہام فرمانا، خیر مقدم، لکنت اور سرزد ہونا کے معنی بتائیے۔

سوالات

نویں مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: سورۂ فلق اور سورۂ ناس سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۳۶/۳۵/۳۴ سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنٰی	: هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ سے اَلْبَدِيْعُ تک اسمائے حسنٰی سنائیے۔
	مسائل	: ① زکوۃ کسے کہتے ہیں؟ ② زکوۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟
اسلامی تربیت	سیرت	: ① حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ کون بنے؟ ② حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے کیا کیا؟ ③ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت کا واقعہ بیان کیجیے۔
زبان	اردو	: نامور، ماجرا اور ششدر کے معنی بتائیے۔

دسویں مہینے کے سوالات

قرآن	حفظ سورۃ	: آیۃ الکرسی سنائیے۔
حدیث	حفظ حدیث	: حدیث نمبر ۴۰/۳۹/۳۸/۳۷ سنائیے۔
عقائد و مسائل	اسمائے حسنٰی	: هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ سے اَلصَّبُوْرُ تک اسمائے حسنٰی سنائیے۔
	مسائل	: ① روزہ کسے کہتے ہیں؟ ② حج کرنے والے کے لیے قرآن و حدیث میں کیا کیا خوش خبریاں بیان کی گئی ہیں؟
اسلامی تربیت	سیرت	: ① حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مشہور کارنامہ کیا ہے؟ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بیان کرو۔
زبان	اردو	: اوسان خطا ہونا، وسط، عبرت، ثروت، شوکت اور لازوال کے معنی بتائیے۔

نماز چارٹ کی ترتیب

فجر۔ف	ظہر۔ظ	عصر۔ع
مغرب۔م	عشا۔ع	

- اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے ع

- اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ ◯ نشان لگائیں۔ جیسے ظ

- اور اگر قضا کر لی ہے تو یہ ✗ نشان لگائیں۔ ع

- اور اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔ م ع

- بتائے گئے طریقے کے مطابق تاریخ کے اعتبار سے نشان لگائیں۔
- جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی، اس کی قضا کروالیں۔
- ہر مہینے کے ختم پر سرپرستوں سے دستخط کروائیں اور خود بھی دستخط کریں۔

نماز چارٹ

جنوری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

فروری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مارچ

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

اپریل

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مئی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

جون

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

جولائی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

اگست

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

ستمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

اکتوبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نومبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

دسمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ

مہینہ	کل ایام تعلیم	ایام حاضری	غیر حاضری	فیس	دستخط معلم	دستخط والدین
جنوری						
فروری						
مارچ						
اپریل						
مئی						
جون						
جولائی						
اگست						
ستمبر						
اکتوبر						
نومبر						
دسمبر						

DEENIYAT

دستخط ذمہ دار ____________________